اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول،افسانہ،کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : Yaar E Sitamgar

Lams E Junoon By Zoya Ali Shah

Dedar E Yaar By Gumnam Larki

Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra

Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki

Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal

Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3

Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat

Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420

https://www.zubinovelszone.com/

مکمل ناول

خدا مہربان

تحریر زویا علی شاہ

رمضان اسپیشل

Zubi Novels Zone

وہ آج بھی افطاری کے وقت چپ چاپ وضو کر کے اپنی ماں کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی دستر خوان بچھائے سامنے چند کھجوریں اور ایک پانی کا گلاس افطاری کے نام پر رکھے ہوئے تھی۔۔

اس نے بچپن سے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہوئے صرف غربت ہی دیکھی تھی یا اپنی ماں کو ہمیشہ اپنے باپ کے ہاتھوں سے ذلیل ورسوا ہو کر مار کھاتے دیکھا تھا۔۔۔۔

یہی تھی اس کی زندگی، اس چار دیواری کے اندر گھٹ گھٹ کر رہنا اور جینا سکول جانے کا بچپن سے بہت شوق تھا مگر اس کے باپ نے یہ کہہ کر نہیں جانے دیا کہ پڑھ لکھ کر بھی صرف عاشقیہ ماشوقیہ ہی کرنی ہے پتہ نہیں کس سوچ کا مالک تھا وہ شخص جو کہنے کو تو اس کا باپ تھا مگر کبھی نہ اس نے باپ جیسی شفقت دکھائی نہ باپ بن کر کبھی اس کی خواہشات کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔۔۔

ماہ رمضان گزرتا جارہا تھا۔۔۔۔۔

مگر اس شخص کو آج بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اس کی بیوی اور بیٹی گھر میں روزہ رکھے ہوئے ہے تو افطاری کے لیے کچھ پھل یا کچھ سامان لے جائے اس کی بیوی تو شاید سالوں سے اس چیز کی عادت تھی۔۔۔

اب تو خیر منال بھی اس چیز کی عادی ہو چکی تھی کہ اس کا بابا اس کے لیے کچھ خاص نہیں کرے گا نہ لے کر آئے گا۔ وہ آج بھی دستر خوان پر بیٹھی ہوئی مغرب کی اذان کا انتظار کر رہی تھی تاکہ پانی اور کھجور سے اپنا روزہ کھول سکے۔۔۔

اللہ اکبر اللہ اکبر موذن کی صدا پر دونوں نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور بڑے صبر شکر کے ساتھ کھجور منہ میں ڈال کر پانی پیتے ہوئے روزہ افطار کر لیا۔۔۔

اتنے میں باہر کا دروازہ کھول کر اس کا باپ لڑکھڑاتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا تھا مطلب کہ آج بھی وہ نشے میں دھت ہو کر آیا تھا۔ جس کو نہ نماز کی فکر

تھی نہ خدا کا خوف کے ماہ رمضان میں بھی وہ نشے لت کو پورا کر کے ہی گھر لوٹا تھا۔۔

بشیر تم نے آج پھر نشہ کر رکھا ہے شرم کرو خدا کا خوف کرو کم سے کم اس پاک مہینے کی لاج رکھ لو۔ رقیہ جائے نماز سے اٹھ کر غصے سے بولی تھی ۔۔ دونوں ماں بیٹیاں ابھی مصلے پر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ بشیر لڑکھڑاتا ہوا گھر کے اندر آگیا تھا بشیر رقیہ کا شوہر اور منال کا باپ تھا۔۔۔

ہاں کیا ہے نشہ تمہیں کوئی تکلیف ہے یہ آتے ہی میرے ساتھ بڑھ بڑھ کرنا شروع مت کر دیا کرو۔۔۔
تم بڑی حاجن ہو نا تو پڑھو نماز میرے سر پر کیوں سوار ہو جاتی ہو بشیر ہمیشہ کی طرح اس کی بات کو نظر انداز کر کے پاس پڑی ہوئی لکڑی کی چارپائی پر بیٹھ

گیا تھا۔۔غربت اتنی تھی کہ چارپائی کا ایک پایا ہی نہیں تھا۔اس کے اس کے نیچے اینٹیں رکھ کر توازن پورا کرر کھا تھا۔۔۔

ابا جی خدا کے واسطے آپ رمضان میں نشہ نہیں کیا کریں اللہ تعالی بہت ناراض ہوتا ہے یہ مہینہ نماز قران کے لیے خدا نے بنایا ہے عبادت کے لیے بنایا ہے اللہ تعالی اپنے بندے سے کہتا ہے کہ آ میرے بندے میرے سامنے سجدہ ریز ہو تا کہ میں تیرے گناہوں کو معاف کر سکوں۔۔

تو ابا جی آپ اس پاک مہینے میں تو کم سے کم نشہ نہ کیا کریں منال نے بڑی محبت سے اپنے باپ کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

اس کے باپ نے قہرالود نظروں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھا تھا کہ وہ کیسے بھلا اسے سمجھا سکتی ہے۔۔۔تو بکواس بند کر اپنی ماں کی بولی بولنا شروع نہ کر دیا کر اور جا کر میرے لیے کھانا لے کر آ اپنی بیٹی کی بات کو رد کرتے ہوئے دھتکارتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

کہاں سے کھانا لے کر آئیں آپ نے گھر میں کھانے کا سامان دیا ہے جو ہم کھانا بنائیں۔۔۔اس کی بیوی غصے سے بولی تو بشیر نے ہمیشہ کی طرح چارپائی سے اٹھ کر اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ رسید کیا تھا۔۔۔

یہ کیسا شخص تھا جو حق کی بات بولنے بھی نہیں دیتا تھا پورے دن کی بھوکی پیاسی رقیہ تھپڑ کی شدت برداشت نہیں کر پائی تھی اور لڑکھڑاتے ہوئے زمین پر گر کر بے ہوش ہو گئی۔۔۔

Zubi Novels Zone

بس اس عورت کو ڈرامے کرنے آتے ہیں اس سے جتنے مرضی کروا لو کیا فائدہ اس کی نمازوں کا نمازیں پڑھ کے بھی جب ڈرامے کرنے ہیں۔۔

وہ اس کی بے ہوشی کو ڈرامے کا نام دے کر ایک کھونسا اسے مارتے ہوئے گھر سے باہر نکل گیا تھا۔۔

پاس کھڑی ہوئی منال روتی ہوئی اپنی ماں کے منہ پر پانی کی چھینٹیں مار کر اسے ہوش میں لائی اور اپنی ماں کو سہارا دیتے ہوئے چارپائی پر بٹھایا تھا دونوں ماں بیٹی ایک دوسرے کے گلے لگ کر رو دی تھی۔۔۔

اس کے بعد بڑے صبر سے وہ اٹھی اور اٹھ کر جائے نماز پر واپس کھڑی ہوگئی اور آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آنکھوں سے رو رو کر اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز تھی آج منال نے دعا کے لیے جب ہاتھ اٹھائے تو آنسوں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

اے میرے خدا ہماری آزمائشوں کو ختم کر دے ہم تیرے حقیر بندے ہیں میرے خدا ہم میں اور ہمت نہیں ہے آزمائشوں سے گزرنے کی۔۔

میں جانتی ہوں کہ اس طرح اپنی آزمائشوں پر آنسوں بہانا غلط ہے مگر میرے رب مجھ سے نہیں دیکھا جاتا اپنی ماں کو ہمیشہ ذلیل ورسوا ہوتے۔۔۔

اے اللہ ہمیں صبر دے ہمیں روزے کے بعد جو بھوک محسوس ہوئی ہے اس پر تو اپنے صبر کی مرہم لگا دے پیٹ کی بھوک سے اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

کیونکہ اس نے سحری میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا اور اب افطاری میں بھی کچھ نہ تھا کھانے کو اور وہ شخص صرف ان کو ذلیل کر کے پھر جا چکا تھا۔۔۔

ایسے میں وہ اپنے رب کے سامنے ماں بیٹی روتے روتے دعائیں کرتے ہوئے عشاء کی نماز کے بعد اپنے چارپائیوں پر لیٹ گئی تھی۔۔۔

باہر کا دروازہ کھٹکا تھا اس کی ماں نے جب باہر جا کر دیکھا تو محلے سے کوئی آیا تھا ایک بڑی سی ڈش میں کافی کچھ تھا جس کے اوپر کپڑا ڈال کر ڈھک رکھا تھا۔۔۔

انہوں نے کہا کہ وہ محلے میں ابھی نئے آئے ہیں اور پورے محلے میں افطاریاں دے رہے ہیں مگران کے گھر تک پہنچتے پہنچتے ان کو لیٹ ہو گئی اس کے لیے وہ دو لوگ سر جھکائے ہوئے معذرت کر رہے تھے۔۔۔

شکل سے کوئی گارڈ لگ رہے تھے کسی بڑی حویلی کے ان کے کچے مکان سے تھوڑی سی دوری پر کافی بڑی بڑی حویلیاں تھی۔۔۔

جہاں بہت امیر لوگ رہتے تھے۔انہی حویلیوں میں سے ایک بہت بڑی حویلی تھی جس کا مالک گاؤں کا سرپنچ تھا جس میں بہت سے لوگ رہتے تھے مگر بہت سفاک لوگ تھے جن میں ہمدردی نام کی کوئی چیز نہیں تھی جو غریبوں کو کچرا کوڑا سمجھتے تھے۔۔۔

بھوک سے برا حشر ہو رہا تھا۔تو اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی ماں نے کھانا لے لیا اور دونوں ماں بیٹی نے پیٹ بھر کر کھایا تھا۔۔۔

اتنے مزیدار کھانے تو انہوں نے کبھی نہیں کھائے تھے فروٹ اور کھجوریں تھی پکوڑے سموسے تھے ساتھ میں چکن رول تھے اور بہت سے لذیذ کھانوں سے پوری ڈش بھری ہوئی تھی۔۔۔

آج اللہ تعالی نے ان کی دعائیں سن لی تھی اور ان کو پیٹ بھر کر افطاری دی تھی یہ اللہ کی طرف سے ہی ان تک پہنچی تھی دونوں ماں بیٹی اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے پیٹ بھر کر سو گئی۔۔۔

•••••••••••••

دادا سائیں میں نے کہہ دیا کہ میں ابھی شادی کرنے کے لیے پاکستان نہیں آیا تو بات ختم ہو جاتی ہے۔آپ مجھے اس طرح دباؤ ڈال کر شادی کرنے پر مجبور نہیں کر سکتے سکندر شاہ اپنی ضد پر اڑا ہوا تھا۔۔۔

کیسے شادی نہیں کرے گا تو سکندر شاہ وہ تیری بچپن کی منگ ہے بچپن سے تیرے نام پر بیٹھی ہوئی ہے اب اس کی عمر ڈھل رہی ہے اب وقت گزر گیا ہے تیرے انکار کا اب تو اس بار شادی کیے بنا نہیں جا سکتا۔۔

سکندر شاہ کا دادا اس بار اسے تانی سے شادی کیے بنا نہیں جانے دے گا یہ فیصلہ وہ کر چکا تھا۔۔

تانیہ سکندر شاہ کے تایا کی بیٹی تھی جو عمر میں اس سے پانچ سال بڑی تھی۔۔ جس کو گھر میں سب پیار سے تانی تانی بلاتے تھے جو اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی بچپن میں ان دونوں کا رشتہ طے ہو گیا تھا۔ سکندر شاہ اور سلطان شاہ دونوں بھائی تھے ان کی کوئی بہن نہیں تھی۔۔

سلطان شاہ سکندر شاہ سے چار سال بڑا تھا جس کی شادی ہو چکی تھی اور اس کی ایک چار سال کی بیٹی بھی تھی۔۔

سلطان شاہ یہاں پر رہ کر اپنے باپ دادا کی زمینوں کی دیکھ بھال کرتا تھا اور زمیندار کے سارے کام وہی سنبھالتا تھا۔۔

جب کہ سکندر شاہ ان سب سے بہت مختلف تھا اسے زمینوں وغیرہ میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ بیرون ملک پڑھائی کے لیے چلا گیا جو ہر دو تین سال کے بعد چکر لگاتا تھا مگر اس بار وہ پانچ سال بعد واپس آیا تھا۔۔۔

تانیہ جو کہ سکندر شاہ سے پانچ سال بڑی تھی وہ بچپن سے ہی سکندر شاہ کو بہت پسند کرتی تھی جو کہ بے حد خوبصورت پر سنلٹی کا مالک تھا۔۔۔

مگر سکندر شاہ کو بچپن سے ہی تانیہ پسند نہیں تھی جو کہ ایک عام سی شکل و صورت کی مالک اور باپ کی اکلوتی اولاد ہونے کی وجہ سے اکڑ سے بھرپور تھی۔۔۔

ہر بار سکندر شاہ سب کوٹر کا کر چلا جاتا تھا مگر اس بار دباؤ بہت زیادہ تھا ایسا نہیں تھا کہ سکندر شاہ نے گھر والوں کو بتایا نہیں تھا کہ اسے تانیہ پسند نہیں مگر گھر والے باضد تھے۔

اس کا رشتہ تانیہ سے جوڑنے کے لیے کیونکہ تانیہ کے باپ کے حصے میں بہت ساری جو جائیداد اور دولت زمین وغیرہ آئی تھیں وہ سب لالچی انسان

جانتے تھے کہ سب کچھ سکندر کے حصے میں آئے گا کیونکہ تانیہ کا نہ تو کوئی بھائی تھا نہ کوئی اور حصے دار۔۔

تو اس لیے یہ لالچی خاندان ایک بے جوڑ رشتہ طے کر چکا تھا جس میں سکندر شاہ کا بھائی اس کا باپ اس کی ماں اس کا دادا سب شامل تھے۔۔

سکندر شاہ کو تانیہ ایک آنکھ نہیں پاتی تھی تو وہ کیسے اسے اپنی بیوی کے روپ میں کابول کر لیتا۔۔۔

میں شادی نہیں کروں گا تو مطلب نہیں کروں گا اور آپ لوگ مجھے اس طرح سے مجبور نہیں کر سکتے پہلے مجھے اپنی پڑھائی مکمل کرنے دو وہ غصے سے دھاڑتا ہوا اپنے دوست کے ہمراہ گھر سے باہر نکل آیا تھا۔۔۔

جو کہ اس کے ساتھ ہی بیرون ملک سے آیا تھا چھٹیاں گزارنے کے لیے۔۔

••••••••••••

اماں آپ کو کیا ہو رہا ہے آپ کیوں ہر وقت نڈھال رہتی ہیں اگر آپ سے روزے نہیں رکھے جاتے تو اللہ سے معافی مانگ لیں جب آپ کی طبیعت

ٹھیک ہو گی تو تب آپ روزے رکھ لینا۔آج منال پھر اپنی ماں سے وہی بات دہرا رہی تھی کافی دنوں سے رقیہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

وہ نہیں ڈھال سا وجود لیے چارپائی پر لیٹی تھی منال کو لگتا تھا کہ شاید اس کی ماں روزے کی وجہ سے نڈال رہنے لگی ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا یہ بات تو اس سے تب پتہ چلی جب وہ اپنی ماں کو لے کر سرکاری ہسپتال میں گئی تو وہاں پر اس کے بہت سارے ٹیسٹ ہوئے جن میں انہوں نے بتایا کہ اس کی ماں کو کینسر ہے جو لاسٹ سٹیج پر پہنچ چکا ہے اور ان کی ماں کے پاس صرف 15 سے 16 دن کا ٹائم ہے۔۔۔۔

منال کی تو دنیا جیسے اجڑ گئی تھی اس کے جینے کا واحد سہارا اس کی ماں تھی زندگی میں کچھ بھی تو نہیں تھا اس کے پاس نہ کھل کر جینے کے لیے پیسے نہ کبھی اپنی خواہشیں پوری کرنے کا کوئی ذریعہ نظر آیا نہ باپ کی محبت ملی نہ رشتہ داروں سے کبھی عزت ملی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

لے دے کے ایک ماں تھی جس سے وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر لیتی تھی اے اللہ یہ کیسا امتحان ہے کہ یہ میری ماں جو میرا واحد سہارا ہے وہ بھی مجھے چھوڑ کر جا رہی ہے۔۔۔

اس نے کتنی مشکل سے خود کو سنبھالا یہ تو منال کا دل ہی جانتا تھا وہ رپورٹ ساتھ میں لیے اپنی ماں کو لے کر گھر آئی تھی۔اس نے اپنی ماں کو اس حقیقت سے آگاہ نہیں کیا تھا وہ بہت زیادہ دل برداشتہ ہو چکی تھی۔۔۔

رونا چاہتی تھی مگر ماں کے سامنے رو نہیں سکتی تھی۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی ماں کے پاس جو 15 دن کی زندگی بچی ہے وہ اپنی بیٹی کو یوں روتا تڑپتا دیکھ کر سسکتے ہوئے گزارے صبر کے گھونٹ پی رہی تھی۔۔۔۔

منال کے پاس ایک چھوٹی سی بکری تھی جس سے وہ بہت پیار کرتی تھی اور جب وہ بہت دکھی ہو جاتی تو اسے ہی اپنے دکھ شیئر کرتی تھی۔۔

حالانکہ وہ بے زبان نہ کچھ بول سکتی تھی نہ سن سکتی تھی مگر منال کو لگتا تھا کہ اپنی بکری جس کا نام اس نے کیوٹی رکھا تھا۔۔۔

آج بھی وہ ہمیشہ کی طرح اپنی ماں کو دوا دیکھ کر بستر پر لیٹاتے ہوئے باہر آئی تو کیوٹی کی رسی شاید وہ اچھی طرح سے باندھ نہیں سکی تھی۔۔۔

تو کیوٹی گھر کا دروازہ کھلا دے کر باہر بھاگ گئی منال کا روزہ تھا اسے پہلے تو بہت غصہ آیا کیونکہ وہ کیوٹی کے ساتھ اپنا غم شیئر کرنے آئی تھی۔۔

مگر کیوٹی کو دروازے سے باہر بھاگتا دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا اور وہ بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے جا رہی تھی کیوٹی کھیتوں کی جانب بھاگ رہی تھی۔۔

منال بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگتی جا رہی تھی دماغ میں پریشانی تھی اور نظر کیوٹی پر تھی۔۔۔۔

بھاگتے ہوئے وہ کسی مضبوط چٹان جیسی چیز سے ٹکرائی تھی غصے سے نظریں اٹھا کر دیکھا تو جیسے پلٹنا بھول گئی تھی کیونکہ سامنے خوبصورت نین نقش والا سکندر شاہ کھڑا تھا۔۔۔

جو اس وقت جینز کی پینٹ کے اوپر بلیک ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا جس کے اندر اس کا گورا رنگ دمک رہا تھا ایسا نہیں تھا کہ صرف وہی نظریں پلٹنا بھول گئی تھی۔۔۔

نظریں پلٹنا مقابل بھی بھول گیا تھا جس نے اپنی آنکھوں سے دھوپ کے چشمے اتارتے ہوئے سر سے پاؤں تک اس خوبصورتی کو دیکھا تھا جو غربت میں بھی کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔

وہ سادہ سی پلین شلوار قمیض میں سر پر دوپٹہ لیے سامنے کی جانب سے پکڑے ہوئے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

بے ترتیبی سے نہ سیٹ کیے ہوئے بالوں کی لٹیں چہرے پر جھول رہی تھی بنا میک آپ کے صاف شفاف چہرہ اپنی خوبصورتی خود ظاہر کر رہا تھا۔۔

روزے کی شدت سے بھوک کے پیاسے ہونٹ پر ہلکی سی جھریاں نظر آ رہی تھی مگر بھوک پیاس کے باوجود بھی گلاب کی پنکھڑیوں کی طرح پنک

تھی۔۔۔اپنی ماں کے غم سے لبریز منال اپنا سارا غصہ سامنے کھڑی شخصیت پر اتارنے لگی تھی۔۔

کیا بات ہے سائیں آپ لوگوں کو زمین پر چلتے ہوئے غریب لوگ نظر نہیں آتے یا جان بوجھ کر آپ لوگ ان کو اپنے پیروں تلے مسلنے کا شوق رکھتے ہیں

پتہ نہیں اس کے دل کے اندر امیر لوگوں کے لیے اتنا غصہ کیوں تھا۔۔۔

کہ وہ بنا سوچے سمجھے کتنا کچھ بھول گئی تھی اور واپس اپنی کیوٹی کے پیچھے بھاگتی ہوئی اس کی رسی پکڑ کر اسے غصے سے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔

وہ غصے سے کیوٹی سے بولتے بولتے اپنے گھر کی جانب اس کی رسی پکڑ کر لے جا رہی تھی۔۔۔

چہرے پر بیزاری واضح نظر آ رہی تھی وہ پاگل سی لڑکی سمجھ ہی نہیں سکی تھی کہ جو سکندر شاہ گھر میں کسی کو اپنے سامنے بولنے نہیں دیتا کسی کے فیصلے کو

خود پر مصلت نہیں ہونے دیتا وہ اس کی اتنی ساری باتیں سن کر چلا گیا ہے۔۔۔

کیوں۔۔۔۔اس کیوں کا جواب تو سکندر شاہ کے پاس بھی نہیں تھا حیران تھا اس کا دوست فیصل اس کے پاس کھڑا ہوا کہ وہ لڑکی اتنا کچھ سنا کر چلے گی مگر سکندر شاہ نے پلٹ کر اسے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ایسا تو آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا

سکندر شاہ کی نظریں اب بھی اسی جانب دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ اپنی بکری کو لے کر جا چکی تھی۔۔۔۔سکندر تم نے پھر کیا سوچا ہے تانی سے شادی کے بارے میں فیصل کی بات پر سکندر ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا

۔۔۔

سوچ لیا ہے کہ اب مجھے کیا کرنا ہے گھر واپس چلو۔۔۔سکندر شاہ سوچتی نظروں سے اسی جانب دیکھتے ہوئے جہاں سے منال اپنی بکری کو لے کر جا چکی تھی اپنے آنکھوں پر چشمہ لگائے فیصل کے ساتھ حویلی کی جانے واپس پلٹ آکر جارہا تھا فیصل سمجھ نہیں پارہا تھا کہ آخر سکندر شاہ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔

●●●●●●●●●●●

میں آپ سے ایک ضروری بات کرنے آیا ہوں سکندر شاہ اپنے دادا کے پاس بیٹھتے ہی مخاطب ہوا تھا۔۔

جانتا ہوں کوئی ضروری بات ہوگی ورنہ سکندر شاہ تمہیں اپنے باپ دادا کے پاس بیٹھنے سے ڈر لگتا ہے ہمیشہ تمہیں یہی ڈر رہتا ہے کہ کہیں میں تم سے تانی کی رخصتی کی بات نہ کردو۔۔۔

آپ کا خون ہوں بہت اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ڈرتا تو میں کسی سے نہیں یہ آپ کا عزت لحاظ اور احترام ہے جو میں آپ سے کنارہ کشی کرتا ہوں مگر ریزن آپ نے بالکل ٹھیک دیا کیونکہ آپ کے پاس میں اسی لیے نہیں بیٹھتا کہ جب کبھی بے آکر بیٹھوں تو آپ کے پاس سوائے تانی کی شادی کے اور کوئی مدع ہوتا ہی نہیں۔۔وہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے ہوئے جمائے بڑی شاندار انداز سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

سکندر تم کیوں نہیں سمجھتے اس بچی کی عمر ڈھل رہی ہے وہ تمہارے انتظار میں اتنے سال سے بیٹھی ہے اور کتنا انتظار کروانا چاہتے ہو۔۔۔یہ مدہ نہیں گھر کی عزت کا سوال ہے۔۔

میں آپ کو بار بار یہ بات بتا چکا ہوں کہ میں تانی سے شادی نہیں کرنا چاہتا اگر آپ یہ شادی کر بھی دیتے ہیں تب بھی ہم دونوں کبھی خوش نہیں رہ سکتے تو پھر مجھے ایک بات یہ سمجھ میں نہیں آتی کہ دنیا چاند پر پہنچ گئی ہے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مگر آپ آج بھی بچپن کی منگ کو لے کر ایسی تکیہ لو سی سوچ رکھتے ہیں کہ رشتہ توڑ کر اگر کہیں اور شادی کر دیں گے تو آسمان ٹوٹ پڑے گا یا زمین پھٹ جائے گی۔۔۔

سکندر شاہ مجھے دنیاداری مت سکھا دنیا چاہے چاند پر پہنچ جائے یا چاند سے آگے مجھے فرق نہیں پڑتا تانی کی شادی تمہارے ساتھ ہو گی۔۔ بچپن سے لے کے پورا خاندان پورا گاؤں جانتا ہے کہ تانی تیرے ساتھ رشتے میں بندی ہے اب تو میری پوتی کی توہین کرے گا رشتہ توڑ کر اس کا دادا زور سے دھاڑا تھا۔۔

دادا سائیں اس طرح تو میں آپ کی بات نہیں مانوں گا۔۔آپ کا غصہ سر آنکھوں پر مگر زبردستی آپ میری مرضی کے خلاف تانی کو مجھ پر مسلط نہیں کر سکتے۔۔۔

ٹھیک ہے اگر آپ تانی کی شادی مجھ سے کروانا چاہتے ہیں تو میری ایک شرط ہے آپ وہ شرط پوری کر دیں تو ٹھیک ہے میں آپ کی خوشی کے لیے تانی سے نکاح کر لوں گا۔۔۔

بولو۔۔۔کھولو اپنا منہ کون سی شرط رکھنا چاہتے ہو تمہاری ہر شرط پوری کر دوں گا مگر تمہیں ہر حال میں میری پوتی کا ہاتھ تھامنا ہو گا۔۔۔

تانی سے نکاح سے پہلے میرا نکاح کسی اور سے ہو گا جو کہ میری پسند ہے اس کے دادا کے سر پر جیسے کوئی بم پھوڑ دیا گیا ہو۔۔۔

ایسی شرط کی امید تو اس نے نہیں کی تھی اسے لگا شاید۔ سکندر شاہ کوئی زمین جائیداد کی ڈیمانڈ کرے گا۔ مگر یہاں تو سکندر شاہ نے ایسی شرط رکھی تھی کہ اس کے دادا کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔

سکندر شاہ تو ہوش میں تو ہے جانتا ہے کیا بکواس کر رہا ہے۔۔لال سرخ آنکھوں سے غصے سے تنا ہوا چہرہ لیے اس کا دادا چیخا تھا۔۔

اس عمر میں اتنا بلڈ پریشر دادا سائیں ہائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ایسی کوئی بات میں نے نہیں بول دی کہ آپ غصہ سر پر سوار کر لے۔۔۔

میں اس خاندان کا پہلا مرد نہیں ہوں جو دو شادیاں کروں گا مجھے تانیہ پسند نہیں اس بات سے آپ لوگ بخوبی واقف ہو اور آپ لوگ اپنی عزت رکھنے کے لیے اسے میرے سر پر تھوپنا چاہتے ہو جو کہ ایک بے جوڑ رشتہ ہے

۔۔۔۔۔

وہ مجھ سے پورے پانچ سال بڑی ہے۔یہ رشتہ تو اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ لوگ مجھے رشوت دیں اور بطور رشوت مجھے میری پسند کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا ہے وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے ہوئے اپنے دادا کے مقابل انش کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اگر میں تمہاری شرط نہ مانوں انکار کر دوں تو۔۔۔

اور میں آپ کی پوتی سے نکاح کرنے کے لیے پہلے ہی انکار کر چکا ہوں اب اس پر آپ مہر لگی سمجھیں۔۔۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے زبردستی تانی سے شادی کرنے کے لیے اکسا نہیں سکتی وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے باضد کھڑا تھا۔۔۔

وہ غصے سے بول کر جا چکا تھا جبکہ اس کا دادا گہری سوچ میں وہی کرسی پر بیٹھ گیا جانتا تھا کہ یہ سکندر شاہ کی ضد ہے اور سکندر شاہ کبھی اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹتا اس بات سے تو بچپن سے ہی سب واقف تھے۔۔

سکندر شاہ تو بچپن میں کسی کھلونے کے لیے ضد کر لیتا تو اس سے پیچھے نہیں ہٹتا تھا تو یہاں پر تو بات اس کی پسند کی لڑکی کی تھی اور جب تک وہ لڑکی اسے نہیں مل نہیں جاتی اس کا دادا جانتا تھا کہ یہ ضدی لڑکا کبھی اس کی پوتی سے نکاح نہیں کرے گا۔۔

اب بات عزت پر آن پڑی تھی تو اس کے دادا کو اپنے پوتے کے سامنے سر جھکا کر اس کی شرط ماننی پڑی تھی۔۔

••••••••••

سکندر سائیں آپ ہمارے گھر پر تشریف لائے یہ ہمارے لیے بہت خوشی کی بات ہے۔۔ منال کا باپ بشیر گاؤں کے سرپنچ کے بیٹے کو اپنے گھر میں دیکھ کر خوشی سے پاگل ہوا جارہا تھا۔۔

سوالی بن کر میں آپ لوگوں سے کچھ مانگنے آیا ہوں۔۔۔ مگر سائیں ہم تو آپ کے پیروں کی دھول کے برابر ہیں ہمارے گھر میں ایسا کیا ہے جو آپ سوالی بن کر آئے ہیں آپ ہماری غربت کا مذاق تو مت اڑائیں بشیر مسکین سا چہرہ بنائے ان کے سامنے سر جھکا کر کھڑا تھا۔۔

مجھے بیٹھنے کے لیے نہیں بولو گے سکندر شاہ نے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔۔۔ سائیں آپ پر میرا خاندان قربان میں قربان میری سات نسل قربان آئے بیٹھے اندر ہمارا گھر آپ کی ہستی کو بٹھانے کے لائق نہیں اس لیے بیٹھنے کو نہیں کہا۔۔

۔سکندر شاہ کی نظریں منال کو دیکھنا چاہتی تھی مگر منال اسے کہیں دکھائی نہیں دی بشیر سکندر شاہ کو اس کے باڈی گارڈ کے ہمراہ اپنے ٹوٹے پھوٹے گھر کے اندر لے کر داخل ہوا تھا۔جہاں اس کی بیوی بستر پر لیٹی ہوئی اپنی آخری سانسیں گن رہی تھی۔۔۔

بیٹھے سائیں میں آپ کے لیے ابھی بوتل لے کر آتا ہوں بشیر پوری طرح سے چاپلوسی کرنے کے موڈ میں تھا اسے لگ رہا تھا کہ شاید سکندر شاہ آج خیر خیرات کرنے کے موڈ میں ہے اس لیے غریبوں کے گھروں میں تشریف لے جا رہا ہے۔۔۔۔

سکندر شاہ کا تعلق جس حویلی سے تھا اس حویلی کے لوگوں کو کون نہیں جانتا تھا مگر اس حویلی کے سب لوگ سفاک اور بے رحم تھے مگر سکندر شاہ ان سب سے مختلف تھا۔۔۔

یہ بات گاؤں کا ہر فرد جانتا تھا مگر وہ یہاں پر نہیں رہتا تھا بیرون ملک رہنے کی وجہ سے وہ جب کبھی بھی اپنے گاؤں میں آتا تھا تو لوگوں کی امداد کے لیے ہمیشہ آگے بڑھ کر قدم اٹھاتا۔۔۔

سائیں خیریت تو ہے ہم سے کوئی غلطی ہو گئی جو آپ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں رقیہ بامشکل اپنے بستر سے اٹھ کر بیٹھی تھی۔

نہیں آپ پریشان نہیں ہوں اور لیٹی رہیں آپ کی طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی اور ایسی کوئی بات نہیں کہ کسی غلطی کی وجہ سے میں آپ کے گھر آیا ہوں بلکہ میں تو آپ کے گھر سوالی بن کر آیا ہوں۔۔ میرے گھر کے بزرگ آئیں گے آپ کے گھر مگر اس سے پہلے میں آپ سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

جی سائیں حکم کریں ہم آپ کے کسی کام آ سکتے ہیں۔۔ رقیہ واپس بستر پر لیٹ گئی تھی کیونکہ اس سے تو اٹھا نہیں جا رہا تھا کمزوری بہت زیادہ تھی۔۔۔

اس کے پاس زندگی کے بچے کچے چار پانچ دن رہ گئے تھے۔۔۔جبکہ وہ آج بھی اس حقیقت سے نہ واقف تھی کہ اس کے پاس صرف زندگی کے کچھ دن باقی ہیں۔۔۔

دیکھیے بی بی آپ کی بیٹی مجھے بہت پسند ہے اور میں اس سے عزت کے ساتھ اپنی بیوی بنا کر رخصت کر کے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔

یہ بات سن کر منال کی ماں کو یقین نہیں آیا تھا کہ سچ میں سکندر شاہ یہی بول رہا ہے کہاں سکندر شاہ جیسی اونچی ہستی اور کہاں منال جیسی لڑکی جو جھوپڑی نما گھر میں پل کر جوان ہوئی تھی۔۔۔

سائن ہم غریبوں سے ایسا مذاق مت کریں ہم خوشی سے ہی مر جائیں گے۔

بی بی میں آپ سے بالکل مذاق نہیں کر رہا میں سچ میں آپ کی بیٹی کو نکاح کر کے اپنی بیوی بنانا چاہتا ہوں۔۔۔

میں آپ سے اس لیے ملنے آیا ہوں کیونکہ میں ایک بار آپ کی بیوی بیٹی سے مل کر یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا میں اسے پسند ہوں اور وہ میری ساتھ شادی کے لیے رضامند ہے کیونکہ میں زورزبردستی کا قائل نہیں۔۔

سائیں کوئی بد قسمت ہو گی جو آپ کے ساتھ شادی نہ کرنا چاہتی ہو اور میری بیٹی کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ آپ کو انکار کر سکے ہماری حیثیت تو آپ کے گھر نوکر بننے کی نہیں ہے۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

آپ تو میری بیٹی کو اتنی عزت بخش رہے ہیں تو میری بیٹی انکار کر ہی نہیں سکتی۔۔۔

سائیں آپ جب چاہیں نکاح کر کے میری بیٹی کو لے جا سکتے ہیں۔ منال کی ماں خوشی سے بے حال ہوئی جا رہی تھی اس کی آنکھوں سے آنسوں غم سے نہیں خوشی سے نکل رہے تھے۔۔۔

کہ اس کی بیٹی کے لیے خدا نے گھر بیٹھے اتنا پیارا رشتہ دیا ہے کہاں اس نے کبھی خوابوں میں بھی سوچا تھا کہ سکندر شاہ جیسے شخص کی بیوی بنے گی اس کی بیٹی۔۔

اس کی ماں حامی بھر چکی تھی بشیر دروازے پر سکندر شاہ کو ملا تھا وہ بوتل ہاتھ میں لیے ہوئے ساتھ میں کچھ اور کھانے کا سامان لایا تھا۔۔

جب کہ سکندر شاہ نے کہا کہ پھر کبھی صحیح اور سکندر شاہ نے اس کو بتا دیا تھا جاتے ہوئے کہ اس کی بیٹی کا ہاتھ تھامنا چاہتا ہے۔۔۔
بشیر کی ہسٹری تو سکندر شاہ پہلے ہی جان چکا تھا کہ نشئی ہے جسے نشے کی حد سے زیادہ لت ہے۔

۔

اس کے منہ میں تو چار پیسے ٹھونسیں گا تو وہ اپنی بیٹی کو کہیں بھی پھینک دے گا اسی لیے اس نے جا کر منال کی ماں سے بات کی تھی مگر منال کہاں تھی یہ بات اسے سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔

سکندر شاہ اپنے گارڈز کے ہمراہ اس کے دروازے سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کے جانب جاتے ہوئے اس کی نظر تھوڑی دوری پر بھاگ کر اپنے گھر کی جانے آنے والی منال پر پڑی تھی۔۔۔

جو شاید کسی کے خوف سے بھاگ کر آ رہی تھی کیونکہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور دوپٹا گلے میں نہیں تھا۔۔۔۔

بے اختیار سکندر شاہ کے قدم منال کی جانب بڑے تھے وہ بھاگتا ہوا اہاف فاصلہ طے کر کے منال کے قریب پہنچا تھا۔۔

جبکہ اس کی باڈی گارڈ بھی اتنی سپیڈ سے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔رک جا کمینی جب بھی تجھے پیار کی بات کروں تو ایسے ہی مجھے ذلیل کرتی ہے اس کے پیچھے بھاگتا ہوا شخص سامنے سکندر شاہ کو دیکھ کر ٹھٹکتے ہوئے رک گیا تھا ۔۔۔

سکندر شانے لال سرخ آنکھوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔جو ویشیوں کی طرح منال کے پیچھے بھاگتا ہوا آیا تھا۔منال کی سانس پھولی ہوئی تھی چہرے اور پشت پر بال بکھرے ہوئے تھے آنکھوں میں آنسوں تھے اور سامنے سکندر شاہ کو دیکھے نظریں جھکائے کانپتے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔ اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں اس نے چھپا رکھا تھا۔۔سردی تھی تو سکندر شاہ نے اپنے کاندھوں پر جو شال اڑ رکھے تھے اسے اتارتے ہوئے منال کے کاندھے اور سر پر اڑادی۔۔۔جو لڑکی پہلی نظر میں اسے اپنا گرویدہ بنا چکی تھی اس کے دل پر اپنے نام کی مہر لگا چکی تھی اس لڑکی پر اس شخص نے گندی نظر

ڈالنے کی جرات کی تھی یہ بات سکندر شاہ کے پورے وجود میں آگئی لگائے ہوئے تھی۔۔

اپنی کمر سے پسٹل کو اتارتے ہوئے دھاڑ دھاڑ کرتی ہوئی دو گولیاں اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے عرفی کے ٹانگوں میں مار چکا تھا۔۔۔

عرفی منال کے رشتے میں کزن لگتا تھا جو بچپن سے منال کے عشق میں گرفتار تھا اسے منال کی خوبصورتی بہت اچھی لگتی تھی اس لیے وہ منال سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر منال کو عرفی کی بد تمیزیاں آوارہ گردیاں کبھی پسند نہیں تھی وہ ہمیشہ اس سے دور بھاگتی تھی۔۔

آج تو عرفی نے حد کر دی تھی۔ جب اپنی کیوٹی کے لیے چارہ کاٹنے کے لیے کھیتوں میں گئی۔۔۔

تو عرفی نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈال دیا۔۔۔جو پہلے سے گھات لگائے وہاں پر اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا منال روز اپنی بکری کے لیے چارہ لینے جایا کرتی تھی۔۔۔

وہ کتنی مشکل سے خود کو بچا کر وہاں سے بھاگی تھی یہ تو وہ جانتی تھی یا اس کا خدا جانتا تھا مگر عرفی کو کہاں پتہ تھا کہ جس منال کو ہمیشہ وہ لاوارثوں کی طرح سمجھتا تھا۔۔۔

کچھ بھی اسے کہہ سکتا تھا کیونکہ باپ منال پر بالکل یقین نہیں کرتا تھا ماں بیمار تھی۔جو کسی بھی وقت دنیا سے کوچ کر سکتی تھی۔۔

ایسے میں منال بہت کمزور تھی کوئی نہیں تھا اس کے سننے والا مگر آج خدا نے اس کے سامنے ایک ایسے شخص کو ڈھال بنا کر بھیجا تھا جو پوری طاقت رکھتا تھا عرفی کو روکنے کی۔۔۔۔

اور وہ طاقت اس نے وہی کھڑے کھڑے دکھادی تھی عرفی درد سے کراہا تھا۔۔۔

منال ڈر کے مارے چیخنے اٹھی تھی۔۔اس کا پورا وجود کپکپا رہا تھا۔۔۔سکندر شاہ نے منال کے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامتے ہوئے اس کے گھر کا رخ کیا تھا گھر کے اندر داخل ہوتے ہی۔۔۔سکندر شاہ نے اپنے مضبوط ہاتھوں سے منال کے چہرے سے آنسوں صاف کیے تھے۔۔

مناہل گھبرا کر سکندر شاہ سے دور ہوئی تھی۔۔۔ایک تو عرفی کو گولی کی وجہ سے وہ ڈری ہوئی تھی دوسرا اپنی عزت بچا کر وہ جس طرح سے بھاگی تھی اس بات سے اس کی جان نکلی ہوئی تھی۔۔

اور تیسرا اس کے سامنے کوئی عام انسان نہیں سکندر شاہ تھا۔اور سکندر شاہ کا یوں اسکے قریب ہو کر آنسوں صاف کرنا منال کے روح تک کو ہلا گیا تھا۔۔۔

بشیر اپنی بیٹی کے نکاح کی تیاری کرو مجھے ابھی کسی وقت اس سے نکاح کرنا ہے۔۔۔ مگر سائیں ابھی اسی وقت آپ نکاح کریں گے تو پھر ہم اپنی بیٹی کی شادی کی تیاری کرنی ہے ہم غریب بندے ہیں۔ ہمارے پاس کوئی چار آنے ہوں گے تو پھر ہم تیاری کریں گے نہ بشیر کا رونا دھونا شروع ہو گیا تھا۔

آپ کو بیٹی کی شادی کی تیاری کرنے کی ضرورت نہیں یہ سکندر شاہ کی بیوی بنے گی تو آسائش خود سے چل کر اس کے قدموں میں آجائے گی۔۔۔

تمہیں کیا چاہیے تم بتادو جانتا تھا کہ بشیر ایک لالچی باپ ہے جس کو لالچ میں بہت کچھ چاہیے تھا۔۔

سکندر شاہ منال کو پانے کے لیے کچھ بھی دینے کو تیار تھا خدا کا شکر تھا پیسے کی کوئی کمی نہیں تھی۔۔۔۔

نہیں سائیں ہمیں کچھ نہیں چاہیے آپ ہماری بیٹی کو باعزت اپنے نکاح میں لے کر جارہے ہیں۔ ہمارے لیے یہی بہت بڑی بات ہے اس کی بیوی بامشکل چلتے ہوئے باہر آئی تھی۔۔۔

جبکہ منال پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سارا منظر دیکھے جارہی تھی اس کے سر اور اس کے ارد گرداب بھی سکندر شاہ کی چادر لپٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

چپ کر بے وقوف عورت ایسے کیسے میں اپنی اتنی خوبصورت بیٹی بنا رقم لیے شاہ صاحب کی حوالے کردوں۔۔۔آخر۔شیر نے اپنی پنچ پن پر اتر کر اپنی ڈیمانڈ رکھی تھی۔۔۔۔

اس کی بیوی کچھ کہنا چاہتی تھی جس کو سکندر شاہ نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا وہ اب مزید منال کو اس دلدل میں نہیں رہنے دے سکتا تھا۔۔۔۔

منال کے باپ نے ایک بہت بڑی رقم کی ڈیمانڈ کی تھی جس کو اسی وقت سکندر شاہ نے اپنی گارڈ سے کہہ کر منگوادی تھی۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور اسی وقت گاؤں کے مولوی صاحب کو بلوا کر منال کا نکاح سکندر شاہ سے کر دیا گیا۔۔

منال حیران تھے اپنی قسمت پر خوش ہو روئے ہنسے یا مر جائے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس سچویشن میں کیا کرے۔۔۔کچھ ہی دیر میں وہ منال سکندر شاہ بن چکی تھی۔۔۔

اس شخص نے منال سے کیوں نکاح کیا یہ بات منال کی سوچ سے باہر تھی وہ اتنا خوبصورت تھا۔۔

اتنا امیر تھا پڑھا لکھا تھا کوئی کمی بھی تو نہیں تھی اس میں تو پھر اس نے کیوں انتخاب کیا میرے جیسی لڑکی کا یہ باتیں سوچ سوچ کر منال کا دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔

وہ منال کو ساتھ ہی لے کر جانا چاہتا تھا مگر منال کی ماں کے پاس بامشکل تین چار دن تھے تو ایسے میں وہ ماں کو بیٹی سے اور بیٹی کو ماں سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر جانے سے پہلے اس نے یہاں پر سکیورٹی کا انتظام کر دیا تھا تا کہ کوئی چاہ کر بھی منال کے بال تک کو ہاتھ نہ لگا پائے۔۔۔۔

گھر سے باہر نکلنے سے پہلے سکندر شاہ نے کچھ دیر اکیلے میں منال سے بات کرنی چاہیے تھی جس کی اجازت اس کی ماں نے بھی دے دی اور اس کے لالچی باپ نے بھی۔۔۔۔۔

گارڈ باہر گاڑی کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے جبکہ اس کی ماں اور باپ اپنے کمرے میں جا کر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔

منال دھڑکتے دل اور کانپتے وجود کے ساتھ وہیں پر ہاتھوں کو مروڑتے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

منال تم اب بیوی ہو۔۔اپنے ذہن پر کچھ بھی سوار کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں نے تم سے نکاح اپنی مرضی سے کیا ہے کیونکہ تم مجھے بہت پسند تھی۔۔۔۔

میں نے جب تمہیں پہلی بار دیکھا اسی وقت تم مجھے پسند آ گئی تھی سکندر شاہ کا دل آج تک کسی لڑکی کے لیے اس طرح سے نہیں دھڑکا تا جس طرح اس دن جب تم میرے ساتھ آکر ٹکرائی تو میرے دل نے طوفان کی موجیں اٹھائی تھی۔۔۔۔

تمہیں کچھ دن یہاں بطور امانت چھوڑ کر جا رہا ہوں۔جب تک تمہاری والدہ ٹھیک نہیں ہو جاتی اللہ تعالی سے اچھے کی امید رکھنی چاہیے تم بھی امید رکھو تمہاری والدہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔۔ حقیقت تو سکندر شاہ کے کانوں تک پہنچ چکی تھی کہ اس کی ماں چند دن کی مہمان ہے مگر وہ ایسے کوئی الفاظ نہیں بولنا چاہتا تھا جس سے منال کی دل آزاری ہو۔۔

کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو گارڈ یہاں پر موجود ہیں تم ان سے بول سکتی ہو اور یہ رکھو فون کروں گا تمہیں ویٹ کرنا میرے فون کا۔۔۔

۔سکندر شاہ کے ہاتھ میں دو فون تھے جس میں سے ایک وہ منال کے آگے کرتے ہوئے بولا تھا۔ مگر منال نے فون پکڑنے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھا یا وہ تو سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

مسز سکندر شاہ میں نے کہا فون پکڑو فون کروں گا رات کو میں بات کروں گا

۔۔

وہ ذرا سا اس پر جھک کر بات کرنے لگا تو وہ جلدی سے دو قدم پیچھے ہو گئی تھی اور اس کے ہاتھ سے فون بھی پکڑ لیا تا کہ وہ دوبارہ یہ حرکت نہ کرے۔۔

سکندر شاہ۔اپنے نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دباتے ہوئے دل کش انداز سے مسکرایا تھا۔۔

منال کی معصومیت اور اس کی خوبصورتی ہی تو اس کے دل میں ٹھاکر کے لگی تھی۔۔۔۔

سکندر شاہ مسکراتے ہوئے اس کے گھر سے نکل کر اپنی بڑی سی گاڑی میں بیٹھ کر جا چکا تھا جب کہ دروازے کے باہر سکیورٹی گارڈ کھڑے تھے۔۔۔

●●●●●●●●●●●●

ٹھیک ہے مجھے تمہاری شرط منظور ہے پر پہلے تم تانی کے ساتھ نکاح کرو اس کے بعد میں تمہارا نکاح اس لڑکی سے کروادوں گا۔ منال سے نکاح کر کے جب سکندر شاہ گھر لوٹا تو اس کے دادا نے اس کے سامنے اپنی ڈیمانڈ رکھی تھی اب اس کا دادا یہ تھوڑی جانتا تھا کسی کے سکندر شاہ تو اپنی مرضی سے نکاح کر کے واپس لوٹا تھا۔۔۔

میں کیسے یقین کرلوں کہ تانی سے نکاح کے بعد آپ میرا نکاح میری پسند کی لڑکی سے کروادیں گے۔۔

وہ بھی سکندر شاہ ہر بات سوچ سمجھ کر پلاننگ کے تحت ہی کرتا تھا۔۔

دادا ہوں تمہارا اتنا تو یقین کر سکتے ہو! تو پھر میں بھی پوتا ہوں آپ کا آپ بھی مجھ پر یقین کر سکتے ہیں!! پہلے میرا نکاح اس لڑکی سے کروادیں پھر میں تانی سے نکاح کر لوں۔۔

سکندر شاہ اتنے ضدی مت بنو دادے کی آنکھوں میں غصہ اترنے لگا تھا۔۔

ٹھیک ہے اتنا غصہ کر کے اپنا بی پی ہائی کرنے کی ضرورت نہیں ہے نکاح میں کر چکا ہوں اپنی پسند کی لڑکی سے اب بس اسے رخصت کر کے اس حویلی میں لانا ہے اور اس کے لیے چار پانچ دن کا وقت درکار ہے آپ رخصت کر کے لے آئیں اس کے بعد میں آپ کی پوتی سے نکاح کر لوں گا۔۔۔

سکندر شاہ تو اگر میرا پوتا نہ ہوتا تو قسم سے میں تیری چھاتی میں چھ کی چھ گولیاں اتار دیتا۔۔ نکاح کا سن کر اس کے دادے کو بے انتہا غصہ آیا تھا چہرہ سرخ اور آنکھیں لال ہو گئی تھی۔۔

تو نے مجھ سے اجازت لیے بنا اس پنچ ذات کی لڑکی سے نکاح کر لیا جس کی اوقات ہمارے گھر میں نوکر بننے کی نہیں ہے تم نے اسے اپنا نام دے کر اسے گھر کی بہو بنانے کی کوشش کی ہے۔۔۔

دادا سائیں کوشش نہیں کی میں اسے اس گھر کی بہو بنا چکا ہوں اور خدارا آج کے بعد ایسے لفظوں سے اجتناب کیجئے گا بیوی ہے وہ میری میں بالکل برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی اس سے پنچ ذات کہے وہ کل جو کچھ بھی تھی آج سکندر شاہ کی بیوی ہے۔۔

تو اس کی حیثیت تو میرے نام کے ساتھ جڑتے ہی بڑھ گئی اور سکندر شاہ کی محبت بن کر وہ خود میں عظیم ہو گئی اس لیے آج کے بعد دادا سائیں آپ کے منہ سے میں ایسا کوئی لفظ برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

بکواس بند کر اور اب تانی سے نکاح کر لے اب جب تم اپنی من مرضیاں کر چکا ہے تو لے بھی آ نار خصت کروا کے۔۔۔

مگراب تو تانی سے ابھی اور اسی وقت نکاح کرے گا اور رخصتی ساتھ میں ہی بھی ہو گی۔۔۔

سکندر شاہ اپنے دادے سی بہت زیادہ پیار کرتا تھا اور جتنا اس کا دادا اس وقت غصے میں تھا سکندر کو ڈر لگنے لگا تھا کہ کہیں بی پی ہائی ہونے سے اس کو دل کا اٹیک نہ ہو جائے۔۔۔

اسی ڈر کے تحت سکندر شاہ نے اسے کول کرنے کے بعد نکاح کی حامی بھر لی تھی گھر میں اچانک سے نکاح کی تیاریاں شروع ہو گئی تھی کل اس کا نکاح تھا تانی بہت خوش تھی کہ آخر سکندر شاہ اسکا ہونے جارہا تھا۔۔

جس کے خواب اس نے بچپن سے دیکھے تھے تانی اس بات سے بالکل ناواقف تھی کے سکندر شاہ تو پہلے ہی کسی کا ہو چکا ہے۔۔۔

اپنا دل بھی کسی پر ہار چکا ہے اور پہلے ہی کسی کو اپنے نکاح میں لے کر اب اس کو دوسری بیوی ہونے کا خطاب بخش رہا ہے وہ بھی بطور احسان۔۔

●●●●●●●●●●●●

منال اپنی ماں کو دوائی دینے کے بعد باہر جائیں نماز کر بیٹھی ہوئی نماز ادا کرنے کے بعد وہیں صحن میں کھڑی ہوگئی تھی اس کی ماں نے اس کو بہت ساری نصیحتیں کی تھی۔۔۔ منال پتر تجھے اپنی قسمت پر رشک کرنا چاہیے۔۔ کہ تو جی سکندر شاہ جیسا ہم سفر ملا ہے۔۔۔ میں تو ہمیشہ تیرے لیے پریشان ہوتی تھی کہ میری بیٹی کے نصیب پتہ نہیں کہاں لے کے ہیں مگر میری بیٹی کے نصیب سکندر شاہ کے ساتھ لکھے ہیں یہ تو میں نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔

اس کے دماغ میں اپنی ماں کی کہی ہوئی باتیں گونج رہی تھی۔۔۔

کیوں سکندر شاہ کیوں تم نے میرا انتخاب کیا تم تو ہر طرح سے مکمل تھے خوبصورت پڑھے لکھے امیر ترین خاندان سے تعلق ہے تمہارا پھر تم نے میرا ہی انتخاب کیوں کیا یہ سب سوال بار بار اس کے دماغ میں آرہا تھا اسی وقت چارپائی پر رکھے ہوئے فون کی بیل سے وہ ڈر کر چونکی تھی۔۔

جو سکندر شاہ نے اسے دیا تھا اور اس نے وہی لاپرواہی سے چارپائی پر رکھ دیا۔۔

چوتھی بار فون پر بیل ہوئی تو اس نے ڈرتے ہوئے چارپائی سے فون کو اٹھا کر آن کرتے ہوئے کان سے لگالیا۔۔

مسز سکندر شاہ فون اٹھانے میں اتنی دیر لگادی پوچھ سکتا ہوں کیوں؟؟

بھاری آواز منال کی سماعت سے ٹکرائی تھی مقابل جتنا خوبصورت خود تھا اتنی خوبصورت اس کی آواز تھی۔۔۔

مم۔۔۔میں نماز پڑھ رہی تھی توڑتے لفظوں سے بامشکل بولی۔۔

ماشاءاللہ تو سکندر شاہ کی بیوی نمازوں کی پابند ہے۔۔بہت خوشی ہوئی جان کر بس ذرا دعاؤں میں ہمارا بھی نام لے لیا کریں مقابل کی آواز میں بھاری پن

اور محبت کی ملی جلے جذبات تھے جس سے اس کی آواز اور بھی خوبصورت اور دلکش لگ رہی تھی۔۔۔

مسز سکندر شاہ کچھ تو بولیے یا یہ خاموشی ہی ہمارا مقدر ہے دوسری جانب سے مکمل خاموشی سن کر سکندر شاہ کی آواز ایک بار پھر فون سے ابھری تھی۔۔

میں کیا بولوں اور کیا آپ کے لیے دعاؤں میں مانگوں اللہ تعالی نے آپ کو ہر چیز تو دی ہے۔۔

نہیں ابھی تو تمہیں میرے پاس آنا ہے اس کے بعد تم یہ کہہ سکتے ہو کہ اللہ تعالی نے مجھے ہر چیز دی ہے مقابل کی مسکراتی ہے آواز سے پتہ چل رہا تھا کہ مقابل بہت خوش ہے۔۔

میں کوئی ایسی انمول چیز نہیں ہوں جس پر میں ناز کر کے یہ بول سکوں۔۔۔

منال آج کے بعد ایسامت کہنا۔۔یہ کہہ کر تم اپنے ساتھ میری بھی توہین کر رہی ہو تم سکندر شاہ کی پسند ہو سکندر شاہ کی بیوی ہو تو تم انمول کیسی نہیں ہو۔۔

جس سکندر شاہ کی نظر ہمیشہ بہتر سے بہتر ان کی تلاش میں رہے ہیں اس کی نظر تم پر جا کر رک گئی تو اس کا مطلب ہے کہ تم ہزاروں نہیں لاکھوں میں ایک ہو۔۔۔
اور خود کو میری نظروں سے دیکھو کہ تم کیا ہو باقی کچھ دنوں کی دوری ہے جب میرے قریب آؤ گی تو خود کو سب سے الگ اور اعلیٰ محسوس کرو گے۔۔
اعلیٰ کیسے محسوس کروں گی جس حویلی میں آپ مجھے لے کر جا رہے ہیں وہاں کے لوگ مجھے کبھی قبول نہیں کریں گے اس حویلی کے لوگ تو یہ برداشت نہیں کرتے کہ ہم جیسے لوگ آپ کے کھیتوں میں قدم رکھیں۔۔۔

توآپ مجھے اس گھر کی بہو بنا کر لے جانا چاہتے ہیں سچ بتائیں کیا آپ کو اس بات کا اندازہ نہیں کہ آپ کے حویلی والے کیا سوچیں گے یا آپ جان بوجھ کر میری بے عزتی کروانا چاہتے ہیں۔۔

سکندر شاہ کی بیوی کو کوئی بھی عزت کر سکے ایسا کوئی پیدا نہیں ہوا۔۔۔ سکندر سائیں کس کو یہ جھوٹیاں تسلیاں دے رہے ہیں میں اپنی حیثیت سے بخوبی واقف ہوں۔۔ جانتی ہوں ساری زندگی آپ کے گھر میں نوکرانی بن کر رہنا ہے مجھے۔۔۔ میرے پاس تو کوئی آپشن بھی موجود نہیں تو اس لیے مجھے منظور ہے۔۔۔

مسز سکندر شاہ تم کیا ہو اور تمہاری کیا حیثیت ہے یہ تمہیں حویلی میں آکر پتہ چلے گا۔۔ ہم نے تو آپ کے لبوں سے کچھ پیار بھرے جملے سننے کے لیے فون کیا تھا مگر لگتا ہے آپ تو اس وقت اس موڈ میں ہی نہیں ہے تو اللہ حافظ اپنا خیال رکھیں کہہ کر سکندر شا نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

•••••••••••

گھر میں گہما گہمی کا ماحول بن گیا تھا یہ سن کر کہ سکندر شاہ تانی کے ساتھ نکاح کرنے کے لیے مان گیا ہے۔۔

بیچ والا راز تو صرف سکندر شاہ کا دادا جانتا تھا۔۔۔ نکاح کے بعد فوراً تانی کی رخصتی طے کر دی گئی تھی۔۔

تانی دلہن کے روپ میں سجی ہوئی سکندر شاہ کی سہاگ کی سیج پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔ جب کہ سکندر شاہ روم میں ابھی تک نہیں آیا تھا۔۔

اور نہ ہی اسے آنا تھا سکندر شاہ نے تانی سے نکاح سر ور صرف اپنے دادے کی شان میں گستاخی نہ کرتے ہوئے اس کے فیصلے کے ادب کیا تھا۔۔۔

تانی اسے نا کل پسند تھی نا آج پسند ہے اور نہ کبھی ہو سکتی تھی۔۔ سکندر شاہ کے دل پر تو منال کے نام کی محبت کی چھاپ چھپ چکی تھی۔ سکندر شاہ کا دل تو منال کے لیے بے تاب تھا۔ سکندر شاہ کی نگاہیں تو منال کو دیکھنا چاہتی تھی۔۔

سکندر شاہ کپ سے سگرٹ کے کش لگاتے ہوئے بہتی ہوئی ندی کے کنارے کھڑا تھا۔وہ نکاح کے فوراً بعد باہر نکل آیا تھا۔۔۔گھر والے اتنے زیادہ اتاولے ہو چکے تھے کہ چاندرات کو ہی سکندر شاہ تانی کا نکاح کروا کے رخصتی کروادی تھی صبح عید تھی۔۔۔

سکندر شاہ ندی کے کنارے کھڑا ہوا منال کی خیالوں میں پوری طرح سے کھویا ہوا تھا۔۔

جب اس کا فون چنگاڑا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔۔فون پر آنے والی خبر نے اسے فوراً منال کے پاس جانے کو کہا تھا منال کی والدہ کا انتقال ہو چکا تھا۔۔

سکندر شاہ اپنی جیپ میں بیٹھ کر جیپ کو اڑاتا ہوا منال کے گھر پر پہنچا تھا۔۔ جہاں پر محلے کی عورتیں بھی اکٹھی تھی ایک، سائیڈ پر مردوں کے لیے انتظام کر رکھا تھا۔۔

سکندر شاہ جا کر مردوں میں بیٹھ چکا تھا۔ گزرتے ہوئے اس کی نظر میں منال پر پڑی تھی جو بہار بے سدا اپنی ماں کی میت پر روئے جا رہی تھی بے اختیار سکندر شاہ کے دل میں ٹیس اٹھی تھی منال کو یوں تڑپ کر روتے ہوئے دیکھ۔۔۔

۔رو لو منال سکندر شاہ آج جتنا رونا ہے کیونکہ آج کے بعد سکندر شاہ کبھی تمہاری آنکھ میں آنسوں نہیں دیکھنا چاہتا دنیا کی ہر خوشی لا کر تمہارے قدموں میں ڈھیر کردوں گا ہر صبح تمہیں پہلے سے زیادہ خوبصورت لگے گی ہر رات تمہیں پہلے سے زیادہ پر سکون لگے گی۔۔ وہ اپنے دل میں عہد کرتا ہوا مردوں کے بیچ بیٹھا اس کے باپ سے افسوس کر رہا تھا۔۔

لوگ اتنی بڑی ہستی کو بشیر کے گھر دیکھ کر حیران تھے۔۔

تدفین کردی گئی تھی سکندر شاہ اب بھی یہیں پر بیٹھا ہوا تھا۔ صبح کا اجالا ہونے لگا تھا آج ویسے تو عید کا دن تھا مگر میں منال کے گھر پر سوگ کا ماحول تھا سکندر شاہ یہاں سے نہیں گیا تھا۔۔وہ پوری رات وہی پر خاموشی سے اس کے باپ کے پاس بیٹھا یا رہا تھا۔۔

کل خانی کا ختم کا پورا انتظام سکندر شاہ نے خود کیا تھا اس کی ماں کی تدفین کا انتظام بھی سکندر شاہ نے کیا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

کل خانی کے ختم کے بعد آہستہ آہستہ لوگ چلے گئے تھے گھر میں صرف اس کا باپ اور منال رہ گئی تھی۔۔۔
منال بے حال نیچے زمین پر بیٹھی ہوئی گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی اس کا باپ کچھ دیر کے لیے باہر گیا تو۔۔۔ تھوڑی دور چارپائی پر بیٹھا ہوا سکندر شاہ اٹھ کر منال کے پاس آیا تھا۔۔جو اب بھی گھٹنوں میں سر دیے بیٹھے ہوئی تھی

۔عشق انسان کو کیسے عرش سے فرش پر لے آتا ہے۔یہ کوئی سکندر شاہ کو دیکھ کر کہہ سکتا تھا۔۔۔

وہ منال کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گیا تھا منال بس کردو اور کتنا روگے۔تم اپنی ماں کی روح کو تکلیف دے رہی ہو اللہ تعالی کو یہی منظور تھا۔۔

اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر پیٹھ کو سہلاتے ہوئے اس نے بڑی پیار سے کہا تھا منال نے گود سے سر کو اٹھا کر ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی تھی۔اور پھر واپس نہ لے جھکالی منال نے رورو کر اپنی آنکھیں سجا رکھی تھی۔۔۔۔

اس کا خوبصورت چہرہ رو کر اور بھی حسین لگ رہا تھا۔۔اس کے رو کر افسردہ چہرے کو دیکھتے ہوئے سکندر شاہ سے چپ کروا رہا تھا۔۔۔۔۔جبکہ اس کا دل باغی ہو کر کہہ رہا تھا کہ اپنی بیوی کو سینے سے لگا کر چپ کرواؤ۔۔۔۔۔

سکندر شاہ تھوڑا سا سے دور ہو کر بیٹھ گیا تھا وہ اپنے دل کی کارستانیاں سمجھ رہا تھا جو اسے اکسا رہا تھا۔۔۔

جانتا تھا کہ زیادہ دیر پاس بیٹھے گا تو دل کی باتوں میں آجائے گا اور اس وقت وہ اپنے دل کی باتوں میں نہیں آنا چاہتا تھا اسی وقت منال کا باپ بھی واپس آگیا تھا۔۔

سکندر شاہ نے بنا بات کو ادھر ادھر گھمائے اس سے صاف کہا تھا کہ وہ منال کو اب اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے۔

کیونکہ یہاں چھوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس نے پہلے بھی صرف اس کی ماں کی خاطر سے یہاں چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

اس کے لالچی باپ نے تھوڑی سی اور رقم کی بات کی کہ اسے بہت ضرورت ہے اس کے پہلے پیسے گم ہو گئے ہیں چوری ہو گئے ہیں وہ باتوں کو گھوما رہا تھا ---

جبکہ منال خون کے آنسوں رو رہی تھی اپنے باپ کی حرکتیں دیکھ کر وہ سوچ رہی تھی اس شخص کو تو آج بھی صرف پیسوں سے مطلب ہے---

ابا جی آپ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں جیوں یا مروں جیسے میری ماں مر گئی ہے آپ کو کوئی فرق نہیں پڑا۔۔ تو آپ ایک ہی بار مجھے بیچ کر بہت سارے پیسے لے لیں اور پھر ساری زندگی یہی سمجھیے گا کہ میں آپ کے لیے مر گئی ہوں۔۔

اور آپ میرے لیے مر گئے ہیں پھر چاہے یہ مجھے عزت سے رکھیں یا مجھے اپنے گھر کی نوکرانی بنائی یا پھر مجھے کسی کوٹھے پر لے جا کر-------- منال

اپنی زبان کو لگام دو آخری الفاظ پر سکندر شاہ کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ غصے سے چنگاڑا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ کیسے برداشت کر سکتا تھا کہ اس کی بیوی اس کی عزت خود کو اتنی گندی جگہ پر لے جانے کا بول رہی تھی۔ جس جگہ کا نام لینا وہ گوارا نہیں کرتا تھا۔اس نے اپنی زبان سے نہ صرف اس جگہ کا نام لیا تھا بلکہ خود کو اس جگہ پر لے جا کر چھوڑنے کا بھی کہا تھا۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کی دھاڑ پر جہاں منال ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی وہیں اس کا باپ بھی ڈر گیا تھا۔۔۔۔

تم سکندر شاہ کی بیوی اس کی عزت ہو۔اگر تمہارا باپ لالچی ہے تو اس بات سے تم بخوبی واقف ہو۔اب خود کو اس طرح گالیاں دے کر اپنی توہین کر کے تم کیسا ساثبت کرنا چاہتی ہو۔۔

سکندر شاہ نے کہتے ہوئے ایک چیک سائن کرتے ہوئے غصے سے اس کے باپ کی جانب دیکھ کر۔اس کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔۔۔

اس میں جتنی چاہے رقم بھر لینا مگر آج کے بعد میری بیوی کی طرف پلٹ کر مت دیکھنا۔۔

تمہاری وجہ سے آج اس نے خود کو ایسی گالی دی ہے جو میں دوبارہ کبھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔

وہ میں منال کا ہاتھ اپنی مضبوط ہاتھ میں تھامتے ہوئے وہاں سے باہر نکلنے لگا تھا مگر منال کی سر پر ایک چھوٹا سا دوپٹہ تھا۔تو سکندر شاہ کو کہاں منظور تھا کہ اس کی بیوی ایسی حالت میں باہر آئے۔۔۔

اس نے اپنے کاندھوں پہ براؤن کلر کی شال ڈال رکھی تھی اسے اتار کر اس کے گرد لپیٹتے ہوئے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے اپنے ساتھ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے گاڑی تک لے آیا تھا۔۔۔

پوری عزت اور مان کے ساتھ گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا تھا۔
جس سکندر شاہ کے لیے ہمیشہ گارڈز دروازہ کھولتے تھے۔۔اس سکندر شاہ
نے اپنی بیوی کے لیے خود دروازہ کھولا تھا۔۔

اسے گاڑی میں بیٹھا کر اس کے کپڑوں کو بھی سیٹ کر کے اندر کر دیا تھا
دروازہ بند کر کے دوسری جانب سے آکر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔وہ
ہاتھوں کو گود میں رکھے ہوئے ڈری سہمی سی بیٹھی تھی کہاں اس نے اتنی
بڑی گاڑی میں بیٹھنے کے خواب تک نہیں دیکھے تھے۔۔
اور سکندر شاہ وہ ہستی تھا جو کبھی گاؤں میں نکلتا تو لوگ گلیوں میں رش لگائے
اس کی ایک جھلک دیکھ کر ملنے کے لیے بے تاب ہوتے تھے اور کہاں خدا نے
منال کا نصیب اس سے جوڑ کر اسے اس کے مقابل بٹھا دیا تھا۔۔

باقی کا راستہ خاموشی سے کٹ گیا تھا۔۔منال کے دل میں ڈر کے طوفان اٹھ رہے تھے وہ سوچ رہی تھی پتہ نہیں حویلی میں اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔۔۔

گاڑی اپنا سفر طے کرنے کے بعد حویلی کے اندر داخل ہوئی تھی۔حویلی کتنی خوبصورت ہے اس کا اندازہ باہر سے دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے تھا۔۔۔
یہ حویلی اپنی خوبصورتی اور وسیع پن کی وجہ سے پورے گاؤں میں مشہور تھی جیسے ہی سکندر شاہ کی گاڑی رکی تو اس کا دروازہ گارڈ نے کھول دیا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

سکندر شاہ دوسری جانب سے ہوتا ہوا منال کا دروازہ کھول کر کھڑا تھا۔۔۔گھر میں لوگ غصے سے بھرے ہوئے تھے کیونکہ سکندر پچھلے دو دن سے غائب تھا چاند رات کو نکاح ہوا اور آج عید کا دوسرا دن تھا تو اب جا کے سکندر شاہ گھر داخل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

چاندرات کوتانی اس کی دلہن بنی ہوئی ساری رات اس کا انتظار کرتی رہی تھی مگر وہ نہیں آیا اس وقت گھر آگ کا گولا بنا ہوا تھا ہر کوئی شعلے چھوڑ رہا تھا۔۔۔

کون ہے یہ لڑکی ؟؟ ابھی گھر کے اندر اس نے قدم ہی رکھا تھا کہ تانی قہر بن کر ان دونوں کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی جسے حد سے زیادہ اس بات کا غصہ اور آگ لگی ہوئی تھی کہ اس کی توہین کی گئی۔۔۔

وہ تو سوچتی رہ گئی اسے چھوڑ کر سکندر پتہ نہیں کہاں چلا گیا تھا اب دو دن بعد واپس آیا ہے تھا۔۔وہ بھی اپنے ساتھ ایک لڑکی کو لے کر۔۔

صرف لڑکی کو لے کر نہیں آیا لڑکی کا ہاتھ تھامے ہوئے لے کر آیا ہے اور لڑکی کے سر پر سکندر کی شال دیکھ کر تو جیسے وہ آگ بگولا ہو گئی تھی۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اس کے سر سے چادر کو کھینچنے کے لیے مگر اس کی کلائی کو اس کے چہرے کے سامنے ہی پکڑ کر سکندر اس کی اس حرکت کو ناکام بنا چکا تھا۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہے یہ لڑکی وہ پھر سے چیخی تھی۔۔۔بیوی ہے میری مسز سکندر شاہ۔۔۔

اور کچھ پوچھنا ہے۔۔۔تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے سکندر میں نے سالوں تمہارا انتظار کیا ہے۔۔۔میں اس کی جان لے لوں گی اس نے منال کے گردن دبوچنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے۔۔۔

جان لے لوں گا میں تمہاری اگر تم نے اس کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی دیکھا تو اس تک پہنچنے کے لیے ہر شخص کو پہلے مجھ سے گزرنا ہو گا۔۔

ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے تانی اس پر پاگلوں کی طرح جھپٹ رہی تھی۔جب کہ سکندر شاہ اس کے سامنے ڈھالان بن کر مضبوط چٹان کی طرح کھڑا تھا۔۔۔۔

منال ڈر کے سکندر شاہ کے پیچھے کھڑی اس کے قمیض کو جکڑے ہوئے تھی۔۔گھر کے سب افراد وہاں پر اکٹھے ہو چکے تھے ہر کسی کی نظر میں منال کے لیے نفرت اور غصے کی آگ تھی۔۔

ہر کسی کی نظر میں اتنا غصہ تھا جیسے منال کو کچا کھا جائے گا۔۔

شور شرابہ بند کرواس نے جو کرنا تھا وہ کر چکا ہے۔۔سکندر شاہ کا دادا اونچی آواز میں بولا تو کچھ لمحوں کے لیے خاموشی کا سماں طاری ہو گیا تھا۔۔

کیا مطلب ہے دادا سائیں سکندر جو کرنا چاہتا تھا وہ کر چکا ہے مطلب کہ آپ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ میں اس کی دوسری بیوی کو برداشت کروں اس سوکن کو اپنے گھر میں رہنے دو۔تانی حیرانی کے ساتھ اپنے دادا کو دیکھ رہی تھی۔۔

تم میری پوتی ہو اور سکندر شاہ کی بیوی تمہارا اس کا کوئی مقابلہ نہیں تم اسے برداشت کیوں کرو گی یہ تمہیں برداشت کرے گی پوری زندگی۔۔

منال کی کی آنکھوں سے آنسوؤں کا گرم پانی اس کی گالوں پر بہتا ہوا اس کی گال جلا رہا تھا۔اس نے پوری زندگی سکھ کا سانس نہیں لیا تھا اسی طرح تڑپتے ہوئے زندگی گزری تھی وہ اس لیے سوچ کر رو دی تھی کہ آگے کی زندگی بھی ایسے ہی گزرنے والی ہے۔۔۔

دادا سائیں غلط بات مت کریں یہ میری بیوی ہے اور پورے احترام کے ساتھ نکاح کر کے میں اس کو حویلی میں لے کر آیا ہوں۔۔۔

اس کو وہی عزت ملے گی جو سکندر شاہ کی بیوی کو ملنی چاہیے آپ تانی کو تول دے کر غلط الفاظ مت کہیں۔سکندر شاہ کی رعبدار آواز حویلی میں گونج اٹھی تھی۔۔۔

تم اس دو ٹکے کی لڑکی کا مقابلہ میری بیٹی کے ساتھ کرواؤ گے۔میں اس کے ٹکڑے کر دوں گا۔۔تانی کا باپ چنگاڑتے ہوئے منال کی جانب بڑھا تھا منال

اتنی ڈر گئی تھی کہ بے اختیار جو سکندر شاہ کی پشت پر اس کی قمیض کو ڈر سے مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھے اپنا سر اس کی پشت سے لگا گئی۔۔۔

خبر دار جو کسی نے اس کی طرف آنکھ بھی اٹھا کر دیکھا ہاتھ اٹھانا تو بڑے دور کی بات ہے۔میں ہر رشتے کا لحاظ بھول جاؤں گا اگر میری بیوی کے ساتھ کسی نے بدتمیزی کرنے کی کوشش بھی کی تو۔۔

سکندر شاہ کی دھاڑ پر تانی کا باپ اپنی جگہ پر رک گیا تھا سکندر شاہ نے اپنی کلائی پیچھے کو موڑتے ہوئے منال کو اپنے سامنے لا کر اپنے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے انگلی اٹھا کر لال کہرالودہ آنکھوں سے ہر کسی کو اپنی جگہ کھڑے رہنے کو کہا تھا۔۔۔

سکندر شاہ کے سامنے سب چپ ہو گئے تھے سکندر شاہ اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے اپنے کمرے کی جانب بڑھا تھا ایک مضبوط شخص کا سہارا کیسا ہوتا ہے ایک مضبوط شخص کتنا پیارا سائبان ہو سکتا ہے یہ احساس آج پہلی بار منال نے جیا تھا۔۔

تم اسے اس کمرے میں نہیں رکھ سکتے یہ کمرہ تمہارا ہے اور تمہارے ساتھ رہنے کا حق تمہاری پہلی بیوی کو ہے اور تمہاری پہلی بیوی میں ہوں تانی دروازے کے آگے دونوں ہاتھ رکھ کے ہوئے کھڑی ہو گئی تھی۔۔

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ کمرہ میرا ہے اور اس میں رہنے کا حق میری پہلی بیوی کو ہے اور میری پہلی بیوی تم نہیں منال سکندر شاہ ہے منال کا نکاح تم سے پہلے مجھ سے ہوا ہے تو اس لیے رول کے مطابق یہ میرے ساتھ میرے کمرے میں رہے گی سپارٹ لہجے سے کہتے ہوئے سکندر شاہ نے تانی کا ہاتھ پکڑ کر اسے دروازے سے سائیڈ پر کر دیا تھا۔۔۔

تانی اونچی آواز میں بدکلامی پر اتر آئی تھی۔۔

غریب گھروں کی لڑکیاں ایسی ہی بے غیرت کمینیاں ہوتی ہیں جو امیر مردوں کو ایسے پھنسا لیتی ہیں اپنی خوبصورتی دکھا کر اپنا آپ پیش کر کے وہ

دروازے پر کھڑی اونچی آواز میں بولی تو منال کو روم میں چھوڑتے ہی سکندر شاہ واپس روم سے باہر نکلا تھا اور ایک زوردار تھپڑ تانی کے چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔

باہر کھڑے ہوئے سب لوگوں کو سانپ سونگ گیا تھا یہ منظر دیکھ کر۔۔۔

آج کے بعد میری بیوی کے بارے میں منہ کھولنے سے پہلے سوچ لینا کہ میں یہ تھپڑ دوبارہ بھی تمہارے منہ پر رسید کر سکتا ہوں۔۔۔۔
وہ کھا جانے والی نظروں سے بول رہا تھا۔۔۔ تم نے اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے میرے پر تھپڑ مارا سکندر شاہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے ہوئے حیرانی سے بول رہی تھی۔۔۔
مقابل کا ہاتھ اتنا بھاری تھا کہ تانی کی گال سے درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔ دو ٹکے کی وہ نہیں دو ٹکے کی تم ہو اپنی زبان درازی چیک کرو تانی

تمہاری یہ زبان درازی مجھے نا کل پسند تھی نہ آج پسند ہے اور میں تمہیں پسند نہیں کرتا یہ بات کتنی بار میں تمہیں بتا چکا ہوں۔۔۔

گھر والوں کو بتا چکا ہوں میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا یہ بات ہزاروں بار میں نے آپ لوگوں کو بتائی مگر تم لوگوں نے زبردستی اس رشتے کو مجھ پر مسلط کیا ہے۔۔۔

تو اب یہ تماشے اور ڈرامے میں برداشت نہیں کروں گا اور تم دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ میں کوئی اور سخت قدم اٹھاؤں۔۔۔ سکندر شاہ نہ ڈر انداز میں ہر بات کھل کر کہتا چلا گیا سکندر شاہ نقل کسی سے ڈرتا تھا نہ آج ڈرا۔

اس سے پہلے کہ تانی کا ماں باپ اپنی بیٹی پر اٹھائے ہوئے ہاتھ کے لیے سکندر شاہ پر چیختے سکندر شاہ روم کا دروازہ بند کر چکا تھا۔۔۔ سب لوگ اپنے

اپنے کمروں میں جاؤ آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا سکندر شاہ کا دادا اونچی آواز میں بول کر سب کو جانے کو کہہ رہا تھا۔۔

۔دادا سائیں سچ میں آپ کو لگتا ہے کہ آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو گا وہ لڑکی سکندر شاہ کو مجھ سے چھین چکی ہے۔۔۔

سکندر شاہ پوری طرح سے اس کے رنگ میں رنگ چکا ہے۔وہ دو ٹکے کی لڑکی اس گھر میں مجھے میری اوقات دکھانے آئی ہے۔۔۔

تانی روتی ہوئی آنکھوں سے چیختی ہوئی وہاں سے جا چکی تھی۔۔تانی کا باپ بھی سرد مہری سے اپنے باپ سے بولتا ہوا وہاں سے چلا گیا تانی کی ماں کو تو آگ لگی ہوئی تھی۔۔۔

غصے کی لپیٹ سے۔۔اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ منا اگر ایک بار اس کے ہاتھ پہ آجائے تو وہ اس کے ٹکڑے کر دے۔

مگراب کسی میں ہمت نہیں تھی کہ وہ جاکر سکندر شاہ کا دروازہ کھٹکا کر منال کو اس کے روم سے باہر نکالتے سب اپنے بڑے کمروں میں جا چکے تھے۔۔

●●●●●●●●●●●●

گھر میں آتے ہی جو ماحول بن گیا تھا اس سے سکندر شاہ کا موڈ سخت خراب تھا وہ روم میں واپس آیا تو غصے سے واش روم کے اندر چلا گیا تھا کافی دیر کے بعد وہ فریش ہو کر اپنا نائٹ سوٹ پہنے ہوئے باہر آیا تھا۔۔۔
بلیک کلر کے ٹراؤزر اور شرٹ میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا ٹاول سے سر رگڑتے ہوئے اس نے ٹاول کو سٹینڈ پر ڈال دیا۔۔
اس کے گیلے بال اب بھی بے ترتیبی سے اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے اس کی نظر سامنے کھڑے ڈرے سہم وجود پر پڑی جو اب بھی سکندر شاہ کی شال میں خود کو لپیٹے ہوئے وہیں کھڑی تھی جہاں سکندر شاہ جاتے ہوئے اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔

مسز سکندر شاہ کیا یہیں پر کھڑے رہنے کا ارادہ ہے یہ تمہارا کمرہ ہے اور تم یہاں پر آرام سے بیٹھ سکتی ہو۔اس کے قریب

آکر اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بڑے پیار اور احترام سے بولا تھا۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے سائیں آپ مجھے میرے گھر چھوڑ آئے۔۔

پہلی بات کہ آج کے بعد یہ تمہارا گھر ہے منال آج کے بعد میں یہ لفظ دوبارہ نہیں سننا چاہتا کہ تم اس گھر کو چھوڑ کر جانا چاہتی ہو۔۔۔

تمہاری حفاظت میری ذمہ داری ہے اور سکندر شاہ اپنی ذمہ داروں کو پورا کرنا بخوبی جانتا ہے اور ایک اور بات آج کے بعد تم مجھے سائیں نہیں سکندر کہہ کر بلاؤ گی۔۔۔

نہیں سائیں میں آپ کا نام کیسے لے سکتی ہوں وہ نظریں جھک گئے ہوئے سکندر شاہ سے تھوڑا دور ہو گئی تھی۔۔

اپنے ان خوبصورت ہونٹوں سے بولنے کی کوشش کرو میرا نام زیادہ مشکل نہیں ہے وہ شرارتی انداز سے تھوڑا مسکرا کر اس کے لبوں پر انگلی رکھے ہوئے تھا۔۔

نن۔۔۔ن۔۔۔۔ نہیں سائیں کہاں آپ کی اونچی ہستی اور کہاں میں جس کی حیثیت آپ کی نوکر بننے کی بھی نہیں۔میں آپ کا نام نہیں لے سکتی اور لفظوں کو توڑتے ہوئے بولی۔۔

یہ اونچی ہستی خود تمہیں کہہ رہی ہے کہ تم مجھے میرے نام سے بلاؤ یہ سکندر شاہ کا حکم ہے اور آج کے بعد یہ مت کہنا کہ تمہاری حیثیت کیا ہے تمہاری حیثیت یہ ہے کہ تم سکندر شاہ کی پسند ہو تمہاری حیثیت یہ ہے کہ تم سکندر شاہ کی بیوی ہو۔۔۔

تمہاری حیثیت یہ ہے کہ سکندر شاہ نے اپنی پہلی اور آخری محبت تم سے کی ہے تمہاری حیثیت یہ ہے کہ تم میرے اس مضبوط دل کی دھڑکنوں میں

خون کی روانی بن کر دوڑ رہی ہو وہ اپنے مضبوط سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بہت پر کشش انداز سے بول رہا تھا۔۔۔

سائیں میں پوچھ سکتی ہوں کہ آپ کو مجھ میں کیا پسند آیا آپ اتنے پڑھے لکھے ہیں اتنے خوبصورت ہیں امیر گھرانے سے ہیں اور میں تو کسی سانچے میں فٹ نہیں ہوتی۔۔۔۔

شاید آپ کو تو پتہ بھی نہیں کہ میں بالکل ان پڑھ ہوں پڑھی لکھی نہیں ہوں ایک غریب گھر سے ہوں نہ تو میری کوئی اونچی ذات ہے نہ میں آپ کی طرح خاندانی ہوں۔۔ تو پھر آپ نے میرا انتخاب کیوں کیا جو سوال اتنے دنوں سے منال کے دماغ میں سوار تھا اس سوال کا جواب سکندر شاہ سے چاہتی تھی۔۔۔

عشق نہ ویکھے محل منڈارے!
عشق نہ پوچھے ذاتاں۔۔

ٹور پیامیں تیرے پیچھے

! پل کے ساریاں باتاں

منال جب کسی سے عشق ہوتا ہے تو عشق ہونے سے پہلے نہ تو ذات پوچھتا ہے

نہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس کا محبوب پڑھا لکھا ہے یا نہیں۔۔۔

میں نے تمہیں پہلی نظر دیکھا تو سکندر شاہ نے اس جذبے کو محسوس کیا جس

جذبے کو دیکھنے کے لیے تانی نے ساری زندگی میرا پیچھا کیا۔۔۔

جس جذبے کو میں چاہ کر بھی تانی کے لیے اجاگر نہیں کر سکا اس جذبے کو اس

ایک ہی پل میں میں نے تمہارے لیے محسوس کر لیا تھا۔۔۔

جب تم اپنی لاپرواہی میں بھاگتی ہوئی سکندر شاہ کے مضبوط سینے سے آکر

ٹکرائی تھی۔ تمہارا مجھ سے ٹکرانا میرے دل کی سخت دیواروں کو توڑ کر

میرے دل کو دھڑکنے پر اپنا نام لکھ کر مجھے ہمیشہ کے لیے تمہارا کر گیا۔۔۔

اس دن سے میں نہیں تمہیں ہٹا سکا تھا اپنی نظروں سے اپنے دل سے۔۔ تم میری پہلی اور آخری محبت ہو منال اور رہی بات کہ تم ان پڑھ ہو تم پڑھی لکھی نہیں تو مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

ویسے بھی تمہارا اسکندر شاہ اتنا پڑھا لکھا ہے کہ ہم دونوں کا گزارا آسانی سے ہو جائے گا وہ مسکراتے ہوئے اس کے مقابل آن کھڑا تھا۔۔

منال کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ سچ میں سکندر شاہ اسے اتنی محبت کرتا ہے سچ میں وہ سکندر شاہ جیسے اونچی ہستی کی محبت بن چکی تھی وہ رشک کر رہی تھی خود پر۔ کہ خدا نے سکندر شاہ کو اس کا نصیب بنا دیا۔۔

مگر سائیں آپ کی جو پہلی بیوی ہے وہ مجھے اس گھر میں برداشت نہیں کرے گی اور اس کے غصے سے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔

مسز سکندر شاہ وہ میری پہلی بیوی نہیں ہے تم میری پہلی بیوی ہو میں نے پہلے تم سے نکاح کیا۔اور تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں

ہر وقت تمہاری حفاظت کے لیے بے خوف زندگی جیو سکندر شاہ کی چھوٹی سی جان۔۔اس گرد باہوں کا نرمی سے حصار بنا رکھا تھا۔۔۔

کسی کی اتنی اوقات نہیں کہ تمہیں کچھ کہہ سکے اور ویسے بھی بہت جلد میں تمہیں یہاں سے لے کر اپنے ساتھ چلا جاؤں گا۔۔۔۔

میری پڑھائی ابھی مکمل نہیں ہوئی اور جب تک میں پڑھائی مکمل نہیں کر لیتا میں واپس حویلی نہیں آسکتا اور جب تک میں حویلی میں واپس نہیں آؤں گا تم میرے ساتھ ملک سے باہر ہو گی۔۔۔

۔

اب اگر میری محبت پر مسز سکندر یقین آگیا ہو تو پلیز جا کر چینج کر لیجئے اتنی محبت اور مان سے تو کبھی کسی نے منال کو نہیں کہا تھا جس محبت اور احترام سے سکندر شاہ بول رہا تھا۔۔۔

سائیں میں چینج کر کے کیا پہنوں میرے پاس دو کپڑے نہیں نہ ہی آپ نے مجھے گھر سے اٹھانے کا موقع دیا۔۔۔

میری معصوم محبت میں نے تمہاری ہر آسائش کا انتظام کر رکھا ہے تم پریشان مت ہو۔۔۔بس مجھے سکندر کہہ کر بلاؤ میں چاہتا ہوں کہ تم جب بھی اپنے لب کھولو میرے نام کو بڑی محبت سے ادا کرو۔۔

اس کے ہاتھ کو نرمی سے پکڑتے ہوئے الماری کے پاس لایا تھا۔الماری کھولی تو ایک سائیڈ پر ان گنت خوبصورت مہنگے ترین لباس رکھے ہوئے تھے۔

دوسری طرف کی الماری کھولی تو اس میں خوبصورت جولری رکھی ہوئے تھی۔۔۔

نیچے والا حصہ کھولا جس کے اندر خوبصورت بے شمار جوتے رکھے ہوئے تھے وہ حیران تھی ہر چیز بالکل اس کے ناپ سے لی گئی تھی۔۔۔

اور ہر چیز اعلیٰ اور مہنگی تھی۔۔۔یہاں تک کہ میک اپ کا اے ٹو زیڈ سامان اس کی ڈریسنگ ٹیبل پر لگا دیا گیا تھا۔یہ سب کچھ اس نے کب کیا وہ حیران تھی۔۔۔

یہ سب چیزیں تانی کی موجودگی میں لا کر نوکروں نے رکھی تھی اور بے وقوف تانی یہ سمجھتی رہی تھی کہ سکندر شاہ یہ سب کچھ اس کے لیے کروا رہا ہے۔۔۔کم عقل کو سائز دیکھ کر بھی اندازہ نہیں ہوا کہ یہ سب کچھ اس کے لیے نہیں ارہا۔۔۔

کیونکہ یہ ڈریسز تانی پر بالکل فٹ نہیں ہو سکتیں تھیے۔۔۔تانی ماشاءاللہ سے کھاتی پیتی تگڑی جان تھی۔۔۔اور یہ کپڑے بالکل زیرو فیگر پر فٹ ہونے والے تھے۔۔۔

میری جان اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے سکندر شاہ تو پہلے ہی تم پر فدا ہے اب اگر ایسے دیکھو گی تو سکندر شاہ کہیں دیوانہ ہی نہ ہو

جائے۔۔۔ منال جو بار بار پلٹ کر اسے بہت محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ اس کی پشت پر اپنا مضبوط سینہ لگاتے ہوئے بڑے پیار سے اس کے گرد باہوں کا حصار باندھے ہوئے اپنی ٹھوڑی اس کے کاندھے پر ٹکائے کھڑا تھا۔۔۔

سائیں آپ کو میرے جوتے اور کپڑوں کا ناپ کیسے پتہ تھا اور آپ نے یہ سب کچھ کب کیا۔۔۔

جس دن میں تمہارے ساتھ نکاح کر کے لوٹا تھا اسی دن تمہارے لیے میں نے شاپنگ کی تھی تاکہ مسز سکندر کو یہاں پر آکر کسی بھی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔۔۔

اور رہی بات ناپ کی تو جس آنکھ نے تم سے پہلی نظر میں محبت کی وہ آنکھ اتنا تجربہ تو رکھتی ہے کہ اس کے محبوب کو کیا ناپ ٹھیک آئے گا۔۔۔

Zubi Novels Zone

آپ تو اس ناپ پر ہی حیران ہو گئی ہیں ابھی تو حیران کرنے کے لیے اور بہت کچھ ہے۔۔۔۔۔

ایک پیکٹ الماری کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کے سکندر شاہ نے باہر نکالا اور منال کے ہاتھ میں تھما دیا تھا۔۔۔

منال حیرانی سے اس پیکٹ کو دیکھتے ہوئے سکندر شاہ کی جانب دیکھا تھا۔

سکندر شاہ جواب بھی اس کے گرد حسار بنائے ہوئے اس کی پشت پر اپنا سینہ لگائے ہوئے کھڑا تھا۔۔اس نے آنکھ کے اشارے سے اسے پیکٹ کھولنے کو کہا دوسرے ہی لمحے وہ پیکٹ منال کے ہاتھ سے زمین پر گرا اور وہ بے اختیار پلٹ کر سکندر شاہ کے مضبوط سینے میں اپنا سر چھپا گئی تھی۔۔۔

کیونکہ پیکٹ میں جو سامان تھا اسے دیکھ کر وہ شرم سے لال سرخ پڑ چکی تھی اور اس شخص نے غلط نہیں کہا تھا کیونکہ پیکٹ کے اندر تمام سامان منال کے

لیے پرفیکٹ سائز سے لیا گیا تھا۔۔۔اپنی بیوی کی شرم وحیا کو دیکھ کر سکندر شاہ کھل کر قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا تھا۔۔

یہ شخص کیا چیز ہے وہ سوچ کر حیران تھی جس نے صرف دور سے دیکھ کر منال کو نظروں کے آئینے میں اس طرح سے اتارا تھا کہ اسے بخوبی اندازہ تھا کہ منال کو کیا چیز پرفیکٹ فٹ آئے گی۔۔

وہ اس کے سینے میں سر چھپائے شرم سے تیز سانسیں لیے کھڑی تھی سکندر شاہ مسکراتی لبوں سے اس کی گرد باہوں کا حصار بنائے ہوئے کھڑا تھا۔۔

مقابل کے سینے سے اٹھتی ہوئی خوشبو منال کے سانسوں کے اندر اتر رہی تھی سچ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو 70 ماؤں جتنا پیار کرتا ہے منال کی ماں منال کے لیے ہمیشہ فکر مند رہتی تھی۔۔۔

اور خدا نے اس کے لیے سکندر شاہ کو چنا تھا یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اور سکندر شاہ اتنا پیار کرے گا۔۔ منال تو کبھی اتنی اونچی ہستی کے خواب بھی نہیں دیکھتی تھی مگر خدا نے سکندر شاہ کو منال کی زندگی کی حقیقت بنا کر بھیج دیا تھا۔۔۔

بے شک وہ رحمان ورحیم تھا بے شک وہ جس کے دل میں چاہے کسی کی بھی محبت اجاگر کر سکتا تھا۔۔اور خدا نے کس کا رشتہ کس کے ساتھ جوڑا ہے اس بات کو کوئی نہیں جان سکتا تھا۔۔

کہاں وہ محلوں میں رہنے والا شہزادہ اور کہاں وہ جھونپڑیوں میں پلی ہوئی ایک عام سی لڑکی تھی۔ مگر خدا نے ان کا رشتہ عرشوں پر طے کر رکھا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

ایک خوبصورت ریڈ کلر کا ڈریس اتار کر خود اپنے ہاتھوں سے سکندر شاہ نے منال کو دیا تھا۔اور اسے تیار ہونے کو کہا منال اس کے خوبصورت باتھ روم میں جا کر فریش ہو رہی تھی۔۔۔

باتھ روم نہیں یہ تو پورا ایک کمرہ تھا جس کے اندر خوبصورت شیشے کی الماری بنی ہوئی تھی جس کے اندر بے شمار سکندر شاہ کے خوبصورت تھری پیس سوٹ لٹکے ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔۔۔

Zubi Novels Zone

ایک طرف خوبصورت اور مہنگا ٹاول سٹینڈر کھا ہوا تھا جس کے اوپر تین چار الگ الگ منفرد کلروں میں ٹاول لٹکائے ہوئے تھے۔۔

باتھ ٹب اپنی قیمت اپنی خوبصورتی سے بتا رہا تھا۔گول پیالے نما باتھ ٹب جس کا کلر گرے تھا باتھ روم کی تمام چیزوں کا کلر تقریباً گرے تھا۔۔

منال نے آئیڈیا لگایا کہ سکندر شاہ کو گرے کلر کافی پسند تھا کیونکہ روم کے کلین روم کے پردے بھی اسی کلر کے تھے یہاں تک کہ روم میں رکھے ہوئے صوفے بھی اسی کلر کے تھے۔۔۔ کنگ سائز بیڈ پر بچھی ہوئی چادر کو بھی پردوں کالین اور صوفوں سے ہی ملتی جلتی بیڈ شیٹ سے سجایا گیا تھا۔۔

باتھ روم کا فرش ایسے تھا جیسے کوئی شیشہ جگمگا رہا ہو ایک دیوار پر بہت بڑا مرر لگا ہوا تھا۔۔۔

جس کے اندر آج پہلی بار منال نے خود کو سر سے پیر تک دیکھا اور وہ سوچ رہی تھی کہ اس میں ایسی کیا خاص بات تھی جو اس پر سکندر شاہ کی نظر آن رکی تھی۔۔۔

بے شک منال خوبصورت تھی مگر ایسی خوبصورتی بھی اس کے اندر نہیں تھی کہ سکندر شاہ جیسی ہستی اس پر مر مٹے سچ میں یہ قدرت کا کرشمہ تھا۔۔۔

یہ اس کی دعائیں تھی جو اس نے خدا کے سامنے روتے ہوئے ماہ رمضان میں مانگی تھی۔خدا نے اس کی آزمائشیں ختم کر دیں خدا نے اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا تھا اے میرے خدا تیری تو ہی جانے وہ دل میں سوچتی ہوئی خوش ہو رہی تھی۔۔

منال نے اپنی زندگی میں اتنا خوبصورت باتھ روم کبھی نہیں دیکھا تھا وہ کہاں ایسی حویلیوں میں کبھی آئی تھی اس نے تو کبھی خواب میں یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسے باتھ روم کا تصور کر سکتی ہے۔۔جس کی قیمت کروڑوں میں تھی۔۔۔

کہاں وہ بیچاری ہینڈ پمپ چلانے والی سادہ سی لڑکی تھی اور کہاں یہاں پر سارا ٹچ سسٹم باتھ روم تھا۔۔اب منال کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اس نے شاور کہاں لینا ہے اور شاور کو کیسے چلانا ہے کافی دیر گزر جانے کے بعد سکندر شاہ کو

خود سے اس بات کا احساس ہوا تھا کہ پتہ نہیں منال کو شاور وغیرہ چلانا آتا بھی ہو گا یا نہیں۔۔۔۔

اسی سوچ کے تحت وہ دروازے کے پاس آیا اور باتھ روم کے دروازے پر دستک دی منال جو ایک دیوار کے ساتھ چپ کر کے کھڑی ہوئی حیرانی سے پورے واش روم کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ دستک پر ڈر گئی تھی

۔۔جی۔۔جی۔۔

منال تم ٹھیک ہو کوئی دقت تو نہیں اگر ہے تو مجھے بتاؤ میں آکر شاور وغیرہ آن کر دوں گا۔۔

منال نے بنا بولے واش روم کا دروازہ کھولا تو منال اب بھی ویسے کی ویسے کھڑی تھی مطلب کہ اس سے واش روم کی کوئی چیز سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

منال تم مجھے آواز دے دیتی یار اگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا تو۔وہ بڑے پیار سے بولا تھا۔۔

سائیں مجھے شرم آرہی تھی آپ کیا سوچیں گے کہ میں اتنی کم عقل ہوں مجھے کچھ بھی کرنا نہیں آتا وہ نظر جھکائے شرمندہ بولی۔۔

سائیں نہیں سکندر اور دوسری بات منال تمہیں مجھ سے شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ سکندر ہمیشہ ہر قدم پر تمہیں اپنے ساتھ کھڑا ہوا ملے گا اور یہ دنیاوی چیزیں ہیں ان کو سیکھنے کے لیے ہر کسی کو کسی نہ کسی کی ضرورت پڑتی ہے اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ادھر آؤ میں تمہیں سب بتاتا ہوں۔۔۔

وہ پیار سے میں منال کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ہر چیز کو چلا کر اسے دکھا رہا تھا اور بہت ڈیٹیل سے سمجھا رہا تھا کہ منال کو سب کچھ کچھ منٹوں میں سمجھ آ گیا

۔۔۔کچھ دیر بعد منال فریش ہو کر سکندر کی پسند کا ڈریس پہنے ہوئے ٹاول سے بالوں کو خشک کر کے باہر نکلی تھی سکندر شاہ کی نظریں اپنی بیوی پر پڑی جو نہا کر اور بھی نکھر کر خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

خوبصورتی ہمیشہ دیکھنے والے کی آنکھوں میں ہوتی ہے جیسے سکندر کی آنکھوں میں منال کے لیے بے حد خوبصورتی تھی سکندر شاہ نے اپنی دلہن کو اپنے ہاتھوں سے مدد کرتے ہوئے تیار کروایا تھا۔۔۔

وہ دلہن بن کر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی سکندر شاہ نے اس کے ساتھ اپنی شادی کی یادگار چند تصویریں بنائی تھی جن کو وہ ہمیشہ اپنی پاس رکھنا چاہتا تھا ایک خوبصورت تصویر بناتے ہوئے اس نے اپنے موبائل سکرین پر وال پیپر سیٹ کر دیا۔۔۔اپنی جوڑی کو ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر اس نے ماشاءاللہ پڑھا تھا۔۔

ـ

منال ہماری جوڑی خوبصورت ہے ناکاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے سکندر شاہ نے مرر میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

سائیں جوڑی کا تو نہیں پتہ مگر آپ بہت خوبصورت ہیں نا ظرین جھکائے منال نے شرماتے ہوئے کہا۔۔

ہماری جوڑی بہت خوبصورت ہے اور میں خوبصورت نہیں تم مجھ سے زیادہ خوبصورت ہو میری آنکھوں سے دیکھو گی تو اپنی خوبصورتی جان جاؤ گی مسز سکندر شاہ۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے مان بھرا بوسہ دے کر پیچھے ہوا تھا۔۔

!۔منال میرا نام لو

!سائیں مجھ سے نہیں لیا جائے گا

!یہ میرا حکم ہے تمہارے لیے

!سائن نہیں میں کیسے آپ کا نام لے سکتی ہوں

!!لیناپڑے گا میں کیا سمجھوں کہ تم میرے حکم سے انکاری کر رہے ہو

!نہیں سائیں میری ایسی جرات نہیں ہے کہ میں آپ کو انکار کر سکوں

!!تو پھر لو ان خوبصورت ہونٹوں سے میرا نام

۔۔۔۔س۔۔سس۔۔سک۔۔سکندر۔۔۔۔ سبحان اللہ کتنا خوبصورت لگا ہے آج میرا نام تمہارے منہ سے سن کر سکندر شاہ بہت خوش ہو گیا تھا۔۔ منال کے منہ سے اپنا نام سن کر جس نے لفظوں کو توڑتے ہوئے اس کا نام مکمل کیا تھا۔۔۔

سکندر شاہ اس خوبصورت رات کو بہت محبت اور عزت کے ساتھ منال کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا یہ وہ خوبصورت رات تھی جو ہر لڑکی کا خواب ہوتی ہے۔۔۔

اور منال کے اس خواب کو سکندر شاہ نے بڑے حسین انداز سے پورا کر دیا تھا صبح کی پہلی کرن منال کے لیے خوشیاں ہی خوشیاں لے کر آئی تھی۔۔

آج سارے غم پیچھے رہ گئے تھے۔۔وہ جو اپنی ماں کے جانے پر بہت افسردہ تھی اسے سکندر شاہ کی محبت نے اتنا مان دیا تھا کہ وہ اس غم کو بھی بھلانے لگی تھی۔۔۔

صبح فجر کی نماز دونوں نے ایک ساتھ ادا کی اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا تھا سکندر شاہ نے اپنی محبت حاصل کر لی تھی وہ اس بات پر خوش ہو کر سجدہ ریز تھا۔۔۔

اور منال کو خدا نے سکندر شاہ کے روپ میں اتنا خوبصورت ہم سفر دیا تھا وہ اس بات پر خوش تھی۔۔وہ خدا کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھی کتنا خوبصورت ہے یہ منظر جب محبت نکاح کی صورت میں حلال ہو جائے۔۔۔ جس محبت کو لوگ گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ میں ڈھونڈتے ہیں اصل میں وہ محبت نکاح کے اندر موجود ہوتی ہے۔۔

جب دو لوگ نکاح کے مضبوط رشتے میں بندھتے ہیں تو اس کے اندر محبت بھی خدا ڈال دیتا ہے۔۔ مگر باشرط کہ دونوں کے دل خلوص سے بھرے ہوئے ہوں۔۔

تانی کو اس کی محبت اس لیے نہیں ملی کیونکہ تانی کی محبت میں ملاوٹ تھی تانی نے ہمیشہ سکندر پر زبردستی محبت مسلط کی تھی۔۔۔ بچپن سے وہ جانتی تھی کہ سکندر شاہ اسے اس نظر سے نہیں دیکھتا پھر بھی اس نے ہمیشہ سکندر شاہ کا پیچھا کیا۔۔۔

محبت زبردستی رشتہ جوڑنے کا نام نہیں ہوتا محبت تو وہ ہوتی ہے جو پہلی نظر میں ہی ہو جاتی ہے محبت وہ خوبصورت جذبہ ہے جس کو بنانا نہیں پڑتا جس کو خدا بنا کر آپ کے دل میں اتار دیتا ہے جیسے سکندر شاہ کے دل میں منال کی محبت خدا نے ڈال دی تھی۔۔

تانی کی محبت میں سکندر شاہ کے لیے وہ کسک نہیں تھی جو سکندر شاہ کی محبت میں منال کے لیے تھی۔اس لیے سکندر شاہ کو منال کی محبت حاصل تھی اور تانی کو سکندر شاہ حاصل ہو کر بھی لاحاصل رہا تھا۔۔۔

•••••••••

تانی بیٹا بس کرو اس طرح چیزیں توڑ پھوڑ کر تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو اب تو اس نے جو کرنا تھا وہ کر چکا ہے۔۔

صبر سے کام لو اور سوچو اس مسئلے کا حل تانی کی ماں تانی کو زبردستی پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پانی کا گلاس ہاتھ میں تھما رہی تھی۔۔۔

تانی پاگل ہو چکی تھی سکندر شاہ کی محبت کو یوں کسی اور پر برستے دیکھ کر وہ
کمرے کا حشر نشر کر چکی تھی۔۔۔

نہیں پینا مجھے پانی۔۔۔اور مجھے صبر کرنے کو مت کہو۔۔۔کیسے سکندر شاہ اتنی
آسانی سے میرے اوپر سوتن لے آیا ہے۔اور اس کی دیدہ دلیری دیکھو نہ اس
کی آنکھوں میں ڈر ہے نہ چہرے پر خوف کے تاثرات۔۔
میں بچپن سے اس کی راہ تکتے تکتے جوانی کی دہلیز عبور کرنے لگی ہوں اور وہ
آیا اور کتنی آسانی سے میرے مقابل دو ٹکڑے کی لڑکی کو لا کر کھڑا کر دیا۔۔

جس کی اوقات میرے گھر کی صفائی کرنے کی نہیں ہے وہ اس لڑکی کو
میرے مقابل اپنی بیوی بنا کر لے آیا ہے اور آپ کہتی ہیں میں صبر کروں
۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ پانی کے گلاس کو فرش پر پھینکتے ہوئے پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی اپنے بال نوچ رہی تھی وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی سکندر شاہ کی بے وفائی کو۔۔

تانی ہوش کرو اس طرح خود کو اذیت دے کر کیا تم سکندر شاہ کے فیصلے کو بدل سکتی ہو اگر نہیں بدل سکتی تو پھر یوں پاگل بن کر خود پر تشدد مت کرو۔۔۔

تانی اپنے منہ پر تھپڑ مار رہی تھی اور اس کی ماں اس کے اس پاگل پن کو روکنے کے لیے اس کے ہاتھ پکڑنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

ماں ایک کام کرو میرا گلا دبا دو مجھے مار دو ورنہ میں اس لڑکی کی جان لے لوں گی مار دوں گی اسے۔۔ میں نہیں برداشت کر سکتی وہ میرے کمرے میں میری جگہ میرے سکندر شاہ کی آغوش میں لیٹی ہے۔۔

اپنی ماں کے گلے لگ کر وہ دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی۔۔

تانی تھوڑا صبر تو رکھ تجھے کیا لگتا ہے کہ اتنی آسانی کے ساتھ میں اپنی بیٹی کی دنیا اجڑنے دوں گی ناگن ہوں میں ناگن میرا ڈسا تو پانی بھی نہیں مانگتا ایسا زہر گھولوں گی۔۔

اس لڑکی کی زندگی میں کہ تڑپ تڑپ کر مرے گی مگر اس کے لیے تھوڑا صبر رکھنا پڑے گا تجھے۔اس طرح بے قابو ہو کر تو میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو خراب کر رہی ہے۔۔۔۔

تانی کی ماں نے ہمیشہ کی طرح اپنی بیٹی کو غلط مشورہ دیتے ہوئے غلط ٹریک پر ڈال دیا تھا۔۔۔یہی تو غلط تربیت تھی تانی کی جو سکندر شاہ کو ہمیشہ زہر لگتی تھی جہاں سکندر شاہ رحم دل اور انصاف پسند تھا۔۔۔
وہی تانی اس کے برعکس سنگ دل بے رحم اور ناانصافی کرنے والوں میں سے تھی۔۔

جہاں سکندر شاہ کو دیکھ گھر کے نوکروں کی آنکھیں چمک اٹھتی تھی ۔۔۔سکندر بھائی سکندر بھائی کہتے ہوئے لوگوں کی زبانیں نہیں تھکتی تھی۔۔۔وہیں تانی کو دیکھ کر نوکروں کے دلوں میں خوف کی لہریں اٹھتی تھی۔۔۔

دو سیکنڈ نہیں لگاتی تھی وہ لوگوں کو بعزتی کرنے میں گھر کے ملازموں کو تو جانوروں سے بھی بدتر سمجھتی تھی۔۔۔

اب ایسے دو لوگوں کا ملاپ انتہائی مشکل تھا دونوں ایک الگ پٹڑی پر چلنے والی دو ٹرینیں تھیں جو کبھی مزاج میں ایک ساتھ نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔

تانی کی ماں کی پڑھائی ہوئی پٹیاں تانی کو اور بھی باغی بنا رہی تھی۔تانی نے اپنے آنسوں صاف کر لیے تھے اس لیے نہیں کہ اس نے صبر کر لیا۔بلکہ اس لیے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ مل کر نہ جانے کون سی نئی سازش کو سرانجام دینے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

....

میں چینج کر لوں تم بھی کر لو اس کے بعد ناشتے کے لیے باہر ٹیبل چلتے ہیں ۔وہ جائے نماز سے نماز پڑھ کر بڑی محبت سے اس کا ہاتھ پکڑ کھڑا ہوا بول رہا تھا۔۔

۔

سائیں میں باہر کیسے جا سکتی ہوں آپ نے دیکھا نہیں کل سب لوگ کتنے غصے میں تھے اور آپ کی بیگم تو مجھے مار ہی ڈالے گی اگر اس نے مجھے باہر دیکھ لیا تو۔۔کل کے ہوئے تمام واقعات کو منال اب تک اپنے ذہن سے نکال نہیں سکی تھی۔

۔پہلے تو مسز سکندر شاہ تم مجھے سائیں کہنا بند کرو۔۔مجھے سائیں میرے گھر کے ملازم بلاتے ہیں۔۔

میں تو ان کو بھی ہمیشہ کہتا ہوں کہ مجھے میرے نام سے بلائیں میرے زیادہ تر ملازم مجھے سکندر بھائی کے نام سے بلاتے ہیں۔۔۔

اور تم یوں بار بار سائیں کہہ کر میرے حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہو۔۔

اچھی بیویاں اپنے شوہر کا حکم مانتی ہیں اور میرا حکم ہے کہ میری بیوی مجھے میرے نام سے بلائے۔۔ تمہارے لبوں سے اپنا نام سننا مجھے کتنا اچھا لگتا ہے منال یہ میں تمہیں لفظوں میں بیان کر کے بتا نہیں سکتا۔۔

مجھے زندگی میں آج تک اپنا نام کبھی اتنا اچھا نہیں لگا جتنا کل رات تمہارے منہ سے سن کر لگا تھا۔۔ اس کے نازک سے ہاتھ کو سکندر شاہ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے ہوئے کھڑا بڑے محبت سے جملے ادا کر رہا تھا۔۔۔

اس کے ایک ایک جملے کو ادا کرنے کے بیچ میں ایک خوبصورت ٹھہراؤ تھا جو اس کی باتوں کو اور بھی خوبصورت اور سننے لائک بنا رہا تھا۔۔۔

وہ تو سکندر شاہ کی آنکھوں میں دیکھ کر ڈوبتی جا رہی تھی سکندر شاہ کی گہری نظروں میں منال کے لیے محبت ہی محبت تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

پیار ہی پیار تھا جس کا کوئی کنارہ نہیں تھا یا اس وقت منال کو نظر نہیں آ رہا تھا
کیونکہ محبت کا بہاؤ بہت زیادہ تھا۔۔

سکندر شاہ کی جان ایسے مت دیکھو ورنہ سکندر شاہ پھر سے تمہاری ان
خوبصورت آنکھوں میں کھو جائے گا اور ہم ناشتے کے لیے لیٹ ہو جائیں گے
وہ منال کو اپنی طرف یوں دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔
وہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔۔۔
اور کیا کہہ رہی تھی تم کہ میری بیگم تمہیں جان سے مار ڈالے گی تو پہلی بات
کہ میری بیگم تم ہو میں تمہیں اپنی بیگم مانتا ہوں اور دوسری بات کسی کی اتنی
اوقات نہیں کہ وہ میرے ہوتے ہوئے تم پر انگلی اٹھا سکے۔۔۔

جان لینا تو دور کی بات ہے میں اس شخص کے حالک سے جان نکال لوں جو
تمہاری جانب بری نظر ڈالے۔۔

میری جان سکندر شاہ کی بیوی ہو بہادر بنو اور سمجھو اپنی پاور کو میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔۔۔

سمجھ گئی۔۔۔۔جی۔۔۔ہائے صدقے جاؤں اس خوبصورت جی پر۔۔۔

۔سائیں۔۔نن نہیں۔۔۔سکندر میں آپ کے کپڑے نکال دوں۔۔۔جی نکال دیں۔۔۔۔کون سے نکالوں۔۔۔۔جو میری بیوی کو پسند ہو۔۔۔نہیں آپ کو پہننے ہیں تو آپ کی جو مرضی ہے میں وہی نکال دوں گی مجھے نہیں پتہ کہ بڑی حویلیوں کے لوگ موڈ کے مطابق کیسے کپڑے پہنتے ہیں۔۔۔

میری جان بڑے اور چھوٹے لوگ یہ باتیں چھوڑدو منال تم میری ہو اور میں تمہارا ہوں یہ ہماری زندگی کی خوبصورت حقیقت ہے۔۔۔

اور رہی بات کپڑوں کی تو کپڑوں موڑ کے نہیں جگہ کے حساب سے پہنے جاتے ہیں ہم جس طرح کی جگہ پر جاتے ہیں اسی مناسبت سے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔۔

جیسے کہ آج میں نے کہیں نہیں جانا تو گھر میں رہ کر میں کوئی کیجول سا شلوار قمیض پہنوں گا یا پھر ٹراؤزر شرٹ پہنوں گا۔۔۔

جب باہر جاؤں گا تو پھر اس حساب سے میں اپنی پیاری بیوی کو گائیڈ کر دوں گا اور اب سے روز تم میرے لیے کپڑے منتخب کیا کرو گے۔۔۔

اور میں تمہارے لیے کپڑے منتخب کروں گا جیسے کہ آج میں نے تمہارے لیے یہ والا ڈریس پسند کیا ہے۔۔۔

سکندر شاہ نے خوبصورت ڈریس الماری سے نکال کر اس کے سامنے کیا تھا نارمل پلازو کے اوپر خوبصورت شارٹ قمیض کے ساتھ بڑا سا ڈیزائنر دوپٹہ تھا بلیک اور مسٹرڈ کلر کا پرنٹڈ سوٹ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنا ڈریس لے کر چینج کرنے چلی گئی۔۔۔دونوں ریڈی ہو کر کھانے کی ٹیبل پر جانے لگے تھے مگر ڈر کے مارے منال کے قدم کمرے سے باہر نہیں اٹھ رہے تھے۔۔۔

سکندر شاہ نے اس کی گھبراہٹ کو سمجھتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام کر آنکھیں بند کر کے کھولی اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کیا تھا اسے جتایا تھا کہ وہ ہے اس کی حفاظت کرنے کے لیے۔۔۔

۔منال میری جان میرے ہوتے اتنا مت ڈرو سب ڈر سب خوف پیچھے چھوڑ دو اور میرے قدم سے قدم ملا کر چلو ہر مصیبت کو تم تک پہنچنے کے لیے پہلے سکندر شاہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے پیار سے روم سے باہر ٹیبل تک لے جا رہا تھا۔۔

•••••••••••••

سلطان۔۔۔ہاں جی۔۔۔۔۔ سکندر نے یہ اچھا نہیں کیا ساری زمین ساری جائیداد تانی کی وجہ سے اس کے حصے میں آنی تھی مگر اس نے اپنی کم عقلی کی وجہ سے سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے۔۔۔

سکندر شاہ کا باپ ہمیشہ سے جائیداد کے پیچھے بھاگنے والا شخص تھا جس کو روپے پیسے سے بہت محبت تھی۔اور اس وقت وہ اپنی زمینوں پر کھڑا ہوا اپنے بڑے بیٹے سلطان شاہ سے اپنا دکھ بتا رہا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

ابا جی جائیداد تو اب بھی سکندر کی ہی ہے تانی سے نکاح تو وہ کر چکا ہے۔۔تانی اسکی بیوی تو بن گئی ہے۔۔
سلطان بیوی تو بن گئی ہے۔۔۔ مگر میرا بھائی اتنا سیدھا نہیں اس بات سے تو بھی واقف ہے۔جب تک اس کی بیٹی کو حق حقوق پیار سکندر شاہ نہیں دے گا وہ کبھی بھی اپنی جائیداد سکندر کے نام نہیں کرے گا۔۔

اور جب تک وہ دو ٹکے کی لڑکی سکندر کی زندگی میں ہے وہ کبھی تانی کو قبول نہیں کرے گا۔

تو ابا جی آپ کے دماغ میں کوئی پلان ہے تو بتاؤ آپ کا بیٹا ہے اس پر عمل کرنے کے لیے سلطان اپنے باپ کا فرمانبردار بیٹا تھا۔۔۔

اس کے ہر جائز اور ناجائز کام میں دل کھول کر حصہ لیتا۔۔اسی لیے وہ اپنے باپ کا بے حد لاڈلا بیٹا تھا۔۔

سکندر شاہ سے بھی اس کا باپ بہت پیار کرتا تھا مگر سکندر کا مزاج اپنے باپ بھائی تائے چچا دادا سے بہت مختلف تھا۔۔

سلطان شاہ پلان ابھی بنایا تو نہیں مگر بنانا پڑے گا۔ایک تو گھر کا ماحول خراب ہو گیا ہے اوپر سے ساری جائیداد ہاتھ سے نکل جائے گی۔۔

تو ٹھیک ہے ابا جی حکم کریں جو بولیں گے وہ ہو جائے گا وہ دونوں باپ بیٹے زمینوں پر کھڑے ہوئے ایک بھیانک پلان بنا رہے تھے۔۔

•••••••••

سکندر منال کا ہاتھ پکڑے ہوئے نہ ڈر انداز سے چلتا ہوا ٹیبل تک آیا تھا ٹیبل پر گھر کے تمام افراد پہلے سے ہی موجود تھے تانی اپنی موٹی تازی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے بیٹھی ہوئی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔

اس نے کھا جانے والی نظروں سے سکندر اور منال کی جانب دیکھا تھا۔جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آرہے تھے۔۔

ہاتھ تو سکندر نے پکڑ رکھا تھا منال تو اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی آرہی تھی ڈر سے میں منال تو آنکھیں بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔

سکندر شاہ نے خود اپنی بیوی کے لیے کرسی کھینچتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

تانی جس نے آج تک سوائے غربت کے کچھ نہیں دیکھا تھا وہ اتنی عالی شان حویلی میں اتنے خوبصورت ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے جہاں گھبرا رہی تھی وہی ارد گرد لوگوں کی نفرت بھری نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے ہوئے کپکپا رہی تھی۔۔۔

سکندر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے اس کو بٹھا دیا

تھا ہر آنکھ ان کی جانب زہر الود نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

سکندر پر تو کسی کی آنکھوں کا خاک بھی اثر نہیں ہو رہا تھا مگر منال کے

قدموں تلے سے زمین نکلی ہوئی تھی۔۔۔۔

سکندر اپنے ہاتھوں سے پلیٹ میں ناشتہ رکھتے ہوئے منال کو سرف کر رہا تھا۔

اب آگ لگانے والی بات تو یہ تھی کہ اس نے ایک ہی پلیٹ کے اندر اپنا اور

منال کا ناشتہ ڈالا تھا۔۔۔

۔تانی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اٹھے اور اٹھ کر ایک ہی وار میں منال کی

گردن کو اڑا دے۔۔۔

ویسے تو تانی جتنی موٹی تازی مرد نما لڑکی تھی اگر اس کا ایک تھپڑ ہی منال کو پڑ

جاتا تو منال نے تو بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

منال کانچ کی گڑیا کی مانند کمزور سی لڑکی تھی مگر اس کے ساتھ جو سانڈ بیٹھا ہوا تھا اس کے ڈر سے تانی صرف اسے گھور سکتی تھی۔اس آگے نہیں جا سکتی تھی۔کیونکہ کل والا تھپڑ آج بھی تانی کی گال کو یاد تھا۔۔۔۔

سلطان شاہ نظریں نیچی رکھ سکندر شاہ ناشتہ کرتے ہوئے بنا اوپر دیکھے سلطان شاہ کی نظروں کو منال پر مرکوز پا کر سخت لہجے میں بولا تھا۔۔

سب ایک دم سے حیران بھی ہوئے تھے سب نے چونک کر دیکھا کیونکہ سکندر شاہ تو اوپر دیکھ ہی نہیں رہا تھا تو پھر اسے کیسے پتہ۔۔۔۔

سکندر بڑا بھائی ہوں تمہارا تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو۔۔سلطان شاہ نے بھی اونچی آواز میں سرخ ہوتی آنکھوں سے جواب دیا۔۔۔

بڑے بھائی ہیں اسی لیے تمیز سے بول رہا ہوں اگر آپ کی جگہ کوئی اور منال کی جانب دیکھے تو خدا کی قسم آنکھیں نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دو مقابل کا لہجہ سلطان شاہ سے بھی زیادہ سخت تھا۔۔۔

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو سکندر شاہ۔۔

نہ سلطان شاہ دھمکی نہیں دے رہا حقیقت سے آگاہ کر رہا ہوں۔۔ کیونکہ ہماری نظریں جب بھی آپ کی بیوی کی جانب اٹھی وہ احترام کی نظر سے اٹھی ہم نے ہمیشہ آپ کی بیوی کو بھابھی جان کر رتبہ دیا ہے اور آپ سے بھی ہم یہی امید کرتے ہیں۔۔۔

تم اس دو ٹکے کی لڑکی کو میری خاندانی بیوی کے ساتھ ملا رہے ہو۔۔۔

سلطان شاہ میں نے کہا زبان کو لگام دو ورنہ میں ہر لحاظ بھول جاؤں گا کہ میرے سامنے کون ہے۔۔ خبردار جو آج کے بعد میری بیوی کے لیے کوئی گھٹیا الفاظ استعمال کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

سلطان بھائی نے غلط بھی کیا کہہ دیا ہے یہ لڑکی دو ٹکے کی تو ہے۔۔ اب تم اس کے عشق میں اندھے ہو چکے ہو تو اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں۔ تانی نے ناشتہ کرتے ہوئے جلدی آگ پر پٹرول دیا تھا۔۔۔

تانی تمہاری جلن بالکل جائز ہے اور مجھے سمجھ میں آتی ہے اب میں اس کے عشق میں اندھا ہوں تو ہوں اور بہت زیادہ اندھا ہو چکا ہوں کہ مجھے تم دکھائی نہیں دیتی تمہارے لیے جلنے کی نہیں ڈوب مرنے کی بات ہے۔۔۔۔

مگر تم ڈھیٹھ ہو مرو گی نہیں۔۔۔اگر وہ تانی تھی تو وہ بھی سکندر شاہ تھا جو دوسروں کی باتوں سے نہ تو خود ڈپریشن میں جاتا تھا اور نہ غصہ سر پر حاوی کر کے اپنا نقصان کرتا تھا۔۔

اس نے دو ہی باتوں میں تانی کے تن بدن کو آگ لگا دی تھی۔۔

سکندر شاہ میری بیٹی کے ساتھ دوبارہ اس انداز سے بات مت کرنا میں برداشت نہیں کروں گا۔۔بیوی ہے وہ تمہاری اور آج سے میں اپنی بیٹی کے لیے تم سے اس کے جائز حقوق اور عزت کا مطالبہ کرتا ہوں تانی کا باپ ٹیبل پر غصے سے لال چہرہ لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔

یہ مطالبہ آپ مجھ سے نہیں کر سکتے یہ مطالبہ آپ کی بیٹی کرے اور پہلے خود کو میری بیوی بننے کے قابل کرے اس کے بعد یہ مطالبہ مجھ سے رکھیے گا۔۔

یہ تم کہہ رہے ہو سکندر شاہ میری بیٹی ہر لحاظ سے تمہارے قابل ہے۔

تم تو جا کر کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے لے آئے ہو۔جب تم اسے اپنے ساتھ ہمارے مقابل لا کر بٹھا سکتے ہو تو میری بیٹی پر کیچڑ اچھالنے کی ضرورت نہیں۔۔

اگر آپ کی بیٹی اس لائق ہوتی تو پھر سکندر شاہ بہت پہلے آپ کی بیٹی کو اپنا چکا ہوتا۔اگر آج آپ کی بیٹی کی جگہ منال میرے ساتھ بیٹھی ہے تو اس کا مطلب کہ منال میں وہ خاصیت ہے جو سکندر شاہ کے دل کو بھائے۔۔

اگر آپ کی بیٹی میں وہ گن ہوتے تو آج آپ سکندر شاہ کے سامنے اپنی بیٹی کے حقوق کو کے لیے یوں بھیک نہیں مانگ رہے ہوتے۔ سکندر شاہ پ بن مانگے ہی دے دیتا۔۔۔

سکندر شاہ میں اس لڑکی کے ٹکڑے کر دوں گا جس کی خاطر تم ہمیں ذلیل کر رہے ہو۔ یہ دو ٹکے کی لڑکی ہمارے کتوں کے پیٹ بھرنے کے کام آئے گی۔۔

سکندر شاہ کا بھائی سلطان شاہ جھپٹ کر منال کی جانب آیا۔ گھر میں گہرام مچ گیا تھا۔ جب سلطان شاہ نے چاکو نکال کر منال پر وار کیا۔ منال کی زوردار چیخ سے پورا ڈائننگ روم گونج اٹھا تھا۔۔۔

سلطان شاہ۔۔۔۔۔ آج تو نے حد پار کر دی ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔ سکندر شاہ کی گرجدار آواز گونج اٹھی تھی۔۔۔

سکندر شاہ کے ہاتھ نے منال پر ہونے والے وار کو روک لیا تھا۔۔ مگر سکندر شاہ کے مضبوط ہاتھ سے خون ٹپ ٹپ کر کے فرش پر گر کر بڑی تیزی سے لال کرتے جا رہا تھا۔۔۔

گھر کی عورتوں کے منہ سے چیخوں کی آوازوں سے پورا ڈائننگ روم گونج اٹھا تھا۔۔

منال بہت ڈر گئی تھی۔۔ نظروں خون سماعت میں چیخوں کی آوازیں تھی۔۔

گھبراہٹ اور کپکپی طاری ہونے کی وجہ سے منال سے اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے چاقو پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے سلطان شاہ کو سکندر نے دھکا دے کر پیچھے کر دیا تھا بیچ بچاؤ کرنے کے لیے سکندر شاہ اور سلطان شاہ کا باپ اور ان کا دادا آگے بڑھ چکے تھے۔۔ مگر سکندر شاہ اور سلطان شاہ آج ایک دوسرے کو مارنے مرانے پر تل گئے تھے۔۔۔

سکندر شاہ نے منال کی حالت کو دیکھا جو پسینے سے بھیگتے ہوئے لرزتے وجود کے ساتھ اس کی قمیض کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی۔۔۔

سکندر شاہ نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔۔۔

اسے نہیں تھی پرواہ کے یہاں پر کتنے لوگ کھڑے ہیں اور کیا سوچیں گے۔۔اسے پرواہ تھی۔۔۔

اسے فکر تھی تو اس بات کی وہ اپنی بیوی کو تحفظ نہیں دے سکا اس کے ہوتے ہوئے اس کی بیوی اتنی ڈری اور سہمی ہوئی ہے۔۔۔

سلطان شاہ انتظار میرا انتظار کرنا۔۔۔واپس آ کر میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ آج کے بعد تم ایسی حرکت کرنے کے بعد سوچو گے بھی نہیں۔۔۔۔

۔صرف بڑا بھائی ہونے کی وجہ سے تمہیں بہت عزت دے لی میں نے۔مگر تم اس عزت کے لائق نہیں سکندر شاہ لفظوں کو پیستے ہوئے انگلی کو دکھا کر

منال کو لیے کمرے کی جانب جا رہا تھا۔ منال کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔۔

میں تو چاہتا ہوں کہ تو یہاں رک اور بتا کیا اکھاڑ سکتا ہے۔۔ اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے تو نے خود کا اتنا خون ضائع کر دیا ہے۔۔۔۔
سلطان شاہ چاہے جتنا مرضی ناراض ہو لے مگر سکندر شاہ کا خون بہنے کی وجہ سے سلطان شاہ کے دل کو بہت تکلیف ہوئی تھی وہ اس لڑکی کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا سکندر شاہ کو نہیں۔۔
شکر کرو کہ میرا خون بہا ہے اگر ضرب میری بیوی کو لگتی تو خدا کی قسم اب تک یہاں پر میں بھی خون کی ندیاں بہا دیتا۔۔۔
شریف ہوں ضرور ہوں۔۔ مگر یہ مت بھولو کہ میں بھی اسی بے رحم سفاک خاندان کا خون ہوں۔۔ جو کسی کی جان لینے سے پہلے سوچتے تک نہیں۔۔

۔

۔نہ تو مجھے ہتھیاروں سے ڈر لگتا ہے نہ خون سے۔۔نہ لڑائی جھگڑوں سے اگر شریف بن کر رہتا ہوں تو شرافت میں رہنے دو۔۔۔

کیونکہ جب شریف اپنے آپے سے باہر ہوتا ہے تو ہزاروں بدمعاشوں سے بھی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔

سکندر چپ کر کے تو اس لڑکی کو لے کے یہاں سے جا۔۔۔اور سلطان تو اپنے کمرے میں جاؤ۔۔دونوں کے دادے نے گرجتے ہوئے معاملہ ٹھنڈا کرنے کو کہا تھا۔۔۔

کیا سلطان بھائی۔۔۔آپ کا وار کیسے چونک گیا جب گھر میں اتنا تماشہ لگ ہی گیا تھا تو یہ چاکو اس کمینی کے سینے میں گھونپ کر اس کام تمام کر دیتے کم سے کم یہ مصیبت تو ہمارے سر سے ٹل جاتی۔۔۔

۔۔تانی کی آواز پر سکندر شاہ نے لال سرخ آنکھوں سے تنے ہوئے چہرے کے ساتھ پلٹ کر تانی کی جانب دیکھا تھا۔

۔جو اس کے اوپر وار کرے میں اس کا کلیجہ چیر کر نکال لوں گا۔۔تانی تم سب کو اکسانا بند کرو۔۔۔سکندر شاہ چلایا۔۔تم میرے دل میں نہ تو پہلے کبھی جگہ بنا سکی تھی نہ اب بنا سکو گی۔مجھے نہ تم کل پسند تھی نہ آج پسند ہو۔۔۔

میرے لیے تم کل بھی گھر کا ایک بیکار سامان تھی اور آج بھی بیکار ہو میں کل بھی تم پر لعنت بھیجتا تھا میں آج بھی تم پر لعنت بھیجتا ہوں۔۔۔۔
سکندر شاہ کے دل پر صرف منال راج کرے گی اور یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو اور آئندہ اس کی طرف انگلی اٹھانے سے پہلے سوچ لینا سکندر شاہ اس کی طرف اٹھنے والی انگلی کو جڑ سے اکھاڑ دے گا۔۔۔۔

سکندر شاہ اتنے زور سے چیختے ہوئے الفاظوں کو ادا کیا کہ لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹنے والے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

سکندر شاہ منال کو لے کر تیزی سے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

روم کے اندر آتے ہی سکندر نے زور سے لات مارتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔۔

دروازے کی آواز سے ڈر کر منال کے منہ سے چیخ نکلی تھی سکندر شاہ نے بنا اپنے ہاتھ پر ہوئے زخم کی پرواہ کیے منال کو اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔۔۔

سکندر شاہ کی جان ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے سکندر ہے تمہاری حفاظت کے لیے تم یوں ڈر کر میری توہین کروا رہی ہو۔۔۔۔

تمہیں کیا بھروسہ نہیں ہے اپنے سکندر پر اس کے ماتھے پر لب رکھ کر چومتے ہوئے سکندر شان بڑی محبت سے لفظوں کو پیستے ہوئے الفاظ اس کے کانوں کی سماعت میں ڈالے تھے۔۔۔۔

سس۔۔۔س۔۔۔سک۔۔۔ سکندر یہ مجھے مار دیں گے دیکھ لینا یہ مجھے مار دیں گے یہ مجھے مارے بنا سکون سے نہیں بیٹھیں گے۔۔

آپ کب تک مجھے بچائیں گے وہ روتے ہوئے سکندر شاکر سینے میں سر چھپائے ہوئے تھی۔اپنے دونوں ہاتھ سکندر شاہ کے گرد لپیٹے ہوئے کسی مضبوط سائبان کی طرح اسے پکڑے ہوئے تھی۔

کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا منال تمہیں اتنا ہی بھروسہ ہے مجھ پر۔ تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا میرے ہوتے کوئی میری بیوی کی جان لے لے گا اور سکندر شاہ سکون کی سانسیں لیتا رہے گا۔۔۔

میں بہت جلد اپنی جان کو یہاں سے لے جاؤں گا ان لوگوں سے دور اس ملک سے دور جہاں پر ان کی پرچھائی بھی نہ پہنچ سکے بس مجھے تھوڑا سا وقت دو میں تمہارے کاغذات ریڈی کروالوں۔۔۔

جھک کر محبت کی ایک مہر اس کی گال پر ثبت کرتے ہوئے اسے اپنے لمس سے پر سکون کیا۔۔ سکندر۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔اپ مجھے گھر میں اکیلا مت چھوڑ کر جایئے گا اور آپ جہاں بھی جائیں مجھے ساتھ لے جایئے گا۔۔
مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ان سب لوگوں سے۔۔۔۔۔جہاں بھی جاؤں گا اپنی جان کو ساتھ لے کر جاؤں گا مگر پلیز رونا بند کرو تمہارا رونا سکندر شاہ کے دل کو بہت تکلیف دے رہا۔۔
سکندر شاہ تمہاری آنکھوں میں خوشیوں کے رنگ دیکھنا چاہتا ہے آنسوؤں کی اداسی نہیں۔۔

جھک کر اس کی پلکوں سے عقیدت کے ساتھ آنسوں چنتے ہوئے اس لیے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

اوئی ماں۔۔۔ آپ کے ہاتھ سے کتنا خون نکل رہا ہے۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر رو دینے والی آواز سے بولی۔۔۔

کیا کہا اوئی ماں۔۔۔۔ پھر سے کہو سکندر شاہ بنا اپنے ہاتھ سے گرتے ہوئے خون کے قطروں کی پرواہ کیے اس کی بات پر ہنس رہا تھا۔۔

کیا سکندر آپ کو ہنسی سوجھ رہی ہے آپ کا کتنا خون نکل رہا ہے میں اس کو کیسے روکوں جلدی بتائیں۔۔۔

وہ سامنے باکس رکھا ہے لا کر میرے ہاتھ کی ڈریسنگ کر دو اور رہی خون ضائع ہونے کی بات تو اب مجھے دن رات خون بنانے والی مشین مل چکی ہے تو اتنے سے خون سے سکندر شاہ کا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔۔ سکندر شاہ کے شرارتی لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

مطلب آپ کے پاس خون بنانے والی مشین ہے وہ حیرانی سے دیکھتے ہوئے سکندر شاہ کی بات کو سچ سمجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

ہاں میرے پاس خون بنانے کی مشین ہے جس سے میں جب چاہوں جتنا چاہوں خون بنا سکتا ہوں۔۔ مقابل کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھی۔۔۔

ہائے اللہ سکندر امیر لوگوں کے پاس کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں اس کا مطلب آپ کا جتنا خون ضائع ہوا ہے آپ وہ سب دوبارہ سے اپنے اندر ڈال لیں گے۔۔۔

بچپن سے چھوٹی چھوٹی آسائشوں کے لیے کرتی ہوئی منال جس نے زندگی میں کبھی قیمتی آسائشیں نہیں دیکھی تھی۔۔۔

جس نے کبھی نئے کپڑے خود سے لے کر نہیں پہنے تھے۔۔۔ جسے نہیں پتہ تھا کہ بازاروں میں کیا کیا چیزیں ہیں۔۔۔

وہ پاگل آج سکندر شاہ کے مزاق کو سچ سمجھ رہی تھی اور اس کی معصومیت پر سکندر شاہ کا دل قربان ہونے کو کر رہا تھا سکندر شاہ کی مضبوط دل کے اندر منال کی محبت کی ندیاں ایک دوسرے سے ٹکرا کر طوفان برپا کیے ہوئے تھے۔۔۔

جس طوفان کو سکندر شاہ نے بڑی مشکل سے باندھ لگا رکھے تھے۔۔۔ سکندر شاہ عمر میں بھی منال سے سال بڑا تھا۔۔۔

منال بامشکل 17 سال کی تھی۔ اور سکندر شاہ ایک بھرپور مرد تھا۔ جس نے شادی جان بوجھ کر لیٹ کی تھی تانی سے جان چھڑوانے کے لیے جو کہ اب بھی نہیں چھوٹ سکی تھی۔۔

وہ سکندر شاہ کے سامنے ایک نازک سی ڈالی تھی اور سکندر شاہ ایک بھاری درخت۔۔ وہ منال کو کسی پھول کی مانند سنبھال کر اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنا چاہتا تھا۔۔

اس نے اپنی خوبصورت رات میں بھی منال کو ٹوٹنے سے بچانے کے لیے اپنے جذباتوں پر پہرے لگاتے ہوئے اپنی محبت کی بارش میں اس کو بھگویا تھا۔۔۔

مگر اب وہ نادان لڑکی سکندر شاہ کے دل کو اکسا رہی تھی منمانیاں کرنے پر۔۔۔۔منال۔۔۔

جی۔۔

ہمیشہ اتنی ہی معصوم اور پیاری رہنا سکندر شاہ کو عشق ہے تمہاری معصومیت سے۔۔

آپ میرے ساتھ ہر وقت ایسی باتیں نہ کیا کریں مجھے شرم آتی ہے اور تھوڑی دیر کے لیے چپ کر جائیں مجھے آپ کی پٹی کرنی ہے۔۔۔

ہائے قربان سکندر شاہ تمہاری شرم پر سکندر شاہ کیا کرے تمہارے سامنے آتے ہی سکندر شاہ کا دل اپنی منمانیوں پر اتر آتا ہے۔۔۔

میں اس کو سمجھاتا ہوں کہ مت تنگ کیا کرو میری جان کو۔اگر وہ میری سنتا ہی نہیں ہے۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا اور محبت کے جنون میں کچھ گستاخیاں کرتے ہوئے اسے حیا سے لال کر گیا۔۔۔

••••••••

سکندر!

سکندر!

ہوں ں ں ں

مجھے اٹھنے دیں!

کیوں!!

سکندر گہری نیند میں سویا ہوا تھا جب اس کی سماعت سے منال کی آواز ٹکرائی۔۔

Zubi Novels Zone

مجھے سانس نہیں آرہا بہت بھاری ہیں!

منال کی من منائی ہوئی آواز سن کر سکندر شاہ کے لب نیند میں مسکرائے تھے۔۔

سکندر شاہ اپنی محبت میں اس سے خود میں سمیٹتے ہوئے کب گہری نیند میں چلا گیا اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔اس کی آنکھ تو تب کھلی جب منال نے اسے آواز دی۔۔

وہ منال کے اوپر اپنی بھاری جسامت لیے براجمان تھا۔۔پورے حق سے منال کے اوپر لیٹا ہوا تھا۔۔

سکندر کے لمبے چوڑے بھاری وجود کے نیچے کانچ کی گڑیا جیسی منال کو سانس تک نہیں آرہی تھی۔سانس رکنے سے منال کی گہری نیند میں آنکھ کھل گئی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سکندر شاہ یہ تو غلط بات ہے اپنی شوہر کو اتنی گہری نیند سے اٹھا کر آپ اسے خود سے دور کرنے کی بات کرتے ہیں سکندر جو اس پر پر جمان ہو گا لیٹا تھا سائیڈ پر ہوتے ہوئے مسکرایا اس کی انکھوں میں نیند کی خماری سے لال ڈورے پڑ چکے تھے جو اس کی انکھوں کا اور بھی پر کشش بنا رہے تھے۔۔

بے اختیار منال نے اپنا نازک سا ہاتھ اٹھا کر سکندر کے گال پر رکھتے ہوئے بڑی محبت اور حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

جیسے اسے یقین ہی نہ آرہا ہو کہ اتنا خوبصورت شخص اس سے اتنا پیار کرتا ہے۔۔۔ایک ایسا شخص جس کا منال کبھی خواب بھی نہیں دیکھ سکتی تھی وہ زندگی کی حقیقت بن کر اس کے اتنے قریب تھا۔۔۔

سکندر شاہ کی جان ایسے دیکھ کر اب تم مجھے گستاخیوں پر اکسا رہی ہو۔۔

کیوں میں آپ کی طرف دیکھ نہیں سکتی۔۔۔کہتے ہوئے منال کی آنکھوں سے پیار کی تیز لہریں نکل کر سکندر شاہ کی نظروں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

۔سکندر شاہ کے خوبصورت لب مسکرائے تھے اس کانچ کی گڑیا کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کے رنگ دیکھ کر۔۔

!!میری جان دیکھ سکتی ہو

!!چھوءہو سکتی ہو

چوم سکتی ہو۔۔

سکندر۔۔۔

جی سکندر شاہ کی جان۔

آپ مجھے یہاں سے اٹھنے دیں۔۔وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے کچھ دیر کے لیے سکندر شاہ کی محبت بھری گہری نظروں سے بچ کر واش روم میں جا کر بند ہونا چاہتی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ جو اس کے اوپر چہرہ جھکائے گہری نظروں سے اس کے خوبصورت چہرے سے دلکش سراپے تک دیکھ رہا تھا اس کی نظروں سے گھبراتے ہوئے منال نے جانے کا کہا۔۔

!! جانے سے پہلے مسز سکندر شاہ میرا کرتا واپس کرنا پڑے گا

سکندر شاہ شرارتی لبوں سے مسکراتے ہوئے دلکش انداز سے دیکھ رہا تھا۔۔

سکندر دے دوں گی مجھے واش روم میں تو جانے دے۔۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سکندر شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے گھبرا کر اس نے اپنے گلے کے پاس سے کرتے کو مٹھیوں میں زور سے پکڑا ہوا تھا۔۔

۔

نہیں میرا کرتا مجھے ابھی چاہیے۔ سکندر شاہ کا لہجہ شوخ اور شرارتی ہوا تھا ہاتھ اس کے اوپر سے گزار کر رکھے ہوئے ایک کوہنی پر سر ٹکائے شرارتی نظروں سے دیکھ مسکرا رہا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سکندر پلیز بے شرمی مت کریں نا میں آپ کو ایسے کرتا واپس کیسے کر سکتی ہوں!!

وہ اپنی پیور گاؤں والی زبان میں یہ کہتے ہوئے اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سکندر شاہ کا دل کر رہا تھا کہ اپنا دل چیر کر منال کو اس کے اندر رکھ لے!! کیونکہ اتنی معصوم چیز دنیا میں رکھنے والی تو نا تھی۔۔

سکندر شاہ کی جان تمہیں بے شرمی سے نہیں دیکھو تو کس کو دیکھو۔ تمہیں دیکھ کر ہی تو سکندر شاہ کو پتہ چلا ہے کس کے اندر بے شرمی کا مادہ کافی زیادہ ہے!!

وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا اور لبوں کے محبت بھرے لمز چھوڑتے ہوئے چہرہ اوپر کر کے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

سکندر پلیز مجھے جانے دینا میں اپنے کپڑے پہن کر آپ کے کپڑے واپس کر دوں گی اللہ جی کا پکا والا وعدہ۔۔

ہائے سکندر شاہ تمہارے اللہ جی کے پکے وعدے پر قربان جائے۔۔

مگر مجھے میرا کرتا ابھی چاہیے ویسے بھی کسی کی چیز ایمانداری سے واپس کرنا ایک نیک عمل ہوتا ہے۔۔

سکندر شاہ اس کے گھبرائے معصوم چہرے کو دیکھ اس پر فدا ہوئے جا رہا تھا اس کی گہری گھنی مڑی ہوئی پلکیں شرما کر جب اس کی خوبصورت آنکھوں کو چھپاتی تو کیا دلکش نظارہ بن جاتا تھا۔۔اس نظارے کو دیکھ سکندر شاہ کا منال پر اپنی محبت برسانے کو دل کرتا۔جس کو ہر بار وہ سختی سے روک لیتا تھا۔۔ کانچ کے جیسی نازک منال کو سکندر شاہ بڑی محبت سے اور نرمی سے اپنے سخت جذباتوں کو روک کر محبت سے اپنے اندر سمیٹتا تھا۔۔۔
۔وہ جانتا تھا کہ منال ابھی کم سن ہے۔اور وہ بے حد سمجھدار تھا جو اپنی کمسن بیوی پر اپنی سخت محبت کو برسا کر تشدد کی صورت اختیار نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔وہ چاہتا تھا منال اس کی شدتوں سے پیار کرے نفرت نہیں۔۔

اس کے ریشمی بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے اس کے صاف شفاف چہرے کو بڑے پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔

جہاں نہ تو کوئی جھوٹ تھا نہ فریب نہ کوئی دغا بازی اس کا دھیان تانی کی جانب گیا تھا۔۔۔

اور اس کے چہرہ بے اختیار غصے سے تن گیا جس کو منال نے بھی بخوبی دیکھا تھا !!

سکندر آپ اس طرح سے ناراض مت ہو میں دے دیتی ہوں آپ کا کرتا وہ سکندر کے چہرے کے بدلے ہوئے رنگ کو یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ سکندر اس کے کرتے کو واپس نہ دینے پر ناراض ہو گیا ہے !!

اس سے زیادہ بھلا معصومیت کیا ہو گی کہ وہ اپنی شرم و حیا میں بھی اپنے شوہر کے چہرے پر ناراضگی نہ دیکھتے ہوئے اٹھ کر کرتا اتارنے لگی تھی !!

شرم کی شدت نے زور پکڑا تو آنسوں بے اختیار اس کے گالوں سے پھسل آئے تھے !!

تانی کے خیالوں سے نکلتے ہوئے سکندر شاہ نے اپنے سر کو جھٹکا دیا تھا۔۔

!! کیا کر رہی ہو منال میں نے تو مزاق میں کہا تھا کہ تم یہ کرتا اتارو منال نے جو تھوڑا سا اوپر کرتا کیا تھا۔

سکندر شاہ نے جلدی سے نیچے کر دیا سکندر شاہ ایک سمجھدار دنیا بھرنے والا مرد تھا !!

وہ جانتا تھا کہ منال صرف اس کی ناراضگی کے ڈر سے یہ کرتا اتار کر دے رہی ہے ورنہ جتنی شرم و حیا پچھلے دو دنوں سے سکندر شاہ نے اس کے اندر دیکھی تھی یہ کرنا منال کے لیے جلتے کوئلوں سے گزرنے سے کم نہ تھا۔۔

!! سکندر مجھے لگا کہ آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اپنے کرتے کے لیے وہ روتے ہوئے سکندر شاہ کے کاندھے پر نہ سر رکھ گئی۔۔

Zubi Novels Zone

پاگل لڑکی سکندر شاہ تو اپنا دل تمہارے حوالے کر چکا ہے اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنے گھٹیا سے کرتے کے لیے تمہاری آنکھوں میں آئے انسوں کا سبب بنوں گا!!

ایسا سمجھتی ہو تم اپنے سکندر شاہ کو باہوں کے حصار میں لیے ہوئے محبت کے پھول اس پر برسائے تو پیار کے لیے ترسی ہوئی منال سسکیوں سے رو!!

تم کو اتنا پیار کرتے ہیں

کہ جان بھی وار دیں گے

تیری آنکھوں میں کبھی

آنسوں نہ آئے اس کے

لیے خوشیاں ہزار دیں گے

کبھی ہماری سانسوں نے جو

چھوڑ دیا ساتھ ہمارا تو

قسم سے تیرے خوابوں

!! میں آکر تیری دنیا سجادیں گے

سکندر شاہ کی میٹھی سرگوشیاں منال کے کانوں میں اتر کر اس کی سسکیوں کو

!! تھام لگانے لگی تھی

منال آج کے بعد میری وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں آنے

چاہیے سکندر شاہ کبھی تم سے کچھ ایسا نہیں مانگ سکتا جس کو دینے سے میرا یار

!! گھبرا جائے

لب اس کے گال پر رکھ کر لمس چھوڑتے ہوئے سکندر شاہ نے پیار سے اس

!! کے گرد چادر لپیٹتے ہوئے اسے اپنی مضبوط باہوں میں اٹھالیا

یہ کیا کر رہے ہیں اپنی جان کو واش روم تک چھوڑنے جارہا ہوں کیوں میری

!! جان کو اس پر بھی اعتراض ہے

!! نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا

چلو فریش ہو جاؤ اس کے بعد کہیں باہر گھومنے چلیں گے۔۔واش روم کے

دروازے کے اندر کھڑا کرتے ہی سکندر شاہ نے کہا تھا۔۔

منال سکندر شاہ کے بنالباس شرٹ لیس سینے کو دیکھ کر شرما کر دروازہ بند کر گئی سکندر شاہ کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ مسکراتے ہوئے لبوں کو کاٹ کر رہ گیا۔۔۔۔

●●●●●●●●●●●

میں نے پوچھا کہ منال کہاں ہے۔میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ منال کو غائب کرنے میں تم سب لوگوں کا ہاتھ ہے۔میں تم لوگوں کی فطرت سے بہت اچھی طرح سے واقف ہوں میں۔۔

سکندر شاہ نے گھر میں کہرام مچایا ہوا تھا۔۔وہ صبح منال کو سوتا ہوا چھوڑ کر کچھ ضروری کام سے گیا تھا واپس آنے پر منال غائب تھی۔۔

میں گھر کے ایک ایک افراد کی جان لے لوں گا میں نہیں دیکھوں گا کہ کوئی بڑا ہے یا چھوٹا اور نہ سوچوں گا کہ کس سے میرا کیا رشتہ ہے بہتر ہے کہ تم لوگ مجھے بتا دو کہ منال کہاں ہے!!

سکندر شاہ کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا سرخ آنکھوں کے ساتھ وہ گھر کی چیزوں کو اٹھا اٹھا کر پٹختے ہوئے چلا رہا تھا۔ سکندر شاہ کے ڈر سے گھر کے تمام لوگ ڈرے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

سکندر شاہ غلط الزام مت لگاؤ کاش ایسا ہوتا کہ اس لڑکی کو غائب کرنے میں ہمارا ہاتھ ہوتا مگر بد قسمتی سے ایسا نہیں ہے ایک آوارہ لڑکی کو اٹھا کر گھر لے آئے ہو اب کرو اس کا پیچھا پتہ نہیں کس عاشق کو ملنے گئی ہے۔۔۔

تانی کے باپ نے دو ہی جملوں میں سکندر شاہ کے جسم میں لگی ہوئی آگ کو مزید بھڑکا دیا تھا۔ وہ جو پہلے ہی منال کو کھو دینے کے ڈر سے پاگل ہو رہا تھا اس بات نے رہی صحیح کسر پوری کر دی!!

خبردار اگر میری بیوی کے لیے کوئی غلط جملہ بولا تو جان لے لوں گا آپ کی۔

بھول جاؤں گا کہ آپ رشتے میں اور عمر میں مجھ سے بڑے ہیں اور منال کو اپنی بیٹی تانی جیسا مت سمجھو۔ سب تمہاری بیٹی جیسی لوز کریکٹر نہیں ہے ۔۔آج سکندر شاہ نے بدلحاظی سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے۔۔

زبان سنبھال کے بات کر سکندر شاہ میری بیٹی پر کیچڑ مت اچھالنا میں برداشت نہیں کروں گا تانی کا باپ چلاتے ہوں سکندر شاہ کے گریبان کو پکڑ چکا تھا۔۔

واہ اپنی بیٹی کی بات آئی تو سننے میں برا لگ رہا ہے۔ پوچھیے اپنی بیٹی سے کہ بیک وقت میں اپنے فون سے کتنے عاشقوں سے بات کرتی ہے۔ سکندر شاہ نے تانی کے باپ کے ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے پیچھے کیا تھا۔۔

سکندر شاہ۔۔۔۔۔۔۔میں تیرا خون پی جاؤں گا میری بیٹی پر کیچڑ مت اچھال کمینے!!

چلاؤ جتنا چلا سکتے ہیں چلایئے مگر آپ کی بیٹی بدکردار تھی بدکار ہے اور اس

نے بدکردار ہی رہنا ہے!!

دادا جی کو اٹیک نہ آ جائے صرف ان کی خاطر میں نے اس لڑکی سے نکاح کر

لیا یہ سوچ کر کے شاید نکاح کے بعد یہ سدھر جائے گی اور چھوڑ دے گی!!

مگر نہیں کہتے ہیں نہ چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے اس سے

پوچھیے رات گئے تک یہ کتنے لڑکوں سے چیٹنگ کرتی ہے اور کس لیول کی

چیٹنگ کرتی پوچھیے نہ ذرا اپنی بیٹی سے سکندر شاہ بھی سرخ آنکھوں سے چلا

رہا تھا!!

سکندر شاہ اپنی بکواس بند کرو مجھ پر کیچڑ مت اچھالو میں کسی سے چیٹنگ نہیں

کرتی تم مجھ پر غلط الزام لگا رہے ہو اس منال کی خاطر تانی کے نہ تو الفاظ اس کا

ساتھ دے رہے تھے نہ اڑے ہوئے چہرے کے رنگ!!

!!ماشاءاللہ جو خود ایک الزام ہے اس پر سکندر شاہ کا الزام لگائے گا

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے یہ تمہارا فون میں نے ہیک کر رکھا ہے

!! شک تو مجھے ہمیشہ سے تم پر تھا مگر اب تو میرے پاس ثبوت ہے

جانتا تھا کہ نہ تو تم اپنی گناہوں کو تسلیم کرنے والی چیز ہو نہ تمہارے گھر والے

!!اس بات کو تسلیم کریں گے

ثبوت دکھانے کے لیے مجھے تم جیسا پنچ اور گھٹیا بننا پڑا سکندر شاہ نے اپنا فون

نکال کر لائیو پروف کے ساتھ سب کو شرمندہ ہونے پر مجبور کر دیا۔۔

تانی کی فاش گفتگو لڑکوں کے ساتھ کرتے ہوئے وائس میسجز اور چیٹنگ

دکھاتے ہوئے سکندر شاہ تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ موبائل بند کر کے اپنی

جیب میں رکھا تھا۔۔

تانی کا باپ گہر الود نظروں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھتے ہوئے وہیں کرسی پر

!!شرمندگی سے بیٹھ گیا تھا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

چلو مجھ پر تو تم نے الزامات ثابت کر دیے اب بتاؤ تمہاری محبت تمہاری وہ دو

ٹکے کی بیوی کس کے ساتھ بھاگی ہے اس کا بھی لائیو پروف دو!!

تانی کی آنکھوں میں نہ شرم تھی نہ حیا وہ اب بھی ہٹ دھرمی سے منال کو

ہی غلط بول رہی تھی!!

اسے کسی کے ساتھ بھاگنے کی ضرورت نہیں اور اس کا لائف پروف میں

ہوں اس کی ہر گواہی ہر ثبوت میں ہوں جس کو تم دو ٹکے کی بول رہی ہو تا ی

تم اس کی جوتی بننے کے لائق نہیں سکندر شاہ نے غصے سے آگے بڑھ کر اس

کے جبڑے کو پکڑ کر سختی سے کہا تو تانی کو لگا کہ آج تو سکندر شاہ نے اس کے

جبڑے کو توڑ ہی دینا ہے!!

مگر گھر والوں نے بیچ میں پڑھ کر سکندر شاہ کے ہاتھ سے بامشکل تانی کو

چھڑوایا سکندر شاہ تم میری بیٹی پر الزام لگا رہے ہو!

تمہیں شرم نہیں آتی بچپن سے لے کر وہ تمہارے نام پر بیٹھی رہی ہے تم

!!! نے یہ سلا دیا ہے میری بیٹی کی اتنی سال کی وفاؤں کا انتظار کا

تانی کی ماں اب بھی اپنی بیٹی کو غلط سمجھنے کو تیار نہ تھی۔ کون سی وفائیں نبھائی

!! ہیں آپ کی بیٹی نے

اتنے سالوں وہ بیٹھی رہی ہے مگر اپنے عیاشیوں میں وہ پوری طرح سے بزی

!! تھی۔ اگر اس کو وفا بولتے ہیں تو لعنت ہے ایسی وفا پر

! اور اب مجھے باتوں میں مزید مت الجھاؤ مجھے بتاؤ کہ منال کہاں ہے

اگر منال کو خروچ بھی ائی تو خدا کی قسم تم لوگوں کی جان لینے میں دیر نہیں

!! لگاؤں گا۔ سکندر شاہ واپس اپنے مدعے پر آتا ہوا دھڑا تھا

سکندر سائیں آپ کے کمرے کا دروازہ بند ہے۔ مگر میں باہر باغیچے کی صفائی

!! کر رہی تھی تو اوپر سے کسی کی مدھم سی آواز آ رہی تھی

مجھے لگتا ہے بی بی جی بلکنی میں بند ہو گئی ہیں نوکرانی نے آ کر سکندر شاہ کو بتایا

!! تھا

سکندر شاہ کا کمرہ ہمیشہ لاک رہتا تھا اس کے کمرے میں ہر کسی کو آنے جانے کی اجازت نہیں تھی اور سکندر شاہ کی بلکنی کا والا حصہ بغیچے والی سائیڈ پر تھا۔ جہاں پر لوگ کم آیا جائے کرتے تھے۔۔

کیونکہ اس بڑی سی حویلی میں دونوں جانب باغیچے تھے تو گھر کے زیادہ تر افراد لیفٹ سائیڈ والے بغیچے میں جاتے تھے تو اس لیے اس سائیڈ والا باغیچہ زیادہ تر ویران ہی رہتا تھا !!

جہاں پر نوکر صرف صفائی کرنے کے لیے پہنچتے آج بھی گھر کی ملازمہ وہاں پر صفائی کر رہی تھی اپنے مالی شوہر کے ساتھ جب اسے اوپر سے مدھم سی آواز محسوس ہوئی تھی !!

سکندر شاہ کی بالکنی میں شیشے لگا کر اسے بند کیا ہوا تھا اس لیے شاید تیز آواز نیچے پہنچ نہیں سکی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سکندر شاہ آدھی ادھوری بات سنتے ہی بھاگتا ہوا اپنے روم کی جانب گیا تھا اور روم کا دروازہ کھول کر جلدی سے اس نے بلکنی کا دروازہ کھولا!!

منال سامنے ہی ڈری سہمی سی کھڑی تھی۔۔۔ سکندر شاہ نے اسے بازو سے کھینچتے ہوئے اپنے مضبوط سینے سے لگا لیا پاؤں کا حصار سختی سے اس کے گرد باندھتے ہوئے زور سے سانس لی تھی!!

پاگل لڑکی کیسے تم بلکنی میں بند ہو گئی سکندر شاہ کو چند منٹوں میں تم نے مرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔ اس کے ماتھے پر لب رکھ کر محبت سے چومتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری تھی!!

سکندر میں جب اٹھی تو آپ کمرے میں نہیں تھے میں کمرے میں بور ہو رہی تھی۔۔۔ اور مجھے ڈر بھی لگ رہا تھا۔ تو میں بلکنی میں آ گئی مگر مجھے نہیں پتہ تھا کہ دروازہ اس طرف کھینچنے سے لاک ہو جائے گا!!

میں نے تو صرف بند کیا تھا وہ خود اتنی ڈری ہوئی تھی کہ سکندر شاہ کے سینے میں منہ چھپائے سسکیوں سے رونے لگی تھی !!

سکندر کی جان تم پر قربان منال خدا کے لیے دوبارہ ایسے مت کرنا۔اسے ایک گھنٹے میں سکندر شاہ ہزاروں موتیں مرا ہے تم میرے لیے بہت خاص ہو یہ تو مجھے پتہ تھا !!

مگر سکندر شاہ تمہارے بنا سانس نہیں لے پائے گا یہ مجھے نہیں پتہ تھا۔

احسان ہو گا تمہارا مجھ پر اپنا کا خیال رکھنا !!

Zubi Novels Zone

اپنے لیے نہیں میرے لیے سکندر شاہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کمرے تک لایا تھا !!

اس جاہل کو تم نے اپنے لیے پسند کیا ہے ؟؟ جس کو یہ نہیں پتہ کہ دروازہ اس طرف کھینچتے ہوئے لاک ہو جاتا ہے تانی پہلے سے ہی روم میں آکر کھڑی ہوئی تھی باقی افراد بھی آچکے تھے۔۔

۔تم اپنا منہ بندر کھو یہ جاہل تم پڑھی لکھی سے بہت زیادہ اچھی ہے اس کا کردار شیشے کی طرح شفاف ہے اور تم اتنی پڑھی لکھی ہو کہ تمہارا کردار ہی صاف نہیں ہے!!

تو کس منہ سے تم میری بیوی پر کیچڑ اچھال سکتی ہو اور مہربانی فرما کر یہاں سے سب تشریف لے جا سکتے ہیں!

میری بیوی کو اس وقت سکون کی ضرورت ہے!

سکندر کے روکھے سوکھے انداز پر ہر بندہ غصے سے روم سے جا چکا تھا!!

جب کہ تانی اب بھی وہی کھڑی تھی اسے آگ لگی ہوئی تھی یہ دیکھ کر کہ سکندر کتنی محبت سے اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹا رہا تھا!!

تمہاری کیا الگ سے عزت افزائی کروں تب جاؤ گی سکندر شاہ نے تانی کی جانب دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے سے کہا وہ منال کے سر کے نیچے تکیہ سیدھا کر کے رکھ رہا تھا!!

سکندر تم اس جتنا مجھ سے پیار کرو خدا کی قسم میں ویسی بن جاؤں گی جیسے تم چاہتے ہو!!

تانی نے ترسی ہوئی نظروں سے منال کی جانب دیکھا تھا سکندر کی آنکھوں میں منال کے لیے جتنی محبت تھی وہ لفظوں میں بیاں کرنے کی ضرورت نہیں تھی!!

دیکھنے والوں کو سکندر شاہ کی ہر انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ سکندر شاہ میں منال سے کتنا پیار کرتا ہے وہ!

سکندر شاہ جس نے آج تک خود اٹھ کر پانی کا گلاس نہیں پکڑا تھا وہ سکندر شاہ منال کے لیے ہر چیز آگے بڑھ کر خود سے کر لیتا تھا!

تانی ایسی ہی محبت تو ہمیشہ سے سکندر شاہ سے چاہتی تھی جو کہ اس سے کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ سکندر شاہ کی محبت کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تانی کب غلط رستوں پر چل پڑی یہ تو اسے خود بھی نہیں پتہ تھا!!

تانی چاہیے جیسی بھی تھی مگر یہ حقیقت تھی کہ تانی سکندر سے بہت پیار کرتی تھی سکندر کے پیار کو اس نے ہر شخص میں تلاش کیا اسی تلاش میں وہ بد کردار ثابت ہو گئی۔ مگر اسے سکندر شاہ کی محبت نصیب نہیں ہوئی تھی۔۔

اس جیسی محبت تو سکندر خود اپنے آپ سے بھی نہیں کرتا تھا۔ تو پھر میں تم سے کیسے کروں۔ اس سے محبت میں نے کی نہیں کی خدا نے میرے اندر خود سے پیدا کیے!

محبت ایک نیچرل جذبہ ہے جو کسی کے لیے بنایا نہیں جا سکتا یہاں سے جاؤ کیونکہ تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں ہے نہ محبت نہ عزت محبت تم سے مجھے کبھی بھی تھی نہیں اور عزت تم نے اپنے لیے کمائی ہی نہیں!!

سکندر کوشش تو کرو مجھے اپنے دل میں تھوڑی سی جگہ دے دو! اس کے قریب ہو کر اس کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے التجا کر رہی تھی!!

سکندر شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے خود اس سے دور رہنے کو کہا تھا!!

تانی مجھ سے دور رہو کراہت محسوس ہوتی ہے مجھے تم سے۔ میں کیسے تمہیں اپنے دل میں جگہ دوں تم میرے نکاح میں ہوتے ہوئے غیر مردوں سے رابطے میں رہتی رہی ہو!

یہ بات سوچ کر ہی میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔۔ کیسے تم پہلے اپنے باپ کی عزت کی دھجیاں اڑاتی رہی ہو اور اب میرے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی بے حیا بن کر غیر مردوں سے ساری ساری رات گپے مارتی رہی ہو!!

سکندر میں خود کو پوری طرح سے دل لوں گی!

اپنے اندر سے سب کچھ ختم کر کے کیا بدل لو گی؟

تانی چلی جاؤں میرے منہ سے کچھ ایسا مت بلوا لینا جس کا پچھتاوا تمہیں ساری زندگی رہیں!!

سکندر شاہ کی آنکھیں غصے کی شدت سے لال ہو رہی تھی!!

سکندر پلیز۔۔۔۔دفع ہو جاؤ تانی!!

اب کی بار سکندر شاہ چلایا تھا۔۔

تانی روتی ہوئی آنکھوں سے آنسوں صاف کرتی ہوئی روم سے جا چکی تھی!!

سکندر وہ آپ کی بیوی ہے پلیز آپ اس کے لیے اپنا دل تھوڑا سا نرم کر لیں

منال جو خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی تانی کے جانے کے بعد بولی تھی!!

منال تم ان سب معاملات سے دور رہو میں کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں کرتا تانی جو ڈیزو کرتی ہے اسے وہی مل رہا ہے! سکندر اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر پٹکھتے ہوئے تنے ہوئے چہرے سے بولا تھا!!

سکندر پلیز اور جس طرح سے آپ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ مجھے کہیں نہ کہیں لگ رہا تھا کہ میں اس کی گنہگار ہوں!؟

کیوں تمہیں کیوں ایسا لگتا ہے کہ تم اس کی گنہگار ہو؟؟

سکندر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے متلاشی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اگر میں آپ کی زندگی میں نہ ہوتی تو آپ تانی کو وہی مقام دیتے جو آج میرے پاس ہے!!

تم اپنا چھوٹا سا دماغ صرف مجھ پر مرکوز کر کے رکھا کرو تم صرف میرے بارے میں سوچا کرو۔ تم صرف مجھ سے محبت کیا کرو تمہارا اور کوئی کام نہیں!!

باقی سب کاموں کے لیے سکندر شاہ خود ہے اور میں سب کچھ میں ہینڈل کر لوں گا۔

میری جان اپنے باد ماغ سے یہ بات نکال دو کہ اگر تم نہ ہوتی پہلی بات کہ تم ہوتی اور تم ہو اور تم ہمیشہ رہو گے سکندر شاہ کی محبت ہو تو اور دوسری بات تانی کبھی میری زندگی میں وہ مقام حاصل نہیں کر سکتی جو تمہارے پاس ہے!!

اس کی وجہ یہ نہیں کہ تم میری زندگی میں ہو اس کی وجہ یہ کہ میں تانی کو بچپن سے جانتا ہوں سکندر شاہ اپنی عزت کے لیے جتنا پوزیسو ہے۔تانی اتنی ہی کردار کی کچی ہے!!

میرا اور تانی کا بے جوڑ رشتہ گھر والوں نے طے کیا میں نے پھر بھی گھر والوں کو بار بار کہا میں تانی سے پیار نہیں کرتا!!

میں نے تانی سے کئی بار کہا کہ میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا میں اس سے پیار نہیں کرتا میں نے اسے ہر بار صاف صاف بتایا تھا کہ میرا اور اس کا مزاج نہیں ملتا مگر اس کے باوجود بھی دادا جان اور گھر والوں کے دباؤ میں آکر میں نے تانی سے نکاح کر لیا کہ شاید تانی بدل جائے !!

مگر اب اس سے زیادہ نہیں میری بیوی کسی غیر مرد سے بات کرے یہ سکندر شاہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا !

میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ میری بیوی کے بال پر بھی کسی مت کی نظر پڑے اور یہاں تانی ساری ساری رات غیر مردوں سے بیٹھی ہوئی گپے مارتی رہتی ہے۔بیہودہ اور فاش کرتی ہے !!!

تمہیں پتہ ہے اگر یہ حرکت تم کرو تو میں تمہارے ٹکڑے کر دوں گا مگر تانی کو صرف میں نے سخت جملے بول کر چھوڑ دیا ہے !!

کیونکہ وہ میری نکاح میں ہے اور تم میری محبت ہو یہ فرق ہے تم دونوں میں۔ مرد جس عورت سے محبت پہ انتہا کرتا ہے تو جب وہ عورت اس کی محبت میں دغا بازی دکھائے تو مرد اس کے لیے سزا بھی کڑی تجویز کرتا ہے!!

جس دن میں آپ سے بے وفائی کروں خدا کرے سکندر وہ دن آخری ہو میرا اس دنیا میں۔ خدا کرے مجھے سانس ہی نہ آئے جب میں اپنے سکندر شاہ کی عزت میں دغا بازی کرنے کا سوچوں !!

Zubi Novels Zone

وہ بیڈ سے اٹھ کر دونوں ہاتھ سکندر کی کمر میں ڈالتے ہوئے اس کے سینے سے لگ گئی تھی سکندر شاہ نے بھی اپنی مضبوط بازوؤں کا دائرہ اس پر تنگ کرتے ہوئے اسے اپنی مضبوط محبت کا یقین دلایا تھا !!

لب اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے بوسہ دے کر سکندر شاہ نے عقیدت بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا جس کے پیار میں ہر دن کے ساتھ رنگتی جارہی تھی!!

•••••••••

سلطان بس کریں اور کتنا غصہ کریں گے۔اپ کیوں سکندر بھائی کی وجہ سے خود کو اتنی تکلیف دے رہے ہیں!!

روبی سلطان شاہ کو پانی کا گلاس تھماتے ہوئے بول رہے تھی۔روبی سلطان شاہ کی بیوی تھی دونوں کا ایک پیارا سا بیٹا تھا!!

روبی سلطان شاہ کی خالہ کی بیٹی تھی۔سلطان شاہ روبی کی لو میرج ہوئی تھی۔دونوں آپس میں کزن تھے اور سکول کے دور سے ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے!

بڑوں نے ان کا رشتہ طے کر دیا یوں ان کی لو میرج ارینج میں بدلتے ہوئے

!!شادی کے بندھن میں بند گئی

سلطان شاہ ویسے تو بہت سخت اور سفاک تھا مگر روبی سے بے انتہا محبت کرتا

!!تھا روبی کو اس نے اپنے ہاتھ کا چھالا بنا کے رکھا تھا

روبی کیسے غصہ نا کروں تم دیکھ نہیں رہی سکندر شاہ نے کیسے اس دو ٹکے کی

لڑکی کو لا کر ہمارے خاندان کی بہو بنا دیا اور اس لڑکی کی خاطر وہ اپنے بڑے

!!بھائی سے بد تمیزی پر اتر آتا ہے

یہ سب کچھ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا پانی کا گلاس پکڑ کر دو گھونٹ ہی

!!بھرے تھے اور سلطان شاہ نے واپس روبی کو پکڑا دیا

سلطان بس کرے سب کچھ وقت پر چھوڑ دیں اپنا موڈ ٹھیک کریں! میرا موڈ

ٹھیک ہے روبی جب تم میرے اتنے قریب کھڑی ہو تو سلطان شاہ کا موڈ

!! خراب کیسے رہ سکتا ہے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سلطان شاہ نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنی گود میں ہی بٹھالیا

!! تھا جو خود بیڈ پر پاؤں لٹکائے ہوئے بیٹھا تھا

میرا شہزادہ کہاں ہے؟

اس کے گال پر اپنا انگوٹھا رب کرتے ہوئے سلطان شاہ اس کی گردن پر جھک

!! کر بوسہ دیتے ہوئے سوال کر رہا تھا

! وہ اپنی دادی کے پاس جاکر سو گیا ہے

ہمم اس کا مطلب کہ آج مجھے پوری آزادی ہے کہ میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ

!! کھلے عام سلا سکتا ہوں

ورنہ تو میرا شہزادہ مجھ پر پہرے لگائے رکھتا ہے ابا جی ادھر منہ کر کے سوئیں

اور ابا جی ادھر مت دیکھیں وہ قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے روبی کو گھوما کر بیڈ پر

!! لٹاتے ہوئے خود اس کے اوپر جھکا تھا

تو پھر آپ کون سا مجھے بخش دیتے ہو سلطان۔۔ میرے شہزادے کو کون سا پتہ ہوتا ہے کہ اس کے سونے کے بعد اس کا ابا جان اپنی ساری کثریں پوری کر کے سوتا ہے!!

ایسے ہی تو نہیں میں نے آپ کا نام بے صبر ا سلطان رکھا ہے!!

ہاں روبی بے صبرا تو میں ہوں اور تمہیں دیکھ کر تو میں ضرورت زیادہ بے صبر ہو جاتا ہوں کیا کروں روبی تو نے سلطان کو خود کا گرویدہ بنا رکھا ہے!! عاشق ہوں تیرے حسن کا۔۔ تیرے حسن کے آگے سلطان کمزور پڑ جاتا ہے تجھے دیکھتے ہی سلطان بہک جاتا ہے وہ بھاری آواز سے اس پر جھکتے ہوئے جھکتا چلا گیا تھا!!!

اور ہمیشہ کی طرح روبی کو اپنی محبت کی شدتوں سے توڑتے ہوئے وہ اپنی منمانیاں کرتے جا رہا تھا!!

روبی سلطان کی شدتوں کو خوشی خوشی قبول کرتی تھی کیونکہ وہ سلطان سے بہت محبت کرتی تھی۔اور روبی سلطان کی کمزوری تھی اور اسی بات پر روبی کو بڑا ناز تھا !!

موہ اچھی طرح سے جانتی تھی کہ سلطان چاہے جیسے موڈ میں بھی ہو اس کے نزدیک آتے سلطان کے مظبوط عصاب جواب دینے لگتے ہیں اور وہ ہمیشہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ جیسے اس وقت وہ سب کچھ بھول کر روبی پر پوری طرح سے چھایا ہوا تھا۔۔۔۔

••••••••

سکندر میں ان سیڑھیوں پر نہیں چڑوں گی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے میں نے کہا۔ منال سکندر کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے نفی میں سر ہلا رہی تھی !!

منال کچھ نہیں ہو گا دیکھو سب لوگ کتنے آرام سے چڑھ کر جا رہے ہیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔

بس ایک بار پاؤں اٹھا کر سیڑھی کے اوپر رکھو اور ساتھ میں دوسرے پاؤں کو بھی رکھ لینا۔۔اور میں ہوں نہ تمہارے ساتھ!!

سکندر میں آج تک کبھی ایسی جگہ پر نہیں آئی آپ مجھے جہاں لے آئے ہیں۔۔سکندر آج منال کو شاپنگ کرنے کے لیے ایک بہت بڑے مال میں لے کر آیا تھا۔اور منال آٹو میٹک چلتی ہوئی سیڑھیوں کو دیکھ ڈر رہی تھی!!

نہیں سکندر میں نہیں پاؤں رکھ سکتی یہ کیسے ریل گاڑی کی طرح بھاگتی جارہی ہیں میں گر گئی تو میرے تو دانت ٹوٹ جانے ہیں وہ سکندر کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے!!

کوئی بات نہیں ہم دانت نہیں لگوا لیں گے سکندر شاہ کو اس کے ڈر پر پیار آرہا تھا!!

سکندر شاہ سمجھ چکا تھا کہ منال کسی صورت نہیں بیٹھے گی وہ پچھلے دس منٹ سے کھڑا ہوا اسے سمجھا رہا تھا اب آخری ہر با تھا جس کو سوچتے ہوئے اس نے پایا تکمیل تک بھی پہنچا دیا!!

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ایک ہی جھٹکے سے اس سے سیڑھیوں پر اپنے ساتھ کھڑا کر لیا تھا !!

وہ پہلے خود سیڑھیوں پر کھڑا ہو گیا اور جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ سیڑھیوں پر کھڑا کر لیا منال کی تو اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کے نیچے رہ گئی تھی وہ سکندر شاہ کے سینے میں سر چھپائے دیکھنے کو تیار نہیں تھی !!

اسے تو پتہ نہیں کیا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ہوائی جہاز پر بیٹھی ہو اور ہوائی جہاز کی چھت بھی نہ ہو بالکل کھلی فضا میں اڑ رہا ہو۔ سکندر شاہ کے لب مسکرا رہے تھے۔ اپنی ڈرپوک بیوی کو دیکھ کر !!

منال ہم مال میں ہیں اور قسم سے تم اتنی رومینٹک ہو رہی ہو کیا خیال ہے یہاں پر کمرے اویلیبل ہیں کہو تو روم بک کراؤں۔۔

سکندر آپ چپ کر جا مجھے ڈر لگ رہا ہے آپ کو کیا لگتا ہے میں جان بوجھ کر یہ سب کر رہی ہوں !!

منال نے اب بھی اس کے سینے سے سر نہیں اٹھایا تھا سکندر مسکراتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا !!

سکندر شاہ نے ایک بار بھی اسے غصے سے یا ڈانٹ کر نہیں کہا تھا کہ وہ لوگ مال کے اندر ہیں اور لوگ اسے دیکھ رہے ہیں سچ کہتے ہیں اگر ایک پیار کرنے والا ہم سفر ساتھ ہو تو عورت ہر جگہ خود کو باحفاظت اور پر سکون محسوس کرتی ہے !!

جیسے سکندر شاہ کے ساتھ اس وقت مال میں گھومتے ہوئے منال پر سکون ہو گئی تھی وہ اسے محسوس ہی نہیں ہونے دے رہا تھا کہ منال نے زندگی میں یہ سب کچھ پہلے نہیں دیکھا !!

سکندر نے دل کھول کر منال کو شاپنگ کروائی تھی بہتر سے بہترین ہر چیز دلوا کر اب وہ ریسٹورنٹ میں بیٹھ کر اس کی پسند کے حساب سے کھانا آرڈر کر چکا تھا !!

وہ اسے بڑے پیار سے دیکھ رہا تھا ایسے کیا دیکھ رہے ہیں سکندر مت دیکھیں مجھے خود پر شرمندگی ہونے لگتی ہے!!

دونوں ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھے ہوئے سکندر شاہ کب سے اسے دیکھ رہا تھا کہ منال نے شرما کر نظریں نیچے جھکا کر کہا!

ویسے منال تمہیں خود پر ناز کرنا چاہیے شرمندگی والی بات مجھے سمجھ نہیں آئی منال کی بات پر سکندر شاہ ناراض ہوا تھا سکندر ناز تو کرتی ہوں بہت ناز کرتی ہوں میرے خدا نے مجھے آپ کی صورت میں زندگی کی ہر خوشی دی ہے مگر جب آپ مجھے اتنی محبت سے دیکھتے ہیں تو کہیں نہ کہیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں آپ کے قابل نہیں ہوں!!

پتہ نہیں کیسے خدانے میری جھولی میں آپ کو ڈال دیا۔

منال جب اس بات پر تمہارا توکل ہے کہ خدانے مجھے تمہاری جھولی میں ڈالا

ہے تو پھر اس بات پر بھی یقین لے آؤ کہ تم ہی میرے لیے بنائی گئی تھی!!

اور ہمارا جوڑا آسمانوں پر بہت پہلے طے ہو چکا تھا!!

سکندر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اللہ تعالی کا کیسے شکر ادا کروں کہ خدانے

مجھے آپ کی قسمت میں لکھ دیا اور آپ کو میری قسمت میں!!!

ایک طریقہ ہے میرے پاس جس سے تم اللہ تعالی کی نظروں میں بہت اوپر

اٹھ جاؤ گی!!

سکندر کو شرارت سوجی تھی جی بتائیں کون سا طریقہ منال نے معصومیت

سے پوچھا ذرا سا دل بڑا کر کے اپنے شوہر پر محبت کی بارش برسانا شروع کر دو

تو اللہ تعالی تم پر بہت خوش ہو جائے گا!!

Zubi Novels Zone

منال سکندر شاہ کے شرارتی لبوں کو مسکراتے ہوئے دیکھ شرم سے نظریں جھکا گئی تھی!!

سکندر آپ کتنے بے شرم ہیں کہیں پر کچھ بھی کہہ دیتے ہیں!!

میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا بہت کنجوس ہو تم پیار کے معاملے میں بہت دن ہو گئے ہیں اب شادی کو تھوڑا سا تو میرا ابھی حق بنتا ہے کہ تم مجھ پر اپنی محبت واضح کرو!!

سکندر اس کے لیے آپ کافی ہیں مجھے اپنی محبت ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑھنے دیتے!!

تو ٹھیک ہے آج تو پھر میں ناراض ہو جاؤں گا اگر تم نے اپنی طرف سے پہل نہ کی تو!!

ایسے تو گزارا نہیں ہو گا وہ منال کا ہاتھ پکڑے ہوئے مدھم آواز سے بول رہا تھا اس آواز کو صرف منال ہی سن پا رہی تھی!!

منال شرم سے لال ہوتی ہوئی اپنا ہاتھ پیچھے کر گئی۔ سکندر شاہ نچلے ہونٹ کے کنارے کو دانتوں تلے دبا کر اپنی مسکراہٹ کو چھپا رہا تھا اتنے میں ویٹر کھانا لے کر آ گیا تھا۔۔اب تک سکندر شاہ نے منال کو جتنا جانا تھا اس نے تقریباً سارا کھانا منال کی پسند کے مطابق منگوایا تھا!! دونوں کھانا کھانے میں مصروف تھے ساتھ میں سکندر کی چھوٹی چھوٹی سر گوشیوں سے منال شرم سے لال ہوتی ہوئی اپنی مسکراہٹ کو چھپا رہی تھی!!

کیا حسین تھا یہ منظر کیا خوبصورت تھی جوڑی تھی سچ کہتے ہیں خدا کبھی بھی کسی پر مہربان ہو سکتا ہے!!

جیسے منال پر خدا مہربان ہوا تو اسے خدا نے سکندر شاہ کی قسمت میں لکھ دیا تھا کب سوچا تھا منال نے کہ اسے زندگی اتنی خوبصورت لگنے لگے کب سوچا تھا کہ اس کی مانگی ہوئی ساری دعائیں ایک بار میں ہی قبول ہو جائیں گے۔۔۔

epi 4 خدا مہربان••••••••••

مگر سائیں آپ کی جو پہلی بیوی ہے وہ مجھے اس گھر میں برداشت نہیں کرے گی اور اس کے غصے سے مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔

مسز سکندر شاہ وہ میری پہلی بیوی نہیں ہے تم میری پہلی بیوی ہو میں نے پہلے تم سے نکاح کیا۔اور تمہیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں ہر وقت تمہاری حفاظت کے لیے بے خوف زندگی جیو سکندر شاہ کی چھوٹی سی جان اس کے گرد باہوں کا نرمی سے حصار بنا رکھا تھا ...

کسی کی اتنی اوقات نہیں کہ تمہیں کچھ کہہ سکے اور ویسے بھی بہت جلد میں تمہیں یہاں سے لے کر اپنے ساتھ چلا جاؤں گا ...

میری پڑھائی ابھی مکمل نہیں ہوئی اور جب تک میں پڑھائی مکمل نہیں کر لیتا میں واپس حویلی نہیں آسکتا اور جب تک میں حویلی میں واپس نہیں آؤں گا تم میرے ساتھ ملک سے باہر رہو گی۔۔۔

اب اگر میری محبت پر مسز سکندر یقین آگیا ہو تو پلیز جا کر چینج کر لیجیے اتنی محبت اور مان سے تو کبھی کسی نے منال کو نہیں کہا تھا جس محبت اور احترام

سے سکندر شاہ بول رہا تھا... سائیں میں چینج کر کے کیا پہنوں میرے پاس تو
.... کپڑے نہیں نہ ہی آپ نے مجھے گھر سے اُٹھانے کا موقع دیا

میری معصوم محبت میں نے تمہاری ہر آسائش کا انتظام کر رکھا ہے تم پریشان
مت ہو... بس مجھے سکندر کہہ کر بلاؤ میں چاہتا ہوں کہ تم جب بھی اپنے لب
کھولو میرے نام کو بڑی محبت سے ادا کرو

اس کے ہاتھ کو نرمی سے پکڑتے ہوئے الماری کے پاس لایا تھا۔الماری کھولی
تو ایک سائیڈ پر ان گنت خوبصورت مہنگے ترین لباس رکھے ہوئے تھے۔
دوسری طرف کی الماری کھولی تو اس میں خوبصورت جولری رکھی ہوئے
تھی۔

نیچے والا حصہ کھولا جس کے اندر خوبصورت بے شمار جوتے رکھے ہوئے تھے
... وہ حیران تھی ہر چیز بالکل اس کے ناپ سے لی گئی تھی
اور ہر چیز اعلیٰ اور مہنگی تھی۔۔۔۔ یہاں تک کہ میک اپ کا اے ٹو زیڈ
سامان اس کی ڈریسنگ ٹیبل پر لگا دیا گیا تھا۔۔۔

...یہ سب کچھ اس نے کب کیا وہ حیران تھی

یہ سب چیزیں تانی کی موجودگی میں لا کر نوکروں نے رکھی تھی اور بے وقوف تانی یہ سمجھتی رہی تھی کہ سکندر شاہ یہ سب کچھ اس کے لیے کروا رہا ہے... کم عقل کو سائز دیکھ کر بھی اندازہ نہیں ہوا کہ یہ سب کچھ اس کے لیے نہیں آ رہا... کیونکہ یہ ڈریسز تانی پر بالکل فٹ نہیں ہو سکتیں تھے... تانی ماشاءاللہ سے کھاتی پیتی تگڑی جان تھی...اور یہ کپڑے بالکل زیرو فیگر پر ...فٹ ہونے والے تھے

میری جان اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے سکندر شاہ تو پہلے ہی تم پر فدا ہے اب اگر ایسے دیکھو گی تو سکندر شاہ کہیں دیوانہ ہی نہ ہو جائے... منال جو بار بار پلٹ کر اسے بہت محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ اس کی پشت پر اپنا مضبوط سینہ لگائے ہوئے بڑے پیار سے اس کے گرد بابوں کا حصار باندھے ہوئے اپنی ٹھوڑی اس کے کاندھے پر ٹکائے کھڑا ......تھا

سائیں آپ کو میرے جوتے اور کپڑوں کا ناپ کیسے پتہ تھا اور آپ نے یہ سب کچھ کب کیا.....

جس دن میں تمہارے ساتھ نکاح کر کے لوٹا تھا اسی دن تمہارے لیے میں نے شاپنگ کی تھی تاکہ مسز سکندر کو یہاں پر آکر کسی بھی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے...اور رہی بات ناپ کی تو جس آنکھ نے تم سے پہلی نظر میں محبت کی وہ آنکھ اتنا تجربہ تو رکھتی ہے کہ اس کے محبوب کو کیا ناپ ٹھیک آئے گا....آپ تو اس ناپ پر ہی حیران ہو گئی ہیں ابھی تو حیران کرنے کے لیے اور بہت کچھ ہے......

ایک پیکٹ الماری کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کے سکندر شاہ نے باہر نکالا اور منال کے ہاتھ میں تھما دیا تھا.....منال نے حیرانی سے اس پیکٹ کو دیکھتے ہوئے سکندر شاہ کی جانب دیکھا تھا۔

سکندر شاہ جواب بھی اس کے گرد حصار بنائے ہوئے اس کی پشت پر اپنا سینہ لگائے ہوئے کھڑا تھا..اس نے آنکھ کے اشارے سے اسے پیکٹ کھولنے کو

کہا دوسرے ہی لمحے وہ پیکٹ منال کے ہاتھ سے زمین پر گرا اور وہ بے اختیار ...پلٹ کر سکندر شاہ کے مضبوط سینے میں اپنا سر چھپا گئی تھی

کیونکہ پیکٹ میں جو سامان تھا اسے دیکھ کر وہ شرم سے لال سرخ پڑ چکی تھی اور اس شخص نے غلط نہیں کہا تھا کیونکہ پیکٹ کے اندر تمام سامان منال کے لیے پرفیکٹ سائز سے لیا گیا تھا.....اپنی بیوی کی شرم وحیا کو دیکھ کر سکندر ..شاہ کھل کر قہقہہ لگاتے ہوئے ہنسا تھا

یہ شخص کیا چیز ہے وہ سوچ کر حیران تھی جس نے صرف دور سے دیکھ کر منال کو نظروں کے آئینے میں اس طرح سے اتارا تھا کہ اسے بخوبی اندازہ تھا کہ منال کو کیا چیز پرفیکٹ فٹ آئے گی

وہ اس کے سینے میں سر چھپائے شرم سے تیز سانسیں لیے کھڑی تھی سکندر شاہ مسکراتے لبوں سے اس کے گرد باہوں کا حصار بنائے ہوئے کھڑا .....تھا

مقابل کے سینے سے اٹھتی ہوئی خوشبو منال کی سانسوں کے اندر اتر رہی تھی
سچ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو 70 ماؤں جتنا پیار کرتا ہے منال کی
ماں منال کے لیے ہمیشہ فکر مند رہتی تھی...
اور خدا نے اس کے لیے سکندر شاہ کو چنا تھا یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں
تھا کہ سکندر شاہ اتنا پیار کرے گا. منال نے تو کبھی اتنی اونچی ہستی کے خواب
بھی نہیں دیکھتی تھی مگر خدا نے سکندر شاہ کو منال کی زندگی کی حقیقت بنا کر
بھیج دیا تھا.
بے شک وہ رحمان ورحیم ہے بے شک وہ جس کے دل میں چاہے کسی کی بھی
محبت اُجاگر کر سکتا ہے..اور خدا نے کس کا رشتہ کس کے ساتھ جوڑا ہے اس
بات کو کوئی نہیں جان سکتا..
کہاں وہ محلوں میں رہنے والا شہزادہ اور کہاں وہ جھونپڑیوں میں پلی ہوئی ایک
عام سی لڑکی تھی۔ مگر خدا نے ان کا رشتہ عرشوں پر طے کر رکھا تھا.....

ایک خوبصورت ریڈ کلر کا ڈریس اتار کر خود اپنے ہاتھوں سے سکندر شاہ نے منال کو دیا تھا اور اسے تیار ہونے کو کہا منال اس کے خوبصورت باتھ روم میں جا کر فریش ہو رہی تھی ...

باتھ روم نہیں یہ تو پورا ایک کمرہ تھا جس کے اندر خوبصورت شیشے کی الماری بنی ہوئی تھی جس کے اندر بے شمار سکندر شاہ کے خوبصورت تھری پیس سوٹ لٹکے ہوئے صاف نظر آرہے تھے۔۔۔

ایک طرف خوبصورت اور مہنگا ٹاول سٹینڈر کھا ہوا تھا جس کے اوپر تین چار الگ الگ منفرد کلروں میں ناول لٹکائے ہوئے تھے۔۔

باتھ ٹب اپنی قیمت اپنی خوبصورتی سے بتا رہا تھا۔ گول پیالی نما باتھ ٹب جس کا کلر گرے تھا باتھ روم کی تمام چیزوں کا کلر تقریباً گرے تھا... منال نے آئیڈیا لگایا کہ سکندر شاہ کو گرے کلر کافی پسند تھا کیونکہ روم کے کلین روم کے پردے بھی اسی کلر کے تھے۔۔۔

یہاں تک کہ روم میں رکھے ہوئے صوفے بھی اسی کلر کے تھے... کنگ سائز بیڈ پر بچھی ہوئی چادر کو بھی پردوں کالین اور صوفوں سے ہی ملتی جلتی بیڈ شیٹ سے سجایا گیا تھا....

ہاتھ روم کا فرش ایسے تھا جیسے کوئی شیشہ جگمگا رہا ہو یک دیوار پر بہت بڑا مرر لگا ہوا تھا...... جس کے اندر آج پہلی بار منال نے خود کو سر سے پیر تک دیکھا اور وہ سوچ رہی تھی کہ اس میں ایسی کیا خاص بات تھی جو اس پر سکندر شاہ کی نظر آن رکی تھی... بے شک منال خوبصورت تھی مگر ایسی خوبصورتی بھی اس کے اندر نہیں تھی کہ سکندر شاہ جیسی ہستی اس پر مر مٹے...... سچ میں یہ قدرت کا کرشمہ تھا

یہ اس کی دعائیں تھی جو اس نے خدا کے سامنے روتے ہوئے ماہ رمضان میں مانگی تھی۔ خدا نے اس کی آزمائشیں ختم کر دیں خدا نے اس کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا تھا اے میرے خدا تیری تو ہی جانے وہ دل میں سوچتی ہوئی خوش ہو رہی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

منال نے اپنی زندگی میں اتنا خوبصورت باتھ روم کبھی نہیں دیکھا تھا وہ کہاں ایسی حویلیوں میں کبھی آئی تھی اس نے تو کبھی خواب میں یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسے باتھ روم کا تصور کر سکتی ہے.. جس کی قیمت کروڑوں میں تھی۔۔۔

کہاں وہ بیچاری ہینڈ پمپ چلانے والی سادہ سی لڑکی تھی اور کہاں یہاں پر سارا ٹچ سسٹم باتھ روم تھا..اب منال کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ اس نے شاور کہاں لینا ہے اور شاور کو کیسے چلانا ہے کافی دیر گزر جانے کے بعد سکندر شاہ کو خود سے اس بات کا احساس ہوا تھا کہ پتہ نہیں منال کو شاور وغیرہ چلانا آتا بھی ہو گا یا نہیں...اسی سوچ کے تحت وہ دروازے کے پاس آیا اور باتھ روم کے دروازے پر دستک دی منال جو ایک دیوار کے ساتھ چپ کر کے کھڑی ہوئی حیرانی سے پورے واش روم کو دیکھ رہی تھی وہ دستک پر ڈر گئی تھی۔۔۔

..جج..جی

منال تم ٹھیک ہو کوئی دقت تو نہیں اگر ہے تو مجھے بتاؤ میں آ کر شاور وغیرہ آن کر دوں گا۔

منال نے بنا بولے واش روم کا دروازہ کھولا تو منال اب بھی ویسے کی ویسے کھڑی تھی مطلب کہ اس سے واش روم کی کوئی چیز سمجھ میں نہیں آئی تھی۔
منال تم مجھے آواز دے دیتی یار اگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا تو وہ بڑے پیار سے بولا تھا۔

سائیں مجھے شرم آ رہی تھی آپ کیا سوچیں گے کہ میں اتنی کم عقل ہوں مجھے کچھ بھی کرنا نہیں آتا وہ نظر جھکائے شرمندہ ہو کر بولی
سائیں نہیں سکندر اور دوسری بات منال تمہیں مجھ سے شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ سکندر ہمیشہ ہر قدم پر تمہیں اپنے ساتھ کھڑا ہوا ملے گا اور یہ دنیاوی چیزیں ہیں ان کو سیکھنے کے لیے ہر کسی کو کسی نہ کسی کی ضرورت پڑتی ہے اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ادھر آؤ میں تمہیں سب بتاتا ہوں...

وہ پیار سے میں منال کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ہر چیز کو چلا کر اسے دکھا رہا تھا اور

...بہت ڈینیل سے سمجھا رہا تھا کہ منال کو سب کچھ منٹوں میں سمجھ آ گیا

کچھ دیر بعد منال فریش ہو کر سکندر کی پسند کا ڈریس پہنے ہوئے ناول سے

بالوں کو خشک کر کے باہر نکلی تھی سکندر شاہ کی نظریں اپنی بیوی پر پڑیں جو نہا

...کر اور بھی نکھر کر خوبصورت لگ رہی تھی

خوبصورتی ہمیشہ دیکھنے والے کی آنکھوں میں ہوتی ہے جیسے سکندر کی آنکھوں

میں منال کے لیے بے حد خوبصورتی تھی سکندر شاہ نے اپنی دلہن کو اپنے

.....ہاتھوں سے مدد کرتے ہوئے تیار کروایا تھا

وہ دلہن بن کر بے حد خوبصورت لگ رہی تھی سکندر شاہ نے اس کے ساتھ

اپنی شادی کی یادگار چند تصویریں بنائی تھی جن کو وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہتا

تھا ایک خوبصورت تصویر بناتے ہوئے اس نے اپنے موبائل سکرین پر وال

پیپر سیٹ کر دیا...اپنی جوڑی کو ڈریسنگ مرر میں دیکھ کر اس نے ماشاءاللہ

...پڑھا تھا

منال ہماری جوڑی خوبصورت ہے ناکاندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے سکندر شاہ
.....نے مرر میں دیکھتے ہوئے پوچھا
سائیں جوڑی کا تو نہیں پتہ مگر آپ بہت خوبصورت ہیں نظریں جھکائے منال
نے شرماتے ہوئے کہا۔ہماری جوڑی بہت خوبصورت ہے اور میں
خوبصورت نہیں تم مجھ سے زیادہ خوبصورت ہو میری آنکھوں سے دیکھو گی
تو اپنی خوبصورتی جان جاؤ گی مسز سکندر شاہ....وہ مسکراتے ہوئے اس کے
...ماتھے پر لب رکھ کر عقیدت سے مان بھرا بوسہ دے کر پیچھے ہوا تھا
منال میرا نام لو سائیں مجھ سے نہیں لیا جائے گا یہ میرا حکم ہے تمہارے لیے
سائیں نہیں میں کیسے آپ کا نام لے سکتی ہوں لینا پڑے گا میں کیا سمجھوں کہ
تم میرے حکم سے انکار کر رہی ہو نہیں سائیں میری ایسی جرات نہیں ہے کہ
میں آپ کو انکار سکوں

تو پھر لوان خوبصورت ہونٹوں سے میرا نام س.. سس.. سک.. سکندر....

سبحان اللہ کتنا خوبصورت ہے آج میرا نام تمہارے منہ سے سن کر سکندر شاہ

بہت

خوش ہو گیا تھا۔۔

منال کے منہ سے اپنا نام سن کر جس نے لفظوں کو توڑتے ہے اس کا نام مکمل

...کیا تھا

سکندر شاہ اس خوبصورت رات کو بہت محبت اور عزت کے ساتھ منال کو

اپنی زندگی میں شامل کر لیا یہ وہ خوبصورت رات تھی جو ہر لڑکی کا خواب

ہوتی ہے۔۔۔

اور منال کے اس خواب کو سکندر شاہ نے بڑے حسین انداز سے پورا کر دیا تھا

صبح کی پہلی کرن منال کے لیے خوشیاں ہی خوشیاں لے کر آئی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

آج سارے غم پیچھے رہ گئے تھے۔۔ وہ جو اپنی ماں کے جانے پر بہت افسردہ تھی اسے سکندر شاہ کی محبت نے اتنا مان دیا تھا کہ وہ اس غم کو بھی بھلانے لگی تھی.

صبح فجر کی نماز دونوں نے ایک ساتھ ادا کی اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا تھا سکندر شاہ نے اپنی محبت حاصل کر لی تھی وہ اس بات پر خوش ہو کر سجدہ ریز تھا

....

اور منال کو خدا نے سکندر شاہ کے روپ میں اتنا خوبصورت ہم سفر دیا تھا وہ اس بات پر خوش تھی۔ وہ خدا کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تھی کتنا خوبصورت ہے یہ منظر جب محبت نکاح کی صورت میں حلال ہو جائے۔۔۔ جس محبت کو لوگ گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ میں ڈھونڈتے ہیں اصل میں وہ محبت نکاح کے اندر موجود ہوتی ہے۔۔

جب دو لوگ نکاح کے مضبوط رشتے میں بندھتے ہیں تو اس کے اندر محبت بھی خدا اڈال دیتا ہے۔ مگر باشرط کہ دونوں کے دل خلوص سے بھرے ہوئے ہوں۔۔

تانی کو اس کی محبت اس لیے نہیں ملی کیونکہ تانی کی محبت میں ملاوٹ تھی تانی نے ہمیشہ سکندر پر زبردستی محبت مسلط کی تھی۔۔۔ بچپن سے وہ جانتی تھی کہ سکندر شاہ اسے اس نظر سے نہیں دیکھتا پھر بھی اس نے ہمیشہ سکندر شاہ کا پیچھا کیا۔۔۔

محبت زبردستی رشتہ جوڑنے کا نام نہیں ہوتا محبت تو وہ ہوتی ہے جو پہلی نظر میں ہی ہو جاتی ہے محبت وہ خوبصورت جذبہ ہے جس کو بنانا نہیں پڑتا جس کو خدا بنا کر آپ کے دل میں اتار دیتا ہے جیسے سکندر شاہ کے دل میں منال کی محبت خدا نے ڈال دی تھی۔۔

تانی کی محبت میں سکندر شاہ کے لیے وہ کسک نہیں تھی جو سکندر شاہ کی محبت میں منال کے لیے تھی۔اس لیے سکندر شاہ کو منال کی محبت حاصل تھی اور تانی کو سکندر شاہ حاصل ہو کر بھی لاحاصل رہا تھا۔

تانی بیٹا بس کرو اس طرح چیزیں توڑ پھوڑ کر تم کیا ثابت کرنا چاہتی ہو اب تو اس نے جو کرنا تھا وہ کر چکا ہے۔۔

صبر سے کام لو اور سوچو اس مسئلے کا حل تانی کی ماں تانی کو زبردستی پکڑ کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے پانی کا گلاس ہاتھ میں تھما رہی تھی۔۔۔

تانی پاگل ہو چکی تھی سکندر شاہ کی محبت کو یوں کسی اور پر برستے دیکھ کر وہ کمرے کا حشر نشر کر چکی تھی۔۔۔

نہیں پینا مجھے پانی۔۔۔اور مجھے صبر کرنے کو مت کہو۔۔۔کیسے سکندر شاہ اتنی آسانی سے میرے اوپر سوتن لے آیا ہے۔اور اس کی دیدہ دلیری دیکھو نہ اس

کی آنکھوں میں ڈر ہے نہ چہرے پر خوف کے تاثرات۔۔میں بچپن سے اس کی راہ تکتے تکتے جوانی کی دہلیز عبور کرنے لگی ہوں اور وہ آیا اور کتنی آسانی سے میرے مقابل دو ٹکے کی لڑکی کو لا کر کھڑا کر دیا۔۔

جس کی اوقات میرے گھر کی صفائی کرنے کی نہیں ہے وہ اس لڑکی کو میرے مقابل اپنی بیوی بنا کر لے آیا ہے اور آپ کہتی ہیں میں صبر کروں۔۔۔

وہ پانی کے گلاس کو فرش پر پھینکتے ہوئے پاگلوں کی طرح چیخ رہی تھی اپنے بال نوچ رہی تھی وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی سکندر شاہ کی بے وفائی کو۔۔

تانی ہوش کرو اس طرح خود کو اذیت دے کر کیا تم سکندر شاہ کے فیصلے کو بدل سکتی ہو اگر نہیں بدل سکتی تو پھر یوں پاگل بن کر خود پر تشدد مت کرو۔۔۔تانی اپنے منہ پر تھپڑ مار رہی تھی اور اس کی ماں اس کے اس پاگل پن کو روکنے کے لیے اس کے ہاتھ پکڑنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

ماں ایک کام کرو میرا گلا دبا دو مجھے مار دو ورنہ میں اس لڑکی کی جان لے لوں

گی ماردوں گی اسے۔۔میں نہیں برداشت کر سکتی وہ میرے کمرے میں میری جگہ میرے سکندر شاہ کی آغوش میں لیٹی ہے۔۔۔ماں کے گلے لگ کر وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی۔۔

تانی تھوڑا صبر تو رکھ تجھے کیا لگتا ہے کہ اتنی آسانی کے ساتھ میں اپنی بیٹی کی دنیا اجڑنے دوں گی ناگن ہوں میں ناگن میرا ڈسا تو پانی بھی نہیں مانگتا ایسا زہر گھولوں گی۔۔

اس لڑکی کی زندگی میں کہ تڑپ تڑپ کر مرے گی مگر اس کے لیے تھوڑا صبر رکھنا پڑے گا تجھے۔اس طرح بے قابو ہو کر تو میرے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو خراب کر رہی ہے۔۔۔۔

تانی کی ماں نے ہمیشہ کی طرح اپنی بیٹی کو غلط مشورہ دیتے ہوئے غلط ٹریک پر ڈال دیا تھا۔۔۔یہی تو غلط تربیت تھی تانی کی جو سکندر شاہ کو ہمیشہ زہر لگتی تھی جہاں سکندر شاہ رحم دل اور انصاف پسند تھا۔۔۔وہی تانی اس کے بر عکس سنگ دل بے رحم اور ناانصافی کرنے والوں میں سے تھی

جہاں سکندر شاہ کو دیکھ گھر کے نوکروں کی آنکھیں چمک اٹھتی تھی۔۔۔

سکندر بھائی سکندر بھائی کہتے ہوئے لوگوں کی زبانیں نہیں تھکتی تھی۔۔۔۔

وہیں تانی کو دیکھ کر نوکروں کے دلوں میں خوف کی لہریں اٹھتی تھی۔۔۔۔

دو سیکنڈ نہیں لگاتی تھی وہ لوگوں کو بعزتی کرنے میں گھر کے ملازموں کو تو جانوروں سے بھی بدتر سمجھتی تھی۔۔۔

اب ایسے دو لوگوں کا ملاپ انتہائی مشکل تھا دونوں ایک الگ پٹڑی پر چلنے والی دو ٹرینیں تھیں جو کبھی مزاج میں ایک ساتھ نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔تانی کی ماں کی پڑھائی ہوئی پٹیاں تانی کو اور بھی باغی بنا رہی تھی۔تانی نے اپنے آنسوں صاف کر لیے تھے اس لیے نہیں کہ اس نے صبر کر لیا۔بلکہ اس لیے کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ مل کر نہ جانے کون سی نئی سازش کو سرانجام دینے کا سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں چینج کرلوں تم بھی کرلواس کے بعد ناشتے کے لیے باہر ٹیبل چلتے ہیں۔

وہ جائے نماز سے نماز پڑھ کر بڑی محبت سے اس کا ہاتھ پکڑ کھڑا ہوا بول رہا تھا۔۔

سائیں میں باہر کیسے جاسکتی ہوں آپ نے دیکھا نہیں کل سب لوگ کتنے غصے میں تھے اور آپ کی بیگم تو مجھے مار ہی ڈالے کی اگر اس نے مجھے باہر دیکھ لیا تو۔۔۔کل کے ہوئے تمام واقعات کو منال اب تک اپنے ذہن سے نکال نہیں سکی تھی۔۔۔

پہلے تو مسز سکندر شاہ تم مجھے سائیں کہنا بند کرو۔۔مجھے سائیں میرے گھر کے ملازم بلاتے ہیں۔۔میں تو ان کو بھی ہمیشہ کہتا ہوں کہ مجھے میرے نام سے بلائیں میرے زیادہ تر ملازم مجھے سکندر بھائی کے نام سے بلاتے ہیں۔۔۔ اور تم یوں بار بار سائیں کہہ کر میرے حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہو۔۔ اچھی بیویاں اپنے شوہر کا حکم مانتی ہیں اور میرا حکم ہے کہ میری بیوی مجھے

میرے نام سے بلائے۔۔ تمہارے لبوں سے اپنا نام سننا مجھے کتنا اچھا لگتا ہے منال یہ میں تمہیں لفظوں میں بیان کر کے بتا نہیں سکتا۔۔

مجھے زندگی میں آج تک اپنا نام کبھی اتنا اچھا نہیں لگا جتنا کل رات تمہارے منہ سے سن کر لگا تھا۔۔اس کے نازک سے ہاتھ کو سکندر شاہ اپنے مضبوط ہاتھ میں تھامے ہوئے کھڑا بڑے محبت سے جملے ادا کر رہا تھا۔۔

اس کے ایک ایک جملے کو ادا کرنے کے بیچ میں ایک خوبصورت ٹھہراؤ تھا جو اس کی باتوں کو اور بھی خوبصورت اور سننے لائک بنا رہا تھا۔۔

وہ تو سکندر شاہ کی آنکھوں میں دیکھ کر ڈوبتی جا رہی تھی سکندر شاہ کی گہری نظروں میں منال کے لیے محبت ہی محبت تھی۔۔۔پیار ہی پیار تھا جس کا کوئی کنارہ نہیں تھا یا اس وقت منال کو نظر نہیں آ رہا تھا کیونکہ محبت کا بہاؤ بہت زیادہ تھا۔۔

سکندر شاہ کی جان ایسے مت دیکھو ورنہ سکندر شاہ پھر سے تمہاری ان خوبصورت آنکھوں میں کھو جائے گا اور ہم ناشتے کے لیے لیٹ ہو جائیں گے وہ منال کو اپنی طرف یوں دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔

وہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

اور کیا کہہ رہی تھی تم کہ میری بیگم تمہیں جان سے مار ڈالے گی تو پہلی بات کہ میری بیگم تم ہو میں تمہیں اپنی بیگم مانتا ہوں اور دوسری بات کسی کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ میرے ہوتے ہوئے تم پر انگلی اٹھا سکے۔۔۔

جان لینا تو دور کی بات ہے میں اس شخص کے حلق سے جان نکال لوں جو تمہاری جانب بری نظر ڈالے۔۔۔

میری جان سکندر شاہ کی بیوی ہو بہادر بنو اور سمجھو اپنی پاور کو میرے ہوتے ہوئے تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں اس کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا۔۔۔۔

سمجھ گئی۔۔۔۔جی۔۔۔ہائے صدقے جاؤں اس خوبصورت جی پر۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔سائیں۔۔نن نہیں۔۔۔سکندر میں آپ کے کپڑے نکال دوں۔۔۔جی نکال دیں۔۔۔۔کون سے نکالوں۔۔۔۔جو میری بیوی کو پسند ہو۔۔۔نہیں آپ کو پہننے ہیں تو آپ کی جو مرضی ہے میں وہی نکال دوں گی مجھے نہیں پتہ کہ بڑی حویلیوں کے لوگ موڈ کے مطابق کیسے کپڑے پہنتے ہیں۔۔۔

میری جان بڑے اور چھوٹے لوگ یہ باتیں چھوڑ دو منال تم میری ہو اور میں تمہارا ہوں یہ ہماری زندگی کی خوبصورت حقیقت ہے۔۔۔

اور رہی بات کپڑوں کی تو کپڑے موڈ کے نہیں جگہ کے حساب سے پہنے جاتے ہیں ہم جس طرح کی جگہ پر جاتے ہیں اس مناسبت سے کپڑے پہنے جاتے ہیں۔۔

جیسے کہ آج میں نے کہیں نہیں جانا تو گھر میں رہ کر میں کوئی کیجول سا شلوار قمیض پہنوں گا یا پھر ٹراؤزر شرٹ پہنوں گا۔۔۔

جب باہر جاؤں گا تو پھر اس حساب سے میں اپنی پیاری بیوی کو گائیڈ کر دوں گا اور اب سے روز تم میرے لیے کپڑے منتخب کیا کرو گی۔۔۔

اور میں تمہارے لیے کپڑے منتخب کروں گا جیسے کہ آج میں نے تمہارے لیے یہ والا ڈریس پسند کیا ہے۔۔۔

سکندر شاہ نے خوبصورت ڈریس الماری سے نکال کر اس کے سامنے کیا تھا نارمل پلازو کے اوپر خوبصورت شارٹ قمیض کے ساتھ بڑا ساڈیزائنر دوپٹہ تھا بلیک اور مسٹرڈ کلر کا پرنٹڈ سوٹ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنا ڈریس لے کر چینج کرنے چلی گئی۔۔۔ دونوں ریڈی ہو کر کھانے کی ٹیبل پر جانے لگے تھے مگر ڈر کے مارے منال کے قدم کمرے سے باہر نہیں اٹھ رہے تھے۔۔۔

سکندر شاہ نے اس کی گھبراہٹ کو سمجھتے ہوئے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے ہاتھ میں تھام کر آنکھیں بند کر کے کھولی اسے پر سکون رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

اسے جتایا تھا کہ وہ ہے اس کی حفاظت کرنے کے لیے۔۔۔ منال میری جان میرے ہوتے اتنا مت ڈرو سب ڈر سب خوف پیچھے چھوڑ دو اور میرے قدم

سے قدم ملا کر چلو ہر مصیبت کو تم تک پہنچنے کے لیے پہلے سکندر شاہ کا مقابلہ کرنا پڑے گا اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے پیار سے روم سے باہر ٹیبل تک لے جا رہا تھا۔۔خدا مہربان epi 5

سلطان۔۔۔ہاں جی۔۔۔۔۔سکندر نے یہ اچھا نہیں کیا ساری زمین ساری جائیداد تانی کی وجہ سے اس کے حصے میں آنی تھی مگر اس نے اپنی کم عقلی کی وجہ سے

سب کچھ داؤ پر لگا دیا ہے۔۔۔

سکندر شاہ کا باپ ہمیشہ سے جائیداد کے پیچھے بھاگنے والا شخص تھا جس کو روپے پیسے سے بہت محبت تھی۔اور اس وقت وہ اپنی زمینوں پر کھڑا ہوا اپنے بڑے بیٹے سلطان شاہ سے اپنا دکھ بتا رہا تھا۔۔

ابا جی جائیداد تو اب بھی سکندر کی ہی ہے تانی سے نکاح تو وہ کر چکا ہے۔۔تانی اسکی بیوی تو بن گئی ہے۔

مگر میرا بھائی اتنا سیدھا نہیں اس بات سے تو بھی واقف ہے۔جب تک اس کی بیٹی کو حق حقوق پیار سکندر شاہ نہیں دے گا وہ کبھی بھی اپنی جائیداد سکندر کے نام نہیں کرے گا۔۔اور جب تک وہ دو ٹکے کی لڑکی سکندر کی زندگی میں ہے وہ کبھی تانی کو قبول نہیں کرے گا۔

تو ابا جی آپ کے دماغ میں کوئی پلان ہے تو بتاؤ آپ کا بیٹا ہے اس پر عمل کرنے کے لیے سلطان اپنے باپ کا فرمانبردار بیٹا تھا۔۔۔

اس کے ہر جائز اور ناجائز کام میں دل کھول کر حصہ لیتا۔۔اس لیے وہ اپنے باپ کا بے حد لاڈلا بیٹا تھا۔۔

سکندر شاہ سے بھی اس کا باپ بہت پیار کرتا تھا مگر سکندر کا مزاج اپنے باپ بھائی تائے چچا دادا سے بہت مختلف تھا۔۔۔

سلطان شاہ پلان ابھی بنایا تو نہیں مگر بنانا پڑے گا۔ایک تو گھر کا ماحول خراب ہو گیا ہے اوپر سے ساری جائیداد ہاتھ سے نکل جائے گی۔۔تو ٹھیک ہے ابا جی

حکم کریں جو بولیں گے وہ ہو جائے گا وہ دونوں باپ بیٹے زمینوں پر کھڑے ہوئے ایک بھیانک پلان بنا رہے تھے۔۔

سکندر منال کا ہاتھ پکڑے ہوئے نہ ڈر انداز سے چلتا ہوا ٹیبل تک آیا تھا ٹیبل پر گھر کے تمام افراد پہلے سے ہی موجود تھے تانی اپنی موٹی تازی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے بیٹھی ہوئی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔اس نے کھا جانے والی نظروں سے سکندر اور منال کی جانب دیکھا تھا۔جو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے آرہے تھے۔۔ہاتھ تو سکندر نے پکڑ رکھا تھا منال تو اس کے ساتھ ساتھ چلتی ہوئی آرہی تھی ڈر سے منال تو آنکھیں بھی نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔

سکندر شاہ نے خود اپنی بیوی کے لیے کرسی کھینچتے ہوئے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔تانی جس نے آج تک سوائے غربت کے کچھ نہیں دیکھا تھا وہ اتنی عالی شان حویلی میں اتنے خوبصورت ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے جہاں گھبرا رہی

تھی وہی ارد گرد لوگوں کی نفرت بھری نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے ہوئے کپکپا رہی تھی۔۔۔

سکندر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے اس کو بٹھا دیا تھا ہر آنکھ ان کی جانب زہر آلود نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔

سکندر پر تو کسی کی آنکھوں کا خاک بھی اثر نہیں ہو رہا تھا مگر منال کے قدموں تلے سے زمین نکلی ہوئی تھی۔۔۔۔

سکندر اپنے ہاتھوں سے پلیٹ میں ناشتہ رکھتے ہوئے منال کو سرف کر رہا تھا۔ اب آگ لگانے والی بات تو یہ تھی کہ اس نے ایک ہی پلیٹ کے اندر اپنا اور منال کا ناشتہ ڈالا تھا۔۔۔

تانی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اٹھے اور اٹھ کر ایک ہی وار میں منال کی گردن کو اڑا دے۔۔۔

ویسے تو تانی جتنی موٹی تازی مرد نما لڑکی تھی اگر اس کا ایک تھپڑ ہی منال کو پڑ جاتا تو منال نے تو بے ہوش ہو جانا تھا۔۔۔ منال کانچ کی گڑیا کی مانند کمزور سی

لڑکی تھی مگر اس کے ساتھ جو سانڈ بیٹھا ہوا تھا اس کے ڈر سے تانی صرف اسے گھور سکتی تھی۔اس آگے نہیں جا سکتی تھی۔کیونکہ کل والا تھپڑ آج بھی تانی کی گال کو یاد تھا۔۔۔۔

سلطان شاہ نظریں نیچی رکھ سکندر شاہ ناشتہ کرتے ہوئے بنا اوپر دیکھے سلطان شاہ کی نظروں کو منال پر مرکوز پا کر سخت لہجے میں بولا تھا۔۔۔سب ایک دم سے حیران بھی ہوئے تھے سب نے چونک کر دیکھا کیونکہ سکندر شاہ تو اوپر دیکھ ہی نہیں رہا تھا تو پھر اسے کیسے پتہ۔۔۔۔سکندر بڑا بھائی ہوں تمہارا تمیز کے دائرے میں رہ کر بات کرو۔۔سلطان شاہ نے بھی اونچی آواز میں سرخ ہوتی آنکھوں سے جواب دیا۔۔۔۔

بڑے بھائی ہیں اسی لیے تمیز سے بول رہا ہوں اگر آپ کی جگہ کوئی اور منال کی جانب دیکھے تو خدا کی قسم آنکھیں نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دو مقابل کا لہجہ سلطان شاہ سے بھی زیادہ سخت تھا۔۔۔

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو سکندر شاہ۔۔نہ سلطان شاہ دھمکی نہیں دے رہا حقیقت سے آگاہ کر رہا ہوں۔۔کیونکہ ہماری نظریں جب بھی آپ کی بیوی کی جانب اٹھی وہ احترام کی نظر سے اٹھی ہم نے ہمیشہ آپ کی بیوی کو بھابھی جان کر رتبہ دیا ہے اور آپ سے بھی ہم یہی امید کرتے ہیں۔۔۔

تم اس دو ٹکے کی لڑکی کو میری خاندانی بیوی کے ساتھ ملا رہے ہو۔۔۔

سلطان شاہ میں نے کہا زبان کو لگام دو ورنہ میں ہر لحاظ بھول جاؤں گا کہ میرے سامنے کون ہے۔۔خبردار جو آج کے بعد میری بیوی کے لیے کوئی گھٹیا الفاظ استعمال کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔سلطان بھائی نے غلط بھی کیا کہہ دیا ہے یہ لڑکی دو ٹکے کی تو ہے۔۔اب تم اس کے عشق میں اندھے ہو چکے ہو تو اس میں ہمارا تو کوئی قصور نہیں۔تانی نے ناشتہ کرتے ہوئے جلدی آگ پر پٹرول دیا تھا۔۔۔تانی تمہاری جلن بالکل جائز ہے اور مجھے سمجھ میں آتی ہے اب میں اس کے عشق میں اندھا ہوں تو ہوں اور بہت

زیادہ اندھا ہو چکا ہوں کہ مجھے تم دکھائی نہیں دیتی تمہارے لیے جلنے کی نہیں ڈوب مرنے کی بات ہے۔۔۔۔

مگر تم ڈھیٹ ہو مرو گی نہیں۔۔۔اگر وہ تانی تھی تو وہ بھی سکندر شاہ تھا جو دوسروں کی باتوں سے نہ تو خود ڈپریشن میں جاتا تھا اور نہ غصہ سر پر حاوی کر کے اپنا نقصان کرتا تھا۔۔

اس نے دو ہی باتوں میں تانی کے تن بدن کو آگ لگا دی تھی۔۔

سکندر شاہ میری بیٹی کے ساتھ دوبارہ اس انداز سے بات مت کرنا میں برداشت نہیں کروں گا۔۔بیوی ہے وہ تمہاری اور آج سے میں اپنی بیٹی کے لیے تم سے اس کے جائز حقوق اور عزت کا مطالبہ کرتا ہوں تانی کا باپ ٹیبل پر غصے سے لال چہرہ لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔

یہ مطالبہ آپ مجھ سے نہیں کر سکتے یہ مطالبہ آپ کی بیٹی کرے اور پہلے خود کو میری بیوی بننے کے قابل کرے اس کے بعد یہ مطالبہ مجھ سے رکھیے گا۔۔

یہ تم کہہ رہے ہو سکندر شاہ میری بیٹی ہر لحاظ سے تمہارے قابل ہے۔

تم تو جا کر کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے لے آئے ہو۔ جب تم اسے اپنے ساتھ ہمارے مقابل لا کر بٹھا سکتے ہو تو میری بیٹی پر کیچڑ اچھالنے کی ضرورت نہیں۔۔

اگر آپ کی بیٹی اس لائق ہوتی تو پھر سکندر شاہ بہت پہلے آپ کی بیٹی کو اپنا چکا ہوتا۔ اگر آج آپ کی بیٹی کی جگہ منال میرے ساتھ بیٹھی ہے تو اس کا مطلب کہ منال میں وہ خاصیت ہے جو سکندر شاہ کے دل کو بھائے۔۔ اگر آپ کی بیٹی میں وہ گن ہوتے تو آج آپ سکندر شاہ کے سامنے اپنی بیٹی کے حقوق کے لیے یوں بھیک نہیں مانگ رہے ہوتے۔ سکندر شاہ بن مانگے ہی دے دیتا۔۔۔

سکندر شاہ میں اس لڑکی کے ٹکڑے کر دوں گا جس کی خاطر تم ہمیں ذلیل کر رہے ہو۔ یہ دو ٹکے کی لڑکی ہمارے کتوں کے پیٹ بھرنے کے کام آئے گی۔۔ سکندر شاہ کا بھائی سلطان شاہ جھپٹ کر منال کی جانب آیا۔ گھر میں

کہرام مچ گیا تھا۔جب سلطان شاہ نے چاکو نکال کر منال پر وار کیا۔منال کی زوردار چیخ سے پورا ڈائننگ روم گونج اٹھا تھا۔۔۔

سلطان شاہ۔۔۔۔۔آج تو نے حد پار کر دی ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔سکندر شاہ کی گرجدار آواز گونج اٹھی تھی۔۔۔سکندر شاہ کے ہاتھ نے منال پر ہونے والے وار کو روک لیا تھا۔۔

مگر سکندر شاہ کے مضبوط ہاتھ سے خون ٹپ ٹپ کر کے فرش پر گر کر بڑی تیزی سے لال کرتے جا رہا تھا۔۔۔

گھر کی عورتوں کے منہ سے چیخوں کی آوازوں سے پورا ڈائننگ روم گونج اٹھا تھا۔۔

منال بہت ڈر گئی تھی۔۔نظروں میں خون سماعت میں چیخوں کی آوازیں تھی۔۔گھبراہٹ اور کپکپی طاری ہونے کی وجہ سے منال سے اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے چاقو پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے سلطان شاہ کو سکندر نے دھکا دے کر پیچھے کر دیا تھا بیچ بچاؤ کرنے کے لیے سکندر شاہ اور سلطان شاہ کا باپ اور ان کا دادا آگے بڑھ چکے تھے۔۔ مگر سکندر شاہ اور سلطان شاہ آج ایک دوسرے کو مارنے مرانے پر تل گئے تھے۔۔۔

سکندر شاہ نے منال کی حالت کو دیکھا جو پینے سے بھیگتے ہوئے لرزتے وجود کے ساتھ اس کی قمیض کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی۔۔۔

سکندر شاہ نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔۔۔

اسے نہیں تھی پرواہ کے یہاں پر کتنے لوگ کھڑے ہیں اور کیا سوچیں گے۔۔اسے پرواہ تھی۔۔۔اسے فکر تھی تو اس بات کی وہ اپنی بیوی کو تحفظ نہیں دے سکا اس کے ہوتے ہوئے اس کی بیوی اتنی ڈری اور سہمی ہوئی ہے۔۔۔ سلطان شاہ انتظار کرنا میرا۔۔۔ واپس آکر میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ آج کے بعد تم ایسی حرکت کرنے کے بعد سوچو گے بھی نہیں۔۔۔

صرف بڑا بھائی ہونے کی وجہ سے تمہیں بہت عزت دے لی میں نے۔ مگر تم اس عزت کے لائق نہیں سکندر شاہ لفظوں کو پیستے ہوئے انگلی کو دکھا کر منال کو لیے کمرے کی جانب جا رہا تھا۔ منال کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔

میں تو چاہتا ہوں کہ تو یہاں رک اور بتا کیا اکھاڑ سکتا ہے۔۔ اس دو ٹکے کی لڑکی کے لیے تو نے خود کا اتنا خون ضائع کر دیا ہے۔۔۔ سلطان شاہ چاہے جتنا مرضی ناراض ہوئے مگر سکندر شاہ کا خون بہنے کی وجہ سے سلطان شاہ کے دل کو بہت تکلیف ہوئی تھی وہ اس لڑکی کو تکلیف پہنچانا چاہتا تھا سکندر شاہ کو نہیں۔۔۔

شکر کرو کہ میرا خون بہا ہے اگر ضرب میری بیوی کو لگتی تو خدا کی قسم اب تک یہاں پر میں بھی خون کی ندیاں بہا دیتا۔۔۔ شریف ہوں ضرور ہوں۔۔ مگر یہ مت بھولو کہ میں بھی اسی بے رحم سفاک خاندان کا خون ہوں۔۔ جو کسی کی جان لینے سے پہلے سوچتے تک نہیں۔۔

Zubi Novels Zone

۔نہ تو مجھے ہتھیاروں سے ڈر لگتا ہے نہ خون سے۔۔نہ لڑائی جھگڑوں سے اگر شریف بن کر رہتا ہوں تو شرافت میں رہنے دو۔۔۔

کیونکہ جب شریف اپنے آپے سے باہر ہوتا ہے تو ہزاروں بدمعاشوں سے بھی سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔

سکندر چپ کر کے تو اس لڑکی کو لے کے یہاں سے جا۔۔۔اور سلطان تو اپنے کمرے میں جاؤ۔۔دونوں کے دادے نے گرجتے ہوئے معاملہ ٹھنڈا کرنے کو کہا تھا۔۔۔

کیا سلطان بھائی۔۔۔آپ کا وار کیسے چونک کیا جب گھر میں اتنا تماشہ لگ ہی گیا تھا تو یہ چاکو اس کمپنی کے سینے میں گھونپ کر اس کام تمام کر دیتے کم سے کم یہ مصیبت تو ہمارے سر سے ٹل جاتی۔۔۔

تانی کی آواز پر سکندر شاہ نے لال سرخ آنکھوں سے تنے ہوئے چہرے کے ساتھ پلٹ کر تانی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو اس کے اوپر وار کرے میں اس کا کلیجہ چیر کر نکال لوں گا۔۔تانی تم سب کو اکسانا بند کرو۔۔۔سکندر شاہ چلایا۔۔تم میرے دل میں نہ تو پہلے کبھی جگہ بنا سکی تھی نہ اب بنا سکو گی۔مجھے نہ تم کل پسند تھی نہ آج پسند ہو۔۔۔

میرے لیے تم کل بھی گھر کا ایک بیکار سامان تھی اور آج بھی بیکار ہو میں کل بھی تم پر لعنت بھیجتا تھا میں آج بھی تم پر لعنت بھیجتا ہوں۔۔۔۔سکندر شاہ کے دل پر صرف منال راج کرے گی اور یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لو اور آئندہ اس کی طرف انگلی اٹھانے سے پہلے سوچ لینا سکندر شاہ اس کی طرف اٹھنے والی انگلی کو جڑ سے اکھاڑ دے گا۔۔۔۔

سکندر شاہ نے اتنے زور سے چیختے ہوئے الفاظوں کو ادا کیا کہ لوگوں کے کانوں کے پردے پھٹنے والے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

سکندر شاہ منال کو لے کر تیزی سے اپنے روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔روم کے اندر آتے ہی سکندر نے زور سے لات مارتے ہوئے دروازہ بند کر دیا۔۔

دروازے کی آواز سے ڈر کر منال کے منہ سے چیخ نکلی تھی سکندر شاہ نے بنا اپنے ہاتھ پر ہوئے زخم کی پرواہ کیے منال کو اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔۔

سکندر شاہ کی جان ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے سکندر ہے تمہاری حفاظت کے لیے تم یوں ڈر کر میری توہین کروا رہی ہو۔۔۔

تمہیں کیا بھروسہ نہیں ہے اپنے سکندر پر اس کے ماتھے پر لب رکھ کر چومتے ہوئے سکندر شان بڑی محبت سے لفظوں کو پیستے ہوئے الفاظ اس کے کانوں کی سماعت میں ڈالے تھے۔۔۔

س۔۔۔س۔۔۔سک۔۔۔سکندر یہ مجھے ماردیں گے دیکھ لینا یہ مجھے ماردیں گے

یہ مجھے مارے بنا سکون سے نہیں بیٹھیں گے۔۔

آپ کب تک مجھے بچائیں گے وہ روتے ہوئے سکندر شاہ کے سینے میں سر چھپائے ہوئے تھی۔اپنے دونوں ہاتھ سکندر شاہ کے گرد لیٹے ہوئے کسی مضبوط سائبان کی طرح اسے پکڑے ہوئے تھی۔۔۔

کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا منال تمہیں اتنا ہی بھروسہ ہے مجھ پر۔ تمہیں ایسا لگتا ہے کہ میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکتا میرے ہوتے کوئی میری بیوی کی جان لے لے گا اور سکندر شاہ سکون کی سانسیں لیتا رہے گا۔۔۔

میں بہت جلد اپنی جان کو یہاں سے لے جاؤں گا ان لوگوں سے دور اس ملک سے دور جہاں پر ان کی پرچھائی بھی نہ پہنچ سکے بس مجھے تھوڑا سا وقت دو میں تمہارے کاغذات ریڈی کروالوں۔۔۔

جھک کر محبت کی ایک مہر اس کی گال پر ثبت کرتے ہوئے اسے اپنے لمس سے پرسکون کیا۔۔ سکندر۔۔۔۔جی۔۔۔آپ مجھے گھر میں اکیلا مت چھوڑ کر جائیے گا اور آپ جہاں بھی جائیں مجھے ساتھ لے جائیے گا۔۔

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے ان سب لوگوں سے۔۔۔۔جہاں بھی جاؤں گا اپنی جان کو ساتھ لے کر جاؤں گا مگر پلیز رونا بند کرو تمہارا رونا سکندر شاہ کے دل کو بہت تکلیف دے رہا سکندر شاہ تمہاری آنکھوں میں خوشیوں کے رنگ دیکھنا چاہتا ہے آنسوؤں کی اداسی نہیں۔۔جھک کر اس کی پلکوں سے عقیدت کے ساتھ آنسوں چنتے ہوئے اسے لیے بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

اوئی ماں۔۔۔آپ کے ہاتھ سے کتنا خون نکل رہا ہے۔منہ پر ہاتھ رکھ کر رو دینے والی آواز سے بولی۔۔۔

کیا کہا اوئی ماں۔۔۔۔پھر سے کہو سکندر شاہ بنا اپنے ہاتھ سے گرتے ہوئے خون کے قطروں کی پرواہ کیے اس کی بات پر ہنس رہا تھا۔۔کیا سکندر آپ کو ہنسی سوجھ رہی ہے آپ کا کتنا خون نکل رہا ہے میں اس کو کیسے روکوں جلدی بتائیں۔۔۔۔

وہ سامنے باکس رکھا ہے لا کر میرے ہاتھ کی ڈریسنگ کر دو اور رہی خون ضائع ہونے کی بات تو اب مجھے دن رات خون بنانے والی مشین مل چکی ہے تو

اتنے سے خون سے سکندر شاہ کا کوئی نقصان نہیں ہو گا۔۔ سکندر شاہ کے شرارتی لب مسکرا رہے تھے۔۔۔

مطلب آپ کے پاس خون بنانے والی مشین ہے وہ حیرانی سے دیکھتے ہوئے سکندر شاہ کی بات کو سچ سمجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

ہاں میرے پاس خون بنانے کی مشین ہے جس سے میں جب چاہوں جتنا چاہوں خون بنا سکتا ہوں۔۔ مقابل کی آنکھیں شرارت سے چمک رہی تھی۔۔۔

ہائے اللہ سکندر امیر لوگوں کے پاس کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں اس کا مطلب آپ کا جتنا خون ضائع ہوا ہے آپ وہ سب دوبارہ سے اپنے اندر ڈال لیں گے۔۔۔

بچپن سے چھوٹی چھوٹی آسائشوں کے لیے کرتی ہوئی منال جس نے زندگی میں کبھی قیمتی آسائشیں نہیں دیکھی تھی۔۔۔

جس نے کبھی نئے کپڑے خود سے لے کر نہیں پہنے تھے۔۔۔ جسے نہیں پتہ تھا کہ بازاروں میں کیا کیا چیزیں ہیں۔۔۔ وہ پاگل آج سکندر شاہ کے مزاق کو سچ سمجھ رہی تھی اور اس کی معصومیت پر سکندر شاہ کا دل قربان ہونے کو کر رہا تھا سکندر شاہ کے مضبوط دل کے اندر منال کی محبت کی ندیاں ایک دوسرے سے ٹکرا کر طوفان برپا کیے ہوئے تھے۔۔۔

جس طوفان کو سکندر شاہ نے بڑی مشکل سے باندھ لگا رکھے تھے۔۔۔ سکندر شاہ عمر میں بھی منال سے کافی سال بڑا تھا۔۔۔

منال بامشکل 17 سال کی تھی۔اور سکندر شاہ ایک بھرپور مرد تھا۔ جس نے شادی جان بوجھ کر لیٹ کی تھی تانی سے جان چھڑوانے کے لیے جو کہ اب بھی نہیں چھوٹ سکی تھی۔۔

وہ سکندر شاہ کے سامنے ایک نازک سی ڈالی تھی اور سکندر شاہ ایک بھاری درخت۔۔ وہ منال کو کسی پھول کی مانند سنبھال کر اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتارنا

چاہتا تھا۔۔

اس نے اپنی خوبصورت رات میں بھی منال کو ٹوٹنے سے بچانے کے لیے اپنے جذباتوں پر پہرے لگاتے ہوئے اپنی محبت کی بارش میں اس کو بھگویا تھا۔۔۔

مگر اب وہ نادان لڑکی سکندر شاہ کے دل کو اکسا رہی تھی منمانیاں کرنے پر۔۔۔۔منال۔۔۔۔جی۔۔۔

ہمیشہ اتنی ہی معصوم اور پیاری رہنا سکندر شاہ کو عشق ہے تمہاری معصومیت سے۔۔۔

آپ میرے ساتھ ہر وقت ایسی باتیں نہ کیا کریں مجھے شرم آتی ہے اور تھوڑی دیر کے لیے چپ کر جائیں مجھے آپ کی پٹی کرنی ہے۔۔۔

ہائے قربان سکندر شاہ تمہاری شرم پر سکندر شاہ کیا کرے تمہارے سامنے آتے ہی سکندر شاہ کا دل اپنی منمانیوں پر اتر آتا ہے۔۔۔

میں اس کو سمجھاتا ہوں کہ مت تنگ کیا کرو میری جان کو۔ مگر وہ میری سنتا ہی نہیں ہے۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا اور محبت کے جنون میں کچھ گستاخیاں کرتے ہوئے اسے حیا سے لال کر گیا۔۔۔خدا مہربان

epi 6

سکندر!!

سکندر!!

ہوں!!

مجھے اٹھنے دیں!!

کیوں!!

سکندر گہری نیند میں سویا ہوا تھا جب اس کی سماعت سے منال کی آواز ٹکرائی۔۔

مجھے سانس نہیں آرہا بہت بھاری ہیں

منال کی من منائی ہوئی آواز سن کر سکندر شاہ کے لب نیند میں مسکرائے تھے۔۔

سکندر شاہ اپنی محبت میں اس سے خود میں سمیٹتے ہوئے کب گہری نیند میں چلا گیا اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا۔۔۔اس کی آنکھ تو تب کھلی جب منال نے اسے آواز دی۔۔

وہ منال کے اوپر اپنی بھاری جسامت لیے براجمان تھا۔۔پورے پورے حق سے منال کے اوپر لیٹا ہوا تھا۔۔

سکندر کے لمبے چوڑے بھاری وجود کے نیچے کانچ کی گڑیا جیسی منال کو سانس تک نہیں آ رہی تھی۔سانس رکنے سے منال کی گہری نیند میں آنکھ کھل گئی۔۔

سکندر شاہ: یہ تو غلط بات ہے اپنے شوہر کو اتنی گہری نیند سے اٹھا کر آپ اسے خود سے دور کرنے کی بات کرتے ہیں سکندر جو اس پر براجمان ہو کر لیٹا تھا

سائیڈ پر ہوتے ہوئے مسکرایا اس کی انکھوں میں نیند کی خماری سے لال ڈورے پڑ چکے تھے جو اس کی آنکھوں کو اور بھی پر کشش بنا رہے تھے۔۔

بے اختیار منال نے اپنا نازک سا ہاتھ اٹھا کر سکندر کے گال پر رکھتے ہوئے بڑی محبت اور حسرت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ اتنا خوبصورت شخص اس سے اتنا پیار کرتا ہے۔۔۔ایک ایسا شخص جس کا منال کبھی خواب بھی نہیں دیکھ سکتی تھی وہ زندگی کی حقیقت بن کر اس کے اتنے قریب تھا۔۔۔

سکندر شاہ کی جان ایسے دیکھ کر اب تم مجھے گستاخیوں پر اکسا رہی ہو۔۔

کیوں میں آپ کی طرف دیکھ نہیں سکتی۔۔۔کہتے ہوئے منال کی آنکھوں سے پیار کی تیز لہریں نکل کر سکندر شاہ کی نظروں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

سکندر شاہ کے خوبصورت لب مسکرائے تھے اس کانچ کی گڑیا کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کے رنگ دیکھ کر۔۔

میری جان دیکھ سکتی ہو!!

!!چھوء ہو سکتی ہو

!!چوم سکتی ہو

سکندر۔۔۔

جی سکندر شاہ کی جان۔۔۔

آپ مجھے یہاں سے اٹھنے دیں۔۔وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے کچھ دیر کے لیے سکندر شاہ کی محبت بھری گہری نظروں سے بچ کر واش روم میں جا کر بند ہونا چاہتی تھی۔۔۔

وہ جو اس کے اوپر چہرہ جھکائے گہری نظروں سے اس کے خوبصورت چہرے سے دلکش سراپے تک دیکھ رہا تھا اس کی نظروں سے گھبراتے ہوئے منال نے جانے کیا کہا۔۔

!!جانے سے پہلے مسز سکندر شاہ میرا کرتا واپس کرنا پڑے گا

سکندر شاہ شرارتی لبوں سے مسکراتے ہوئے دلکش انداز سے دیکھ رہا تھا۔۔

سکندر دے دوں گی مجھے واش روم میں تو جانے دے۔۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سکندر شاہ کی جانب دیکھتے ہوئے گھبرا کر اس نے اپنے گلے کے پاس سے کرتے کو مٹھیوں میں زور سے پکڑا ہوا تھا

نہیں میرا کرتا مجھے ابھی چاہیے۔ سکندر شاہ کا لہجہ شوخ اور شرارتی ہوا تھا ہاتھ اس کے اوپر سے گزار کر رکھے ہوئے ایک کوہنی پر سر ٹکائے شرارتی نظروں سے دیکھ مسکرا رہا تھا۔۔

سکندر پلیز بے شرمی مت کریں نا میں آپ کو ایسے کرتا واپس کیسے کر سکتی ہوں!!

وہ اپنی پیور گاؤں والی زبان میں یہ کہتے ہوئے اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ سکندر شاہ کا دل کر رہا تھا کہ اپنا دل چیر کر منال کو اس کے اندر رکھ لے۔۔۔ کیونکہ اتنی معصوم چیز دنیا میں رکھنے والی تو نا تھی سکندر شاہ کی جان تمہیں بے شرمی سے نہیں دیکھو تو کس کو دیکھوں!! تمہیں دیکھ کر ہی تو سکندر شاہ کو پتہ چلا ہے کس کے اندر بے شرمی کا مادہ کافی زیادہ ہے

وہ مسکراتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا اور لبوں کے محبت بھرے لمس چھوڑتے ہوئے چہرہ اوپر کر کے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

سکندر پلیز مجھے جانے دیں نہ میں اپنے کپڑے پہن کر آپ کے کپڑے واپس کر دوں گی اللہ جی کا پکا والا وعدہ۔۔

ہائے سکندر شاہ تمہارے اللہ جی کے پکے وعدے پر قربان جائے۔۔

مگر مجھے میرا کرتا ابھی چاہیے ویسے بھی کسی کی چیز ایمانداری سے واپس کرنا ایک نیک عمل ہوتا ہے۔۔۔

سکندر شاہ اس کے گھبرائے معصوم چہرے کو دیکھ اس پر فدا ہوئے جا رہا تھا اس کی گہری گھنی مڑی ہوئی پلکیں شرما کر جب اس کی خوبصورت آنکھوں کو چھپاتی تو کیا دلکش نظارہ بن جاتا تھا۔۔۔اس نظارے کو دیکھ سکندر شاہ کا منال پر اپنی محبت برسانے کو دل کرتا۔۔۔جس کو ہر بار وہ سختی سے روک لیتا تھا۔۔۔

کانچ کے جیسی نازک منال کو سکندر شاہ بڑی محبت سے اور نرمی سے اپنے سخت جذباتوں کو روک کر محبت سے اپنے اندر سمیٹتا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ منال ابھی کم سن ہے۔اور وہ بے حد سمجھدار تھا جو اپنی کمسن بیوی پر اپنی سخت محبت کو برسا کر تشدد کی صورت اختیار نہیں کروانا چاہتا تھا۔۔وہ چاہتا تھا منال اس کی شدتوں سے پیار کرے نفرت نہیں۔۔۔

اس کے ریشمی بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے اس کے صاف شفاف چہرے کو بڑے پیار سے دیکھ رہا تھا۔۔

جہاں نہ تو کوئی جھوٹ تھا نہ فریب نہ کوئی دغا بازی اس کا دھیان تانی کی جانب گیا تھا۔۔۔

اور اس کا چہرہ بے اختیار غصے سے تن گیا جس کو منال نے بھی بخوبی دیکھا تھا۔۔۔

سکندر آپ اس طرح سے ناراض مت ہوں میں دے دیتی ہوں آپ کا کرتا

وہ سکندر کے چہرے کے بدلے ہوئے رنگ کو یہ سمجھ بیٹھی تھی کہ سکندر اس کے کرتے کو واپس نہ دینے پر ناراض ہو گیا ہے

اس سے زیادہ بھلا معصومیت کیا ہو گی کہ وہ اپنی شرم وحیا میں بھی اپنے شوہر کے چہرے پر ناراضگی نہ دیکھتے ہوئے اٹھ کر کرتا اتارنے لگی تھی

شرم کی شدت نے زور پکڑا تو آنسوں بے اختیار اس کے گالوں سے پھسل آئے تھے۔۔۔

!! کیا کر رہی ہو منال میں نے تو مزاق میں کہا تھا کہ تم یہ کرتا اتارو

منال نے جو تھوڑا سا اوپر کرتا کیا تھا۔

سکندر شاہ نے جلدی سے نیچے کر دیا سکندر شاہ ایک سمجھدار دنیا بھرنے والا مرد تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ منال صرف اس کی ناراضگی کے ڈر سے یہ کرتا اتار کر دے رہی ہے ورنہ جتنی شرم وحیا پچھلے دو دنوں سے سکندر شاہ نے اس کے اندر دیکھی تھی یہ کرنا منال کے لیے جلتے کوئلوں سے گزرنے سے کم نہ تھا۔۔

سکندر مجھے لگا کہ آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں اپنے کرتے کے لیے۔۔۔

وہ روتے ہوئے سکندر شاہ کے کاندھے پر اپنا سر رکھ گئی۔۔ پاگل لڑکی سکندر شاہ تو اپنا دل تمہارے حوالے کر چکا ہے اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اپنے گھٹیا سے کرتے کے لیے تمہاری آنکھوں میں آئے انسوں کا سبب بنوں گا

!! ایسا سمجھتی ہو تم اپنے سکندر شاہ کو

باہوں کے حصار میں لیے ہوئے محبت کے پھول اس پر برسائے تو پیار کے لیے ترسی ہوئی منال سسکیوں سے رو دی۔۔۔

تم کو اتنا پیار کرتے ہیں

کہ جان بھی وار دیں گے

تیری آنکھوں میں کبھی

آنسوں نہ آئے اس کے

لیے خوشیاں ہزار دیں گے

کبھی ہماری سانسوں نے جو

چھوڑ دیا ساتھ ہمارا تو

قسم سے تیرے خوابوں

میں آکر تیری دنیا سجادیں گے!!!

سکندر شاہ کی میٹھی سرگوشیاں منال کے کانوں میں اتر کر اس کی سسکیوں کو

تھام لگانے لگی تھی!!

منال آج کے بعد میری وجہ سے تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہیں آنے

چاہیے سکندر شاہ کبھی تم سے کچھ ایسا نہیں مانگ سکتا جس کو دینے سے میرا یار

گھبرا جائے!!

لب اس کے گال پر رکھ کر لمس چھوڑتے ہوئے سکندر شاہ نے پیار سے اس

کے گرد چادر لپیٹتے ہوئے اسے اپنی مضبوط باہوں میں اٹھالیا!!

یہ کیا کر رہے ہیں اپنی جان کو واش روم تک چھوڑنے جا رہا ہوں کیوں میری جان کو اس پر بھی اعتراض ہے

!! نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا

چلو فریش ہو جاؤ اس کے بعد کہیں باہر گھومنے چلیں گے۔۔واش روم کے دروازے کے اندر کھڑا کرتے ہی سکندر شاہ نے کہا تھا۔۔

منال سکندر شاہ کے بنا لباس شرٹ لیس سینے کو دیکھ کر شرما کر دروازہ بند کر گئی سکندر شاہ کے شرمائے ہوئے چہرے کو دیکھ مسکراتے ہوئے لبوں کو کاٹ کر رہ گیا....

میں نے پوچھا کہ منال کہاں ہے۔میں بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ منال کو غائب کرنے میں تم سب لوگوں کا ہاتھ ہے۔میں تم لوگوں کی فطرت سے بہت اچھی طرح سے واقف ہوں میں سکندر شاہ نے گھر میں

کہرام مچایا ہوا تھا۔۔وہ صبح منال کو سوتا ہوا چھوڑ کر کچھ ضروری کام سے گیا تھا
واپس آنے پر منال غائب تھی۔۔

میں گھر کے ایک ایک افراد کی جان لے لوں گا میں نہیں دیکھوں گا کہ کوئی بڑا
ہے یا چھوٹا اور نہ سوچوں گا کہ کس سے میرا کیا رشتہ ہے بہتر ہے کہ تم لوگ
مجھے بتا دو کہ منال کہاں ہے!!

سکندر شاہ کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا سرخ آنکھوں کے ساتھ وہ گھر کی
چیزوں کو اٹھا اٹھا کر پٹختے ہوئے چلا رہا تھا۔سکندر شاہ کے ڈر سے گھر کے تمام
لوگ ڈرے ہوئے کھڑے تھے۔۔۔

سکندر شاہ غلط الزام مت لگاؤ کاش ایسا ہوتا کہ اس لڑکی کو غائب کرنے میں
ہمارا ہاتھ ہوتا مگر بد قسمتی سے ایسا نہیں ہے ایک آوارہ لڑکی کو اٹھا کر گھر لے
آئے ہو اب کر و اس کا پیچھا پتہ نہیں کس عاشق کو ملنے گئی ہے۔۔۔

تانی کے باپ نے دو ہی جملوں میں سکندر شاہ کے جسم میں لگی ہوئی آگ کو مزید بھڑکا دیا تھا۔ وہ جو پہلے ہی منال کو کھو دینے کے ڈر سے پاگل ہو رہا تھا اس بات نے رہی صحیح کسر پوری کر دی!!

خبر دار اگر میری بیوی کے لیے کوئی غلط جملہ بولا تو جان لے لوں گا آپ کی۔ بھول جاؤں گا کہ آپ رشتے میں اور عمر میں مجھ سے بڑے ہیں۔۔۔

اور منال کو اپنی بیٹی تانی جیسا مت سمجھو۔ سب تمہاری بیٹی جیسی لوز کریکٹر نہیں ہے۔۔ آج سکندر شاہ نے بدلحاظی کے سارے ریکارڈ توڑ دیے تھے۔۔

زبان سنبھال کے بات کر سکندر شاہ میری بیٹی پر کیچڑ مت اچھالنا میں برداشت نہیں کروں گا تانی کا باپ چلاتے ہوں سکندر شاہ کے گریبان کو پکڑ چکا تھا۔۔

واہ اپنی بیٹی کی بات آئی تو سننے میں برا لگ رہا ہے۔ پوچھیے اپنی بیٹی سے کہ بیک وقت میں اپنے فون سے کتنے عاشقوں سے بات کرتی ہے۔ سکندر شاہ نے تانی کے باپ کے ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے پیچھے کیا تھا۔۔

سکندر شاہ میں تیرا خون پی جاؤں گا میری بیٹی پر کیچڑ مت اچھال کمینے۔۔۔۔۔

چلاؤ جتنا چلا سکتے ہیں چلایئے مگر آپ کی بیٹی بد کردار تھی بد کار ہے اور اس نے بد کردار ہی رہنا ہے۔۔۔

داداجی کو اٹیک نہ آجائے صرف ان کی خاطر میں نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا یہ سوچ کر کے شاید نکاح کے بعد یہ سدھر جائے گی اور چھوڑ دے گی مگر نہیں کہتے ہیں نہ چور چوری سے جائے ہیرا پھیری سے نہ جائے اس سے پوچھیے رات گئے تک یہ کتنے لڑکوں سے چیٹنگ کرتی ہے اور کس لیول کی چیٹنگ کرتی ہے پوچھیے نہ ذرا اپنی بیٹی سے سکندر شاہ بھی سرخ آنکھوں سے چلا رہا تھا۔۔۔۔

سکندر شاہ اپنی بکواس بند کرو مجھ پر کیچڑ مت اچھالو میں کسی سے چیٹنگ نہیں کرتی تم مجھ پر غلط الزام لگا رہے ہو اس منال کی خاطر۔۔۔تانی کے نہ تو الفاظ

اس کا ساتھ دے رہے تھے نہ اڑے ہوئے چہرے کے رنگ۔۔۔ماشاءاللہ

جو خود ایک الزام ہے اس پر سکندر شاہ کا الزام لگائے گا

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے یہ تمہارا فون میں نے ہیک کر رکھا ہے

شک تو مجھے ہمیشہ سے تم پر تھا مگر اب تو میرے پاس ثبوت ہے!!

جانتا تھا کہ نہ تو تم اپنے گناہوں کو تسلیم کرنے والی چیز ہو نہیں اور نہ تمہارے

گھر والے اس بات کو تسلیم کریں گے۔۔۔۔

ثبوت دکھانے کے لیے مجھے تم جیسا پنچ اور گھٹیا بننا پڑا اسکندر شاہ نے اپنا فون

نکال کر لائیو پروف کے ساتھ سب کو شرمندہ ہونے پر مجبور کر دیا۔۔۔

تانی کی فاش گفتگو لڑکوں کے ساتھ کرتے ہوئے وائس میسجز اور چیٹنگ

دکھاتے ہوئے سکندر شاہ نے تنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ موبائل بند کر کے

اپنی جیب میں رکھا تھا۔۔

تانی کا باپ کہر آلود نظروں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھتے ہوئے وہیں کرسی پر

شرمندگی سے بیٹھ گیا تھا!!

چلو مجھ پر تو تم نے الزامات ثابت کر دیے اب بتاؤ تمہاری محبت تمہاری وہ دو ٹکے کی بیوی کس کے ساتھ بھاگی ہے اس کا بھی لائو پروف دو!!

تانی کی آنکھوں میں نہ شرم تھی نہ حیا وہ اب بھی ہٹ دھرمی سے منال کو ہی غلط بول رہی تھی!!

اسے کسی کے ساتھ بھاگنے کی ضرورت نہیں اور اس کا لائف پروف میں ہوں اس کی ہر گواہی ہر ثبوت میں ہوں جس کو تم دو ٹکے کی بول رہی ہو تانی تم اس کی جوتی بننے کے لائق نہیں سکندر شاہ نے غصے سے آگے بڑھ کر اس کے جبڑے کو پکڑ کر سختی سے کہا تو تانی کو لگا کہ آج تو سکندر شاہ نے اس کے جبڑے کو توڑ ہی دینا ہے!!

مگر گھر والوں نے بیچ میں پڑھ کر سکندر شاہ کے ہاتھ سے بامشکل تانی کو چھڑوایا سکندر شاہ تم میری بیٹی پر الزام لگا رہے ہو

تمہیں شرم نہیں آتی بچپن سے لے کر وہ تمہارے نام پر بیٹھی رہی ہے تم نے یہ سلا دیا ہے میری بیٹی کی اتنی سال کی وفاؤں کا انتظار کا!!!

تانی کی ماں اب بھی اپنی بیٹی کو غلط سمجھنے کو تیار نہ تھی۔ کون سی وفائیں نبھائی ہیں آپ کی بیٹی نے۔۔۔

اتنے سالوں وہ بیٹھی رہی ہے مگر اپنی عیاشیوں میں وہ پوری طرح سے بڑی تھی اگر اس کو وفا بولتے ہیں تو لعنت ہے ایسی وفا پر!!

اور اب مجھے باتوں میں مزید مت الجھاؤ مجھے بتاؤ کہ منال کہاں ہے!!

اگر منال کو کھروچ بھی آئی تو خدا کی قسم تم لوگوں کی جان لینے میں دیر نہیں لگاؤں گا سکندر شاہ واپس اپنے مدعے پر آتا ہوا دھڑا تھا!!

سکندر سائیں آپ کے کمرے کا دروازہ بند ہے مگر میں باہر باغیچے کی صفائی کر رہی تھی تو اوپر سے کسی کی مدھم سی آواز آ رہی تھی!!

مجھے لگتا ہے بی بی جی بالکنی میں بند ہو گئی ہیں نوکرانی نے آ کر سکندر شاہ کو بتایا تھا

سکندر شاہ کا کمرہ ہمیشہ لاک رہتا تھا اس کے کمرے میں ہر کسی کو آنے جانے کی اجازت نہیں تھی اور سکندر شاہ کی بالکنی والا حصہ باغیچے والی سائیڈ پر تھا۔

جہاں پر لوگ کم آیا جائے کرتے تھے۔

کیونکہ اس بڑی سی حویلی میں دونوں جانب باغیچے تھے۔۔۔

توگھر کے زیادہ تر افراد لیفٹ سائیڈ والے باغیچے میں جاتے تھے تو اس لیے

اس سائیڈ والا باغیچہ زیادہ تر ویران ہی رہتا تھا

جہاں پر نوکر صرف صفائی کرنے کے لیے پہنچتے۔۔۔

آج بھی گھر کی ملازمہ وہاں پر صفائی کر رہی تھی اپنے مالی شوہر کے ساتھ

!! جب اسے اوپر سے مدھم سی آواز محسوس ہوئی تھی

سکندر شاہ کی بالکنی میں شیشے لگا کر اسے بند کیا ہوا تھا اس لیے شاید تیز آواز نیچے پہنچ نہیں سکی۔

سکندر شاہ آدھی ادھوری بات سنتے ہی بھاگتا ہوا اپنے روم کی جانب گیا تھا اور

!! روم کا دروازہ کھول کر جلدی سے اس نے بالکنی کا دروازہ کھولا

منال سامنے ہی ڈری سہمی سی کھڑی تھی... سکندر شاہ نے اسے بازو سے کھینچتے ہوئے اپنے مضبوط سینے سے لگا لیا باہوں کا حصار سختی سے اس کے گرد باندھتے ہوئے زور سے سانس لی تھی

پاگل لڑکی کیسے تم بالکنی میں بند ہو گئی سکندر شاہ کو چند منٹوں میں تم نے مرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔اس کے ماتھے پر لب رکھ کر محبت سے چومتے ہوئے ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔۔۔

سکندر میں جب اٹھی تو آپ کمرے میں نہیں تھے میں کمرے میں بور ہو رہی تھی اور مجھے ڈر بھی لگ رہا تھا تو میں بالکنی میں آ گئی مگر مجھے نہیں پتہ تھا کہ دروازہ اس طرف کھینچنے سے لاک ہو جائے گا!!

میں نے تو صرف بند کیا تھا وہ خود اتنی ڈری ہوئی تھی کہ سکندر شاہ کے سینے میں منہ چھپائے سسکیوں سے رونے لگی تھی!!

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سکندر کی جان تم پر قربان منال خدا کے لیے دوبارہ ایسے مت کرنا اس ایک گھنٹے میں سکندر شاہ ہزاروں موتیں مرا ہے تم میرے لیے بہت خاص ہو یہ تو مجھے پتہ تھا!!

مگر سکندر شاہ تمہارے بنا سانس نہیں لے پائے گا یہ مجھے نہیں پتہ تھا احسان ہو گا تمہارا مجھ پر اپنا کا خیال رکھنا!!

اپنے لیے نہیں میرے لیے سکندر شاہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے کمرے تک لایا تھا!!

اس جاہل کو تم نے اپنے لیے پسند کیا ہے ؟؟ جس کو یہ نہیں پتہ کہ دروازہ اس طرف کھینچتے ہوئے لاک ہو جاتا ہے تانی پہلے سے ہی روم میں آ کر کھڑی ہوئی تھی باقی افراد بھی آ چکے تھے..

تم اپنا منہ بند رکھو یہ جاہل تم پڑھی لکھی سے بہت زیادہ اچھی ہے اس کا کردار شیشے کی طرح شفاف ہے اور تم اتنی پڑھی لکھی ہو کہ تمہارا کردار ہی صاف نہیں ہے!!

توکس منہ سے تم میری بیوی پر کیچڑ اچھال سکتی ہو اور مہربانی فرما کر یہاں سے سب تشریف لے جا سکتے ہیں۔۔۔

!! سکندر کے روکھے سوکھے انداز پر ہر بندہ غصے سے روم سے جا چکا تھا

جب کہ تانی اب بھی وہیں کھڑی تھی اسے آگ لگی ہوئی تھی یہ دیکھ کر کہ

!! سکندر کتنی محبت سے اسے گود میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹا رہا تھا

تمہاری کیا الگ سے عزت افزائی کروں تب جاؤ گی سکندر شاہ نے تانی کی جانب دیکھتے ہوئے سپاٹ لہجے سے کہا وہ منال کے سر کے نیچے تکیہ سیدھا کر کے رکھ رہا تھا !!

سکندر تم اس جتنا مجھ سے پیار کرو خدا کی قسم میں ویسی بن جاؤں گی جیسے تم چاہتے ہو !!

تانی نے ترسی ہوئی نظروں سے منال کی جانب دیکھا تھا سکندر کی آنکھوں میں منال کے لیے جتنی محبت تھی وہ لفظوں میں بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی

دیکھنے والوں کو سکندر شاہ کے ہر انداز سے پتہ چل رہا تھا کہ سکندر شاہ منال سے کتنا پیار کرتا ہے وہ سکندر شاہ جس نے آج تک خود اٹھ کر پانی کا گلاس نہیں پکڑا تھا وہ سکندر شاہ منال کے لیے ہر چیز آگے بڑھ کر خود سے کر لیتا تھا۔۔۔

تانی ایسی ہی محبت تو ہمیشہ سے سکندر شاہ سے چاہتی تھی جو کہ اس سے کبھی نصیب نہیں ہوئی۔ سکندر شاہ کی محبت کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تانی کب غلط رستوں پر چل پڑی یہ تو اسے خود بھی نہیں پتہ تھا !!

تانی چاہیے جیسی بھی تھی مگر یہ حقیقت تھی کہ تانی سکندر سے بہت پیار کرتی تھی سکندر کے پیار کو اس نے ہر شخص میں تلاش کیا اسی تلاش میں وہ بد کردار ثابت ہو گئی مگر اسے سکندر شاہ کی محبت نصیب نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس جیسی محبت تو سکندر خود اپنے آپ سے بھی نہیں کرتا تھا۔ تو پھر میں تم سے کیسے کروں اس سے محبت میں نے نہیں کی خدا نے میرے اندر خود سے پیدا کی۔۔۔

محبت ایک نیچرل جذبہ ہے جو کسی کے لیے بنایا نہیں جا سکتا یہاں سے جاؤ

کیونکہ تمہیں دینے کے لیے میرے پاس کچھ نہیں نہ محبت نہ عزت۔۔۔

محبت مجھے تم سے کبھی بھی نہیں تھی اور عزت تم نے اپنے لیے کمائی ہی

نہیں!!

!!سکندر کوشش تو کرو

مجھے اپنے دل میں تھوڑی سی جگہ دے دو اس کے قریب ہو کر اس کے سینے

!!پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے التجا کر رہی تھی

!!سکندر شاہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے خود اس سے دور رہنے کو کہا تھا

تانی مجھ سے دور رہو کراہت محسوس ہوتی ہے مجھے تم سے میں کیسے تمہیں

اپنے دل میں جگہ دوں تم میرے نکاح میں ہوتے ہوئے غیر مردوں سے

!!رابطے میں رہتی رہی ہو

یہ بات سوچ کر ہی میرے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے. کیسے تم پہلے اپنے باپ کی عزت کی دھجیاں اڑاتی رہی ہو اور اب میرے نکاح میں ہوتے ہوئے بھی بے حیا بن کر غیر مردوں سے ساری ساری رات گپیں مارتی رہی ہو!! سکندر میں خود کو پوری طرح سے بدل لوں گی اپنے اندر سے سب کچھ ختم کر کے۔۔۔

کیا بدل لو گی؟؟

تانی چلی جاؤ میرے منہ سے کچھ ایسا مت بلوا لینا جس کا پچھتاوا تمہیں ساری زندگی رہے!!

سکندر شاہ کی آنکھیں غصے کی شدت سے لال ہو رہی تھی!!

سکندر پلیز......دفع ہو جاؤ تانی اب کی بار سکندر شاہ چلایا تھا...تانی روتی ہوئی آنکھوں سے آنسوں صاف کرتی ہوئی روم سے جا چکی تھی!!

Zubi Novels Zone

سکندر وہ آپ کی بیوی ہے پلیز آپ اس کے لیے اپنا دل تھوڑا سا نرم کر لیں منال جو خاموشی سے سب کچھ دیکھ رہی تھی تانی کے جانے کے بعد بولی تھی !!

منال تم ان سب معاملات سے دور رہو میں کسی کے ساتھ بھی نا انصافی نہیں کرتا تانی جو ڈیزرو کرتی ہے اسے وہی مل رہا ہے سکندر اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر پٹختے ہوئے تنے ہوئے چہرے سے بولا تھا !!

سکندر پلیز اور جس طرح سے وہ آپ کے سامنے گڑگڑا رہی تھی مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا مجھے کہیں نہ کہیں لگ رہا تھا کہ میں اس کی گنہگار ہوں؟

کیوں تمہیں کیوں ایسا لگتا ہے کہ تم اس کی گنہگار ہو؟؟

سکندر اس کے پاس بیٹھتے ہوئے متلاشی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ اگر میں آپ کی زندگی میں نہ ہوتی تو آپ تانی کو وہی مقام دیتے جو آج میرے پاس ہے !!

تم اپنا چھوٹا سا دماغ صرف مجھ پر مرکوز کر کے رکھا کرو تم صرف میرے بارے میں سوچا کرو۔ تم صرف مجھ سے محبت کیا کرو تمہارا اور کوئی کام نہیں !!

باقی سب کاموں کے لیے سکندر شاہ خود ہے اور میں سب کچھ میں ہینڈل کر لوں گا۔۔۔

میری جان اپنے دماغ سے یہ بات نکال دو کہ اگر تم نہ ہوتی پہلی بات کہ تم ہوتی اور تم ہو اور تم ہمیشہ رہو گی سکندر شاہ کی محبت ہو تم اور دوسری بات تانی کبھی میری زندگی میں وہ مقام حاصل نہیں کر سکتی جو تمہارے پاس ہے !!
اس کی وجہ یہ نہیں کہ تم میری زندگی میں ہو اس کی وجہ یہ کہ میں تانی کو بچپن سے جانتا ہوں سکندر شاہ اپنی عزت کے لیے جتنا پوزیسو ہے تانی اتنی ہی کردار کی کچی ہے۔۔۔

میرا اور تانی کا جو رشتہ گھر والوں نے طے کیا میں نے پھر بھی گھر والوں کو بار بار کہا میں تانی سے پیار نہیں کرتا !!

میں نے تانی سے کئی بار کہا کہ میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتا میں اس سے پیار نہیں کرتا میں نے اسے ہر بار صاف صاف بتایا تھا کہ میرا اور اس کا مزاج نہیں ملتا مگر اس کے باوجود بھی دادا جان اور گھر والوں کے دباؤ میں آ کر میں نے تانی سے نکاح کر لیا کہ شاید تانی بدل جائے!!

مگر اب اس سے زیادہ نہیں میری بیوی کسی غیر مرد سے بات کرے یہ سکندر شاہ کبھی برداشت نہیں کر سکتا میری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی کہ میری بیوی کے بال پر بھی کسی مرد کی نظر پڑے اور یہاں تانی ساری ساری رات غیر مردوں سے بیٹھی ہوئی گپیں مارتی رہتی ہے۔ بیہودہ اور فحاش کرتی ہے!!

تمہیں پتہ ہے اگر یہ حرکت تم کرو تو میں تمہارے ٹکڑے کر دوں گا مگر تانی کو صرف میں نے سخت جملے بول کر چھوڑ دیا ہے

کیونکہ وہ میری نکاح میں ہے اور تم میری محبت ہو یہ فرق ہے تم دونوں میں۔۔۔۔

مرد جس عورت سے محبت بے انتہا کرتا ہے تو جب وہ عورت اس کی محبت

میں دغا بازی دکھائے تو مرد اس کے لیے سزا بھی کڑی تجویز کرتا ہے!!

جس دن میں آپ سے بے وفائی کروں خدا کرے سکندر وہ دن آخری ہو میرا

اس دنیا میں خدا کرے مجھے سانس ہی نہ آئے جب میں اپنے سکندر شاہ کی

عزت میں دغا بازی کرنے کا سوچوں!!

وہ بیڈ سے اٹھ کر دونوں ہاتھ سکندر کی کمر میں ڈالتے ہوئے اس کے سینے سے

لگ گئی تھی سکندر شاہ نے بھی اپنی مضبوط باہوں کا دائرہ اس پر تنگ کرتے

ہوئے اسے اپنی مضبوط محبت کا یقین دلایا تھا!!

لب اس کے ماتھے پر رکھتے ہوئے بوسہ دے کر سکندر شاہ نے عقیدت

بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا جس کے پیار میں ہر دن کے ساتھ

رنگتی جا رہی تھی!!

____

سلطان بس کریں اور کتنا غصہ کریں گے آپ کیوں سکندر بھائی کی وجہ سے خود کو اتنی تکلیف دے رہے ہیں۔۔۔۔۔

•••••••••

سکندر۔۔۔ ہوں ں ں ں۔۔۔ کیا دیکھ رہے ہیں سکندر جو کب سے اپنے موبائل سکرین بڑے غور سے دیکھ رہا تھا منال نماز سے فارغ ہو کر اس کے پاس آکر بیٹھی تھی۔۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ عموماً لڑکیوں کو پریگنسی کے لیے کون سی عمر درکار ہوتی ہے۔۔

لڑکیوں کو کس کے لیے کیا درکار ہوتی ہے۔ منال کو پڑھی لکھی نہ ہونے کی وجہ سے انگلش کے ورڈز بالکل سمجھ میں نہیں آتے تھے۔۔۔ جبکہ سکندر

کافی پڑھا لکھا تھا اور معمول کی زندگی میں وہ بہت سارے الفاظ انگلش کے ہی استعمال کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ اکثر منال سے بات کرتے ہوئے یہ بھول جاتا تھا کہ اس کی پیاری بیوی کو انگلش نہیں آتی۔۔۔۔

پاس آؤ بتاتا ہوں!!

سکندر پاس ہی تو ہوں!!

اتنا پاس آنے کو کہا ہے مسز سکندر شاہ۔۔اس کھینچ کر اپنے اوپر لیٹاتے ہوئے سکندر شاہ نے گہری نظروں سے اس کے کمسن سراپے کو دیکھا تھا۔۔۔

سکندر بتائیں نا آپ نے جو کہا اس کا کیا مطلب ہے۔منال کو بڑی جستجو ہوتی تھی سکندر سے انگلش کے ورڈز کی پوچھنے کی۔۔

سکندر کی جان میں یہ دیکھ رہا تھا کہ ایک لڑکی کی عمر کتنی ہونی چاہیے بچہ پیدا کرنے کے لیے!!

استغفر اللہ میں نے سوچا پتہ نہیں آپ کیا دیکھ رہے ہیں وہ شرم سے لال ہوتے ہوئے سکندر سے دور ہوئی تھی جبکہ سکندر اسے واپس کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا!!

اسکے ہاتھ اس کی نازک سی کمر پر سرکتے سرکتے۔بے باکیاں دکھا رہے تھے۔۔کہاں جا رہی تھی مسز سکندر ابھی تو صرف دیکھ رہا ہوں تمہیں تو اس سارے پروسیجر۔۔مطلب مراحل سے گزرنا ہے۔۔سکندر چھوڑے مجھے شرم آ رہی ہیں۔۔

اب شرماؤ یا گھبراؤ مگر میرے بچوں کی ماں تو تم نے ہی بننا ہے۔۔

اس چھوٹے سے پیٹ کے اندر میری اولاد پرورش پائے گی۔۔میری اولاد پیدا ہو گی تب ہی تم مضبوط بن کر حویلی کے لوگوں کا سامنا کرو گی۔۔

بس اسی کے لیے تمہاری عمر دیکھ رہا تھا مگر منال ابھی تمہاری عمر کم ہے یعنی کہ ابھی ہمارے بچوں کو ویٹ کرنا ہو گا اپنی ماما کے پیٹ میں آنے کے

لیے۔۔سکندر شاہ کا لہجہ شرارتی ہوا تو منال شرم سے لال ہوتی ہوئی نظریں سائیڈ پر مرکوز کیے ہوئے تھی۔۔

کیا منال تم نہیں چاہتی کہ تمہارے پیٹ میں میری اولاد پرورش پائے وہ جان بوجھ کر تنگ کرتے ہوئے اس کی گالوں پر لب رکھ کر دہکتے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

سکندر مجھے نہیں پتہ میں اس بات کا کیا جواب دوں مجھے قسم سے بہت شرم آرہی ہے۔۔

آپ اتنی اچھی باتیں کرتے کرتے ایسی باتیں کرتے ہیں تو مجھ سے آپ کی طرف دیکھا نہیں جاتا۔۔

سکندر نے کچھ اس انداز سے اسے اپنے اوپر گرار کھا تھا کہ اس کی دونوں ہاتھ اس کی مضبوط سینے پر تھے اور وہ پوری طرح سے اس کے اوپر جھکی ہوئی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

مقابل نے اسے اپنی باہوں کے مضبوط حصار میں لے رکھا تھا لبوں سے لمس بکھیرتے ہوئے اپنے سخت داڑھی والے گال سے اس کے مخملی گالوں سے رب کرتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر دیا۔۔

منال آئی لو یو۔۔۔ منال مسکرا کر خاموش ہو گئی تھی۔۔۔ منال میں جانتا ہوں تم اس لفظ کا مطلب تو جانتی ہو تو کیا اپنے سکندر شاہ کو اس کا جواب نہیں دو گی۔۔۔

۔سکندر اب میں اس بات کا کیا جواب دوں۔۔۔ بولو کہ آئی لو یو ٹو۔۔۔ پہلے آپ مجھے اس کا مطلب بتائیں۔۔۔ میں نے کہا کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور آئی لو یو ٹو کا مطلب ہے کہ تم بھی مجھ سے بہت پیار کرتی ہو۔۔۔۔

۔سکندر کیا یہ کہنا ضروری ہے آپ اتنے اچھے ہیں اتنے اچھے اتنے پیارے ہیں کہ میرے جیسی لڑکی آپ سے بھلا پیار کیسے نہیں کرے گی۔۔۔

آپ پیار کے قابل ہیں پتہ نہیں میں نے زندگی میں ایسا کون سا نیک کام کیا تھا جس کے صدقے خدا نے مجھے آپ جیسا پیارا شوہر عطا کیا پھر بھی اگر آپ سننا چاہتے ہیں تو میں کہہ دوں۔۔۔

۔ہاں میں پھر بھی سننا چاہتا ہوں کہ تم اپنے ان پیارے لبوں سے مجھے آئی لو یو ٹو کہو سکندر اس کے لبوں پر اپنا انگوٹھا رپ کرتے ہو خمار زدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔۔وہ بولتے ہوئے اس کی گردن میں اپنا سر چھپا گئی تھی۔۔۔

سکندر بھی ہمیشہ تم سے ہی پیار کرے گا اور کرتا رہے گا۔ تم ہی بنو گی میرے پیارے پیارے بچوں کی چھوٹی سی اماں اور تم ہی سکندر شاہ کی دنیا کے سجائے رکھو گے۔اس کے گرد باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے اس کی شرماہٹ پر کھلکھلا کر مسکرا دیا۔۔۔

سکندر۔۔۔چیز سکندر کی جان۔۔۔آپ میری ایک بات مانیں گے۔۔۔اتنے پیار سے کہو گی تو سکندر تمہارے لیے اپنی جان دے دے گا بات ماننا تو دور کی بات ہے۔۔۔چہرہ اوپر اٹھا کر منال سکندر شاہ کے چہرے کو بڑے پیار سے دیکھتے ہوئے کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔

بولو سکندر شاہ کی چھوٹی سی جان کیا منوانا چاہتی ہو اتنے پیار سے۔۔۔سکندر شاہ کے لب مسکرا رہے تھے متلاشی نظروں سے منال کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے کہ وہ جانتا تھا کہ منال کوئی گہری بات کہنے والی ہے۔۔۔

آپ ایک بار مجھے میرے ابا سے ملوادیں گے پھر میں کبھی نہیں کہوں گی ۔مجھے پتہ ہے کہ انہوں نے آپ سے پیسے لیے ہیں میں جانتی ہوں کہ میں بک چکی ہوں مگر ایک بار مجھے میرے ابا سے ملنا ہے۔۔

منال آج تو تم نے اپنی نادانی میں یہ بات اپنے منہ سے نکال دی کہ تم بک چکی ہو اور میں نے تمہیں خریدا ہے منال یہ لفظ اپنی ذات کے لیے تمہارا مت بولنا۔۔۔

۔یہ تم اپنی نہیں میری توہین کرو گے تمہیں کیا لگتا ہے کہ میری منال کی اتنی سی قیمت تھی جو میں نے تمہارے ابا کو ادا کی اور تم بک گئی۔۔۔۔

منال تم انمول ہو تم سکندر شاہ کی محبت ہو وہ سکندر شاہ جو جس چیز پر ہاتھ رکھے وہ سونا بن جائے اور تم تو میری محبت ہو سوچ کیسے لیا تم نے کہ میں نے تمہیں چند پیسوں کے عوض خریدا ہے!!

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

وہ پیسے میں نے تمہارے باپ کو اس کی ضرورت کے لیے دی ہے تا کہ وہ آسانی سے رہ سکے۔۔وہ جیسا بھی شخص ہے مگر تمہارا باپ ہے اس لیے اس کی ضرورتوں کا خیال رکھنا میرا فرض ہے۔۔۔

اور میں جب تک رہوں گا تمہارے باپ کے پاس اس کی ضرورت کا سامان پہنچتا رہے گا۔۔

۔اور باقی رہی کہ تم اپنے ابا سے ملنا چاہتی ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں جب چاہو مل سکتی ہو کل میں تمہیں اپنے ساتھ وہاں لے چلو۔۔۔

کوئی اور حکم ہے میرے لائق تو بتاؤ تمہارے لبوں سے نکلی ہوئی کوئی ایسی بات نہیں جو میں پوری نہیں کر سکتا۔۔

۔کیامیں اپنی کیوٹی کو حویلی میں لاسکتی ہوں منال اپنی چھوٹی سی بکری کی بات کررہی تھی۔۔۔بولتے ہوئے منال کی آنکھوں میں بے یقینی تھی جیسے اسے یقین تھاکہ مقابل اس کی یہ بات نہیں مانے گا۔۔

اگرمیں کہوں کہ تمہاری کیوٹی حویلی میں آچکی ہے تو۔۔۔۔کیا۔۔۔۔

آپ سچ بول رہے ہیں آپ کھائیں میرے سر کی قسم۔۔منال کی آنکھوں کی چمک دوگناہوگئی تھی۔۔منال جب سے سکندر شاہ کے ساتھ حویلی میں آئی تھی منال کے چہرے پرایسی چمک اور خوشی کے تاثرات سکندر نے نہیں دیکھے تھے۔۔۔

تمہاری قسم کبھی نہیں کھاؤں گا تم جان ہو سکندر کی اگرمیری سچی قسم کھانے سے بھی میری جان پر آنچ آئے یہ میں برداشت نہیں کروں گا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔مجھے اپنے سر کی قسم تمہاری کیوٹی حویلی میں آچکی ہے اسے میں نے باقی کے جانوروں کے ساتھ رکھوا دیا ہے وہاں پر اس کا بہت خیال رکھا جائے گا۔۔

ایک خاص بندہ تمہاری کیوٹی کی نگرانی کرے گا اور شام کو تمہیں کیوٹی سے ملوا بھی دوں گا۔۔۔ سکندر آپ بہت اچھے ہیں بہت بہت بہت بہت بہت زیادہ اچھے ہیں آپ۔۔۔۔

آپ جیسا پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے۔وہ مسکراتے ہوئے بچوں کی طرح انجانے میں ایسی حرکت کر گئی کہ سکندر شاہ کے رو کھڑے ہو گئے تھے۔۔

اس نے جھک کر سکندر شاہ کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر کس کی تھی۔۔ مگر یہ حرکت اس سے انجانے میں ہو گئی اب تو وہ خود بھی خاموش اور ساکت ہو گئی تھی کہ اس سے یہ کیا ہو گیا۔۔۔

واہ منال اگر مجھے پتہ ہوتا کہ کیوٹی کے آنے سے مجھے اتنا بینیفٹ ملے گا تو میں اسے پہلے ہی لے آتا پلیز ایک بار اور کرو۔۔۔اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر خود پر جھکاتے ہوئے شرارتی لہجے میں بولا۔۔۔نن۔۔ نہیں۔۔۔ مجھ سے غلطی سے ہو گیا۔۔۔وہ اپنا چہرہ پیچھے کر گئی۔۔

ایسی غلطی روز روز کیا کرو ایسی غلطی شوہروں کو بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔

سکندر مجھے ایک بات اور کہنی ہے۔۔۔جی حکم کرو کون سی بات رہ گئی ہے مگر اس کے بعد مجھے پھر ایسا ہی گفٹ چاہیے جو مجھے ابھی ملا ہے۔۔سکندر کی سوئی اب بھی کس پر اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

آپ میری یہ والی بات مان لیں گے تو بدلے میں آپ جو بھی مانگیں گے میں آپ کو دوں گی۔۔۔

اچھا اس شرط پر تو میں تمہاری ہر شرط ماننے کو تیار ہوں بتاؤ کیا چاہتی ہو۔۔۔

آپ تانی کو اپنی بیوی بنا کر سارے حقوق دیں۔۔۔

منال نے جو بات کی تھی یہ تو دور دور تک سکندر شاہ کے دماغ میں نہیں تھی سکندر شاہ کے لبوں پر جو کچھ دیر پہلے مسکراہٹ تھی وہ غائب ہو چکی تھی۔۔

میں نے منع کیا تھا نا منال تم اس معاملے سے دور رہو گی۔۔ تم صرف اپنے بارے میں سوچو اور اپنے بعد میرے بارے میں سوچنا تمہاری ذمہ داری ہے۔۔

مجھ سے پیار کیا کرو میری دنیا سجانے کے خواب دیکھا کرو۔ایک پیاری سی دنیا جس میں تم ہو میں ہوں ہمارے پیارے پیارے بچے ہوں گے۔کیوں تم

ہماری آنے والی اس خوبصورت دنیا میں تانی نام کی آگ لگانا چاہتی ہو مقابل کا لہجہ سرد ہوا تھا۔۔

سکندر ہم کسی کی بد دعائیں کسی کی آہیں لے کر اپنا گھر کیسے بسا سکتے ہیں۔۔
تانی کی نہ تمہیں بد دعائیں لگیں گی نہ آہیں تم بے فکر رہو۔۔
لگیں گی سکندر آہیں بھی لگیں گی اور بد دعائیں بھی اور ان سب سے اگر ہم بچ بھی جائیں تو میں نہیں چاہتی میرا پیارا سا شوہر بروز قیامت خدا کی بارگاہ میں رب کے حضور شرمندہ ہو۔۔
جب آپ سے پوچھا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی دونوں بیویوں میں ایمانداری سے برقراری رکھی تھی۔ تو آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے۔

سکندر شاہ منال کی جانب حیران۔ نظروں دیکھ رہا تھا جو اتنی چھوٹی سی عمر میں اتنی پیاری اور بڑی بڑی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

منال تم جانتی ہوتانی تمہاری سوتن ہے جس کو تم حقوق دلانے کی بات کر رہی ہو وہ ڈائن ہے ڈائن جس دن اس کو اس کی پاور اور حقوق مل جائیں گے۔سب سے پہلے اور تمہیں میری زندگی سے نکالے۔۔۔

منال سکندر کے سینے سے اٹھ کر سیدی ہو کر بیٹھ گئی تھی اور سکندر شاہ بیڈ گراؤن سے سر ٹکائے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

سکندر تانی کے کرنے سے کچھ بھی نہیں ہو گا۔میں جانتی ہوں میرا سکندر مجھے کبھی خود سے دور نہیں کرے گا مجھے یقین ہے آپ کی محبت پر۔تانی جیسی دس بھی اور

آجائیں تو وہ مجھے آپ کی زندگی سے نہیں نکال سکیں گے۔۔

اتنا یقین ہے میری محبت پر۔سکندر شاہ۔ے متلاشی نظروں سے دیکھتے ہو کہا۔۔

بہت یقین ہے خد سے کہیں زیادہ مجھے آپ پر یقین۔۔

سکندر شاہ نے منال کا ہاتھ بڑے پیار سے اپنے مضبوط ہاتھ میں تھام کر لبوں سے لگایا تھا۔۔

سکندر میں پوری طرح سے مطمئن ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ آپ اسے اپنی زندگی میں بیوی ہونے کا مقام دے تاکہ کل آپ بروز قیامت خدا کی بارگاہ میں شرمندہ نہ ہو۔۔۔

منال مجھ سے نہیں ہوگا میں نے خود اپنی آنکھوں سے اسے ویڈیو کال پر غیر مردوں سے باتیں کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے خود اپنے کانوں سے اس کی بے باک باتیں سنیں۔۔۔

اس سے آگے وہ کس حد تک گئی ہے یہ میں نہیں جانتا۔۔ میں کوئی تہمت نہیں لگاؤں گا کیونکہ خدا کی بارگاہ میں بہتان لگانے والے کے لیے بہت کڑی سزا ہے۔۔۔

سکندر آپ اس کو ایک بار کہ تمام غلطیوں کی معافی دے دیں۔خدا بھی تو اپنے بندے کے ہزار عیب چھپا دیتا ہے آپ بھی اسے ایک موقع سے ضرور دیں شاید آپ کی محبت اسے بدل دے۔۔

میری جان کیسے تمہارا ضرف اتنا بڑا ہو سکتا ہے تم اپنے ہاتھوں سے مجھے کسی اور کو سوپنا چاہتی ہو۔۔۔

۔سکندر منال کی آنکھوں میں وہ سوال تلاش کر رہا تھا جس کا اسے جواب چاہیے تھا۔وہ جانتا تھا کہ منال کو ضرور کسی نے اموشنل بلیک میل کیا ہے۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں سکندر آپ کی بیوی ہے اور آپ اگر اس کو اپنا لیں گے تو آپ کے کئی ٹوٹے رشتے پھر سے جڑ جائیں گے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ٹھیک ہے سوچوں گا اس بارے میں صرف تمہارے کہنے پر ورنہ کوئی اور سکندر شاہ کو اس بات پر کبھی سوچنے پر بھی مجبور نہیں کر سکتا۔۔۔

سکندر پلیز جواب ہاں میں دیجیے گا میں نے بڑے مان سے کسی کو وعدہ دیا ہے کہ سکندر میری بات نہیں ٹال سکتا۔۔

تو اس کا مطلب میرا شک 100 فیصد ٹھیک تھا۔۔پلینر لوگوں نے تمہیں مہرہ بنا کر میرے آگے پیش کیا ہے۔

کیونکہ وہ لوگ جانتے تھے کہ وہ یہ بات کبھی مجھ سے نہیں منوا سکتے اس لیے تمہیں آگے کر دیا۔۔جانتے تھے کہ تم معصوم ہو ان کی باتوں میں آ جاؤ گی جیسے کہ تم آ گئی ہو۔۔

سکندر شاہ کا لہجہ ایک بار پھر سے سخت ہونے لگا تھا۔۔ویسے ان کو یہ موقع کب ملا میں تو اپنی طرف سے انہیں ایسا کوئی موقع دے ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

سکندر آپ مجھ پر غصہ نہ کریں میں نے وعدہ کیا ہے آپ کو میرا وعدہ نبھانا پڑے گا۔۔

پاگل ہو کیسا وعدہ کیا ہے تم نے۔ خود اپنے ہاتھوں سے اپنی دنیا اجاڑنے کا وعدہ کیا ہے اور میں تمہاری اس بے وقوفی میں تمہارا ساتھ دوں۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آرہا وہ لوگ تمہیں استعمال کر رہے ہیں۔۔

یعنی کہ آپ میری بات نہیں مانیں گے مجھے تو پہلے ہی پتہ تھا کہ آپ مجھ جیسی لڑکی کی بات کیوں مانیں گے میرے وعدے کی بھلا کیا اہمیت ہے وہ نم آنکھوں سے نظریں چرا گئی۔۔

منال میری محبت کو اس طرح مت آزماؤ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں یہ تم اب تک سمجھ چکی ہو۔۔ ایک مہینہ ہونے والا ہے ہماری شادی کو تم نے اب تک تمہیں پوری طرح سے سمجھ جانا چاہیے تھا کسی کو سمجھنے کے لیے ایک دن کافی ہوتا ہے۔۔۔

میں تمہارے ہر وعدے کا پاس رکھنے کو تیار ہوں مگر یہ وعدہ تمہاری زندگی خراب کر دے گا۔۔ تم مت ان جمیلوں میں گھسو بہت جلد ویسے بھی ہم لوگوں نے یہاں سے چلے جانا ہے۔۔

نہیں سکندر آپ کو میرا وعدہ پورا کرنا پڑے گا۔۔ وہ اب بھی اپنی بات پر باز ضد تھی۔۔ سکندر سمجھ گیا تھا کہ اس کی معصوم بیوی کو بہت اچھی طرح سے ہیپناٹائز کیا گیا ہے۔۔

Zubi Novels Zone

رونا بند کرو بتاؤ کیا چاہتی ہو۔۔۔ سکندر نے اپنی ہتھیلیوں سے اس کے آنسوں کو نرمی سے پونچھتے ہو کہا۔۔

آپ تانی کو اپنی بیوی ہونے کے سارے حق دیں اور جیسے آپ میرے ساتھ رہتے ہیں ویسے ہی ایک دن اس کے ساتھ رہا کریں اور ایک دن میرے ساتھ۔۔

میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا مجھے اس ایک مہینے میں تمہارے وجود کی اتنی عادت ہو چکی ہے کہ مجھے تمہارے بنا نیند نہیں آتی۔اس کی قمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کری کرتے ہوئے کہا۔۔

۔میں اس کے روم میں ہرگز نہیں رہوں گا۔۔سکندر شاہ کی راتوں کا سکون بن چکی ہو تم جب تک تمہیں میں اپنی باہوں کے گھیرے میں لے کر نہ لیٹوں تو بیڈ مجھے کانٹوں سے بھرا لگتا ہے۔۔

سکندر آپ ایک دن خدا کو راضی کرنے کے لیے اس کے پاس رہ لینا دوسرے دن جب آپ میرے پاس آئیں گے میں آپ کو اتنا پیار کروں گی کہ آپ کا دل خوش ہو جائے گا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

منال اسے رشوت پیش کر رہی تھی۔۔ کیا کمال کے لوگ ہیں کچھ گھنٹوں کی ٹرینگ سے میری معصوم بیوی کو رشوت دینا سکھا دیا اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا تھا۔۔ ویسے تمہیں یہ سب پٹیاں پڑھائی کس نے ہیں ایک بار بتادو پلیز۔۔ سکندر نے لب بیچتے ہوئے کہا تھا۔۔ سکندر کا سرخ و سفید رنگ غصے سے اور بھی لال ہوا۔۔

سکندر آپ میری بات مان رہے ہیں یا نہیں۔۔۔ یا میرے وعدے کو جھوٹا ثابت کردیں گے۔۔

تم مجھ سے بات منوا نہیں رہی میری جان مجھ پر تھوپ رہی ہو مجھے ایمو شنل بلیک میل کر رہی ہو۔۔ ایک بات منال ہمیشہ یاد رکھنا میں تمہاری جگہ تانی کو نہیں دے سکتا۔۔۔ محبت کا جذبہ جگانے سے نہیں جگایا جا سکتا۔۔

یہ تو خدا کی طرف سے ہوتا ہے جو میرے دل میں تمہارے لیے ہے۔۔ مگر تمہاری خاطر تمہارے وعدے کو نبھانے کے لیے میں ضرور اس کسوٹی پر پورا اترنے کی کوشش کروں گا۔۔۔

تاکہ میری جان کو یقین آجائے کہ سکندر شاہ اس کے وعدے کو نبھانے کے لیے موت کو بھی گلے لگانے کو تیار ہے۔۔

اللہ نہ کرے سکندر کیسی باتیں کرتے ہیں خدا میری زندگی بھی آپ کو لگا دے منال نے تڑپ کر سکندر کے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔
تمہاری عمر خدا تمہیں لگائے تمہارے بنا میں تمہاری اور اپنی عمر لے کر کیا کروں گا اسے اپنی سینے سے لگا کر سکندر شاہ لمبی سانس کھینچتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

سکندر شاہ گہری سوچ میں مبتلا تھا نہ تو اس کا دل تانی کو اپنانے کو کر رہا تھا نہ منال کی بات کو جھٹلانے کو کیونکہ منال نے جو وعدہ کیا تھا اس کے نزدیک وہ بہت اہم تھا۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی ان لوگوں کی چالاکیاں جنہوں نے بہت ہوشیاری سے منال کو اپنی باتوں میں اموشنل کر لیا۔۔

اب اگر وہ انکار کرتا تھا تو منال کو یہی لگتا کہ اس کے فیصلے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔تانی کو اپنانا اسے زہر پینے جیسا لگ رہا تھا۔۔جب کہ منال اپنے فیصلے اپنے وعدے کو پورا ہوتے دیکھ مطمئن ہو کر سکندر شاہ کے سینے میں سر چھپائے۔۔۔سکندر کو اب گھر والوں کی ساری چالاکی اور پلاننگ سمجھ میں آگئی تھی کہ وہ اتنے دنوں سے بنا کوئی ہنگامہ کیے ہوئے نارمل تھے اور منال کو پیار سے بلانے لگے تھے۔۔۔

سکندر شاہ تک پہنچنے کے لئے منال کو سیڑھی بنایا گیا تھا اور اس معصوم کو پتہ بھی نہیں تھا کہ اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔۔ وہ لوگ معصوم منال کو دھوکہ دے سکتے تھے مگر عقل رکھنے والے سکندر شاہ کو نہیں۔۔

....

منال کی اتنے دنوں کی ضد کے آگے تھک ہار کر سکندر شاہ اس کی بات ماننے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔ سکندر شاہ نے منال کو سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی۔۔

۔ مگر منال اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی کہ تانی کو بھی برابری کا حصہ اور حق ملنا چاہیے۔۔۔

سکندر شاہ آج اپنے روم سے نکل کر تانی کے روم میں جانے والا تھا سکندر شاہ کس دل سے جا رہا تھا یہ تو صرف وہی بتا سکتا تھا۔ سچ میں سکندر شاہ کو منال

کی اس قدر عادت ہو گئی تھی کہ یہ سوچ کر بھی اس کا دل تڑپ رہا تھا کہ آج کی رات کو منال کے ساتھ نہیں ہو گا۔۔

آج کے رات اس کے ساتھ وہ وجود ہو گا جو اس وقت اسے بالکل ناپسند ہے۔۔

اس کے پاس کھڑی ہوئی منال کس تکلیف سے گزر رہی تھی یہ سکندر شاہ بالکل نہیں جانتا تھا۔۔ منات کو زبردستی اس بات کے لیے حامی بھروائی گئی تھی کہ وہ سکندر شاہ کو راضی کرے منال کو یہ دھمکی دی تھی تانی کے باپ نے کہ اگر اس کی بیٹی کو بیوی ہونے کا حق نہ ملا تو بہت جلد سکندر شاہ قتل ہو جائے گا اور اسے قتل کرنے والا کوئی اور نہیں کتا نہیں کا باپ ہو گا اور ہمارے خاندان میں اے ئے دن خون خرابہ ہوتا رہتا ہے ہمارے حق نہیں۔۔۔ منال نے سفاک خاندان کی بہت سی داستان سن رکھی تھی وہ ڈر گئی تھی سکندر شاہ کی موت کا سن کر وہ کیسے اس شخص کی جان کی دشمن بن سکتی تھی جس شخص

نے اس کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں بھرتی تھیں جس شخص کے انے سے اس کی زندگی میں بہار نمارونق لگ گئی تھی وہ کیسے اس شخص کی زندگی سے کھیل سکتی تھی جس نے اس کو بے پناہ محبت دی اتنی محبت دی کہ اس سے زندگی کے پچھلے سب دکھ سب محرومیاں بھول گئی تھی۔۔استانی کے روم میں بھیجتے ہوئے منال کا دل پھٹ رہا تھا۔۔وہ کیسے اپنے سکندر کو کسی اور کے حوالے کر سکتی ہے۔۔بڑی مشکل سے ضبط کی ایک کھڑی

تھی۔۔۔منال تم نے کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تم اپنے ہاتھوں سے مجھے زبردستی اس لڑکی کے روم میں بھیج رہی ہو جس کے لیے میرے دل میں کوئی جذبہ نہیں۔۔۔کیوں اس بیکار رشتے کو جسموں کا سودا بنا رہی۔۔۔مجھے تانی میں کوئی دلچسپی نہیں اور اس کے قریب جانے کے بعد بھی نہیں ہو گی میں یہ بات جانتا ہوں۔۔۔سکندر شامی منال کا بازو کھینچتے ہوئے تڑپ کر اپنے مظبوط سینے سے لگا یا تھا۔۔۔

سکندر آپ تائی کے پاس جائیں آپ کمزور نہیں پڑھ سکتے۔۔وہ سکندر شاہ کو خود سے دور کرنے کی بے جاں کوشش کر رہی تھی۔۔۔منال مجھے دور مت کرو تم میری ہو اور میں تمہارا اور تمہارا ہی رہوں گا۔۔۔

۔میں کیا کروں میرے قدم ہی نہیں اٹھ رہے اس کی جانب منال جس طرح عورت اپنے من چاہے مرد کے لیے محبت کا انمول جذبہ رکھتی ہے ایسے ہی مرد میں بھی یہی جذبہ موجود ہوتا ہے۔۔۔

تم کیوں نہیں سمجھ رہی۔۔وہ منال کی گردن پر جھک کر اپنے لبوں کے نرم گرم لمس چھوڑنے لگا۔۔۔اتنی تیزی سے اس پر اپنی شدتیں لوٹانے لگا کے منال کی سانسیں تیز ہونے لگی تھی۔۔

گردن دائیں بائیں کرتے ہوئے ہوئے تیز سانسوں سے سکندر شاہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے پیچھے کی جانب لڑکی ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ سکندر شاہ پوری شدت سے اس کے لبوں پر اپنے لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔وہ بہکتا جا رہا تھا۔۔وہ بہک چکا تھا اسے تانی نہیں منال چاہیے تھی۔۔ جس سے وہ بے پناہ محبت کرتا تھا۔منال سکندر شاہ کی محبت کے سامنے کمزور پڑتی گئی تھی۔مزاحمتیں دم توڑنے لگی تھی سکندر اس پر گھٹا بن کر چھا چکا تھا ۔۔وہ اس پر جھکا اور جھکتا ہی چلا گیا۔۔۔سکندر شاہ کی تیز سانسیں بتا رہی کہ وہ اپنی منال پر محبت کی بارش برسا رہا ہے۔۔منال کی دبی دبی سسکیاں روم کی فضا میں مدھم سی دھن بنائے ہوئے تھی۔۔

••••••••••

سکندر شاہ آجاؤ بس کرو اور کتنا میرے صبر کا امتحان لینا۔تانی چلے پیر کی بلی کی طرح میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔

روم کو گلاب کے پھولوں سے سجھایا گیا تھا خود دلہن کا روپ دھارے ہوئے تھی۔اتاولی عورت بس اس انتظار میں تھی کہ کب سکندر شاہ آئے اور وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔۔

سکندر شاہ کی مضبوط مردانگی ہمیشہ سے تانی کو اپنا دیوانہ بنائے ہوئے تھی۔

سکندر شاہ جیسے مرد کو ڈھونڈنے کے لیے تانی نے نا جانے کتنوں سے دوستیاں بنائی مگر سکندر شاہ تو ایک تھا جو اسے ہزاروں کی بھیڑ میں کہیں نہیں ملا۔۔۔

اپنے باپ کے ساتھ مل کر آج وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی تھی۔گھر کا بچہ بچہ جانتا تھا کہ سکندر شاہ کو زیر کرنا ناممکن ہے۔۔

اس لیے معصوم منال کو بلی کا بکرا بنایا گیا تھا، جس کو مارنے کی دھمکی دے کر منال کو کمزور کیا گیا معصوم منال یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ تو خود کیا چیز ہے۔۔

شریف ضرور تھا مگر اس کی رگوں میں دوڑتا نہ ڈر خون سے ہر کسی کے سامنے سینہ تان کے رہنے کا حوصلہ دیتا تھا۔اور سکندر شاہ کے جلال سے سب ڈرتے تھے کیونکہ سکندر شاہ ناانصافی نہیں کرتا تھا۔اور انصاف کی بات پر پر اڑ جانے والا مضبوط شخص تھا۔۔

اج اس سے پوری امید تھی کہ سکندر شاہ ہر صورت اس کے پاس ائے اور وہ پوری تیاری سے اسے اپنا قریب کرنے کو بے قرار تھی۔۔

اب اس بے وقوف کو کون بتائے کہ مرد اپنی محبت اپنی من چاہی عورت پر ہی محبت نچھاور کرتا ہے۔ایک نیک مرد جسم کا بھوکا نہیں ہوتا جو کہیں پر کوئی منہ مارتا پھرے۔۔۔

بے شک تانی سکندر شاہ کی بیوی تھی مگر تنی کے کارنامے سکندر شاہ سے چھپے نہیں تھے سکندر شاہ شروع سے ہی اپنی عزت کو لے کر بہت زیادہ پوزیسو رہا تھا۔۔۔

سکندر۔۔ سکندر آجاؤ چھوڑ دو اس کتیا کو اتنے دنوں سے اس کے پہلو میں گھسے ہوئے اب بھی پتہ نہیں تمہیں اس میں کیا نظر آتا ہے۔۔۔

ایک بار میں تمہارا یقین جیت لوں اس کے بعد دیکھنا اس دو ٹکے کی لڑکی کا میں کیا حشر کرتی ہوں۔۔

تانی روم میں ادھر سے اتر چل ککڑی بنی ہوئی پھر رہی تھی سکندر ابھی تک نہیں آیا۔

۔میری بچپن کی محبت اور انتظار کے بیچ میں اس لڑکی نے آکر جو دیوار کھڑی کی ہے اسے تو میں مرتے دم تک نہیں بھولوں گی۔۔

تیرا تو میں وہ حشر کروں گی کہ تیری ہڈیاں بھی نہیں ملیں گی۔۔ تیش میں بول کر کمرے میں ادھر سے ادھر ادھر سے ادھر جا رہی تھی۔۔۔

اس کا وقت نہیں گزر رہا تھا سکندر کے انتظار میں جبکہ سکندر منال کے پہلو میں اپنا سکون کا وقت گزار رہا تھا۔۔

•••••••

سکندر۔۔۔۔۔ہمم۔۔۔۔اب جائے تانی آپ کا انتظار کر رہی ہو گی۔۔

سکندر منال کی قربت میں پر سکون ہو کر اس کے اوپر ہی بر جمان ہو کر لیٹا تھا۔۔

منال تمہارا مصلہ کیا ہے۔کیوں مجھے سکون سے اپنی قربت میں رہنے نہیں دیتی کیوں ایک فضول بات کی ضد تم نے لگا رکھی ہے۔۔سکندر تانی کا نام سنتے ہی غصہ اتر آیا تھا جبکہ کچھ دیر پہلے وہ پر سکون لیٹا تھا۔۔

سکندر وہ آپ کا انتظار کر رہی ہے۔۔کر نے دو وہ جو کچھ مجھ سے چاہتی ہے وہ محبت وہ شد تیں میں تم پر لٹا چکا ہوں۔۔میرے پاس کچھ نہیں ہے اسے دینے کو۔۔

سکندر یہ تو غلط بیانی ہو گی نا وعدے سے ہم مکر رہے ہیں۔۔۔سکندر کے سخت بیڈ پر اپنا نازک سا ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

معصوم تانی اپنی بے وقوفی میں اپنی ہی دشمن کے پاس سکندر کو بھیج رہی تھی جبکہ آنے والا طوفان عقلمند سکندر کو صاف نظر آرہا تھا۔۔

یہ بات تانی کو کون سمجھاتا کہ اس کے سکندر کو اس سے چھیننے کی پلاننگ کی جا رہی ہے۔۔

وہ پاگل تو اپنے سکندر کی جان بچانے کے لیے اپنے شوہر کو اپنے سکندر کو اپنی محبت کو تانی کی حوالے کر رہی تھی۔۔

جبکہ ان کے دماغوں میں تو کچھ اور ہی چل رہا تھا۔۔۔

سکندر مت میرے لیے اور مشکل بنائیں کیا لگتا ہے میرے لیے آسان ہے آپ کو خود سے دور بھیجنا سوتن تو مٹی سے بنی ہوئی عورت برداشت نہیں کر سکتی اور تانی ایک جیتی جاگتی لڑکی ہے۔ وہ جھنجھلا گئی تھی۔۔

تو مت کرو نا برداشت میری جان کس نے کہا ہے تمہیں کہ تم برداشت کرو مت بھیجو مجھے تانی کے پاس۔۔ منال تمہارے سوا اور کوئی ایسا شخص نہیں دنیا میں جو مجھے یہ کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔۔۔

منال تم بھی مت کرو نا۔۔ سکندر کا لہجہ ٹوٹا ہوا اور التجائی تھا۔۔

۔سکندر آپ کو تانی کے پاس جانا ہے۔وہ آپ کی بیوی ہے اسے وہ حق حاصل ہے آپ کی قربت کا۔۔

اور آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔۔آپ میرے ساتھ کیا وعدہ توڑ نہیں سکتے۔

سکندر غصے سے منال سے دور ہوا تھا۔ جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

سکندر میری بات سنیں اس طرح ناراض ہو کر مت جائیں۔منال نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔

ہاتھ چھوڑو میرا۔سکندر کے چہرے پر سخت تاثرات تھے۔۔

منال بہت شوق ہے نا مجھے تانی کے پاس بھیجنے کا۔۔ نکالو میرے کپڑے فریش ہو کر جا رہا ہوں۔اور اب تم مجھے اپنے ہاتھوں سے تیار کرو سجاؤ مجھے میری دوسری بیوی کے پاس بھیجنے کے لیے۔۔

سکندر کی رگیں غصے سے تن گئی تھی آج پہلی بار سکندر نے منال پر غصہ کیا تھا منال کو ڈر بھی لگ رہا تھا اس نے کہاں سکندر کا یہ روپ اپنے لیے دیکھا تھا۔۔

منال سکندر کو کیسے بتاتی کہ وہ یہ سب کچھ مجبوری میں کر رہی ہے ورنہ وہ تو اپنے سکندر کا ایک بال بھی کسی کو نہ اکھاڑ کر نادے۔۔ یہاں تو پورا سکندر تانی کے حوالے کر رہی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

سکندر آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ منال زبردستی سکندر کا ہاتھ تھامنا چاہتی تھی جبکہ سکندر نے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے انگلی کے اشارے سے اسے دور رہنے کو کہا۔۔۔

نہیں میں ناراض نہیں بہت خوش ہوں کہ تم مجھے میری دوسری بیوی کے پاس بھیج رہی ہو۔ خوش ہوں میں بہت خوش ہوں۔ اتنا خوش کہ شاید میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔

تم میری کیفیت سمجھنا ہی نہیں چاہتی تو کیوں بتاؤں تمہیں۔۔ منال تھوڑی دیر کے لیے خود کو میری جگہ پر رکھ کر زور سوچنا کہ جب کوئی ایسا مرد عورت کی زندگی میں شامل ہو جو اس سے زہر لگتا ہو تو اس کے قریب جانا عورت کو کیسا لگتا ہے۔ وہی درد میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔۔

سکندر غصے سے بول کر اپنے کپڑے الماری سے لیتا ہوا واش روم میں جا کر بند ہو گیا تھا جبکہ منال وہیں بیڈ پر بیٹھی ہوئی سسکیوں سے رو رہی تھی۔۔

کیسے بتاؤں آپ کو جتنی تکلیف میں آپ ہیں اس سے کہیں زیادہ اذیت سے میں گزر رہی ہوں۔۔

نہیں برداشت کر سکتی میں اشپ کا تانی پاس جانا مگر میں کیا کروں سکندر آپ کی موت کی مجھے دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔۔

کیسے اپنے پیار کے لیے منال خدغرض ہو جائے۔کیسے میں اپنی خوشیوں کے لیے اپنے سکندر کی جان پر خطرہ لے آؤں۔کیا کروں میں سکندر میرا بس چلے تو میں آپ کے پاس سے گزرنے والی ہوا کو بھی کسی کو چھونے نہ دوں۔۔

آپ میری زندگی کا وہ سرمایہ ہے جو مجھے دعاؤں سے ملا ہے۔میں کیا کروں منال اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں چھپائے کب سے سسکیوں سے روئے جا رہی تھی۔۔

جب سکندر ٹاول گلے میں لٹکائے ہوئے ایک کونے سے سر کو پہنچتا ہوا باہر آیا تھا تانی کو اس طرح روتے دیکھ سکندر شاہ کا دل بند ہونے کو تھا۔۔ مگر وہ قریب نہیں آیا تھا۔۔ منال یہ آنسوئیں کس لیے ہے کیوں بہا رہی ہوئی آنسوں۔۔ میں زبردستی نہیں جا رہا تم مجھے زبردستی اس کے پاس بھیج رہی ہو۔۔

اب بھی تمہارے پاس ٹائم ہے روک لو مجھے تمہارے ایک بار کہنے سے سکندر شاہ رک جائے گا۔ پلیز مجھے روک لو مت مجھ سے وہ کرواؤ جو کرنے کو میرا دل رضامند نہیں ہے۔۔

سکندر شاہ نے تو زندگی میں وہ کھانا کبھی نہیں کھایا جو میری آنکھوں کو نہ بھائے ہمیشہ سکندر شاہ اس چیز پر ہاتھ رکھتا ہے جو اس کی آنکھوں کو تسکین دے۔۔

تم میری آنکھوں کو اچھی لگی۔ سکندر شاہ نے تجھے اپنے دل میں رکھ لیا ۔۔تانی نہیں ہے مجھے پسند۔۔ تم مجھے کیوں زبردستی اس کے پاس بھیج کر ظلم کر رہی ہو۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے دیوار سے لگ کر کھڑا تھا۔وہ خود کو کتنا بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔ یہ آج کوئی سکندر شاہ سے پوچھتا۔۔۔
یہ حقیقت تھی سکندر شاہ کی زندگی کی کہ سکندر شاہ اپنی مرضی کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتا تھا۔۔اس کا جیتا جاگتا ثبوت تانی تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا تانی سے شادی کرنا تو اس نے اتنے سالوں لٹکائے رکھا۔۔

اب بھی تانی سے نکاح صرف اس نے منال کو پانے کے لیے کیا تھا۔اسے کیا خبر تھی کہ منال ویسے ہی اس کی زندگی میں بہت جلد آ جائے گی۔۔

اسے تو خدا پتہ نہیں کب سے اس کی قسمت میں لکھ چکا تھا آج سکندر شاہ کو اپنے تانی کے ساتھ کیے ہوئے نکاح والے فیصلے پر افسوس ہو رہا تھا۔۔

افسوس تھا اسے اس بات پر کہ اگر وہ تانی سے نکاح نہ کرتا تو آج منال اسے چاہ کر بھی زبردستی تانی کے پاس اس ایشو کی بیس پر نہیں بھیج سکتی تھی کہ اگر اس نے تانی کو اس کا حق نہ دیا تو خود کے سامنے شرم سار ہو گا۔۔۔

سکندر بس پلیز آپ مجھ سے ناراض مت ہو آپ کے ناراض ہونے سے مجھے ایسے لگتا ہے میری دنیا اجڑ گئی ہے۔وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی بھاگ کر سکندر شاہ کے قریب گئی اور اس کے بھیگے ہوئے سینے سے سر لگا کر رونے لگی تھی۔۔

تو کیا کروں خوش ہو جاؤں کہ میری بیوی مجھے دان کر رہی ہے جس سے میں اتنی محبت کرتا ہوں اس کے لیے میری محبت بے مول ہے۔۔

بیکار چیز ہے جسے وہ اتنی آسانی سے اٹھا کر کسی اور کی جھولی میں ڈال رہی ہے

سکندر شاہ ناراضگی کے باوجود منال کو خود سے دور نہیں کر پایا تھا اس کے گرد

اپنی مضبوط باہوں کا حصار بناتے ہوئے لہجہ اب بھی سختی بھرا تھا۔۔

سکندر آپ کیوں نہیں میری بات سمجھ رہے تانی جو دل میں غم لیے ہوئے

کھڑی تھی۔ پتہ نہیں وہ کیوں اس آس میں تھی کہ سکندر خود سے اس کی

بات سمجھ جائے۔۔

سمجھاؤ نہ میری جان میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے بتاؤ کہ آخر کیوں تم مجھے یوں

زبردستی کسی اور کے دامن میں ڈالنا چاہتی ہو۔۔

ایک بار اپنی پریشانی بتا کر تو دیکھو خدا کی قسم سکندر ڈھال بن کر تمہارے

سامنے نہ کھڑا ہو جائے تو سکندر شاہ میرا نام نہیں۔۔

سکندر شاہ کو بھی آس تھی کہ شاید منال اپنے منہ سے اسے بتا دے کہ اسے

کیا کہہ کر اس بات پر اکسایا گیا ہے۔۔

اور کون ہے وہ شخص مگر منال سکندر شاہ کی زندگی کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کرنا چاہتی تھی، وہ غریب گھر کی لڑکی نہیں جانتی تھی کہ ان بڑی حویلیوں کے اصول

کو۔۔ مگر یہ سچ تھا کہ ان بڑی بڑی حویلیوں میں سفاکی سے قتل کیے جانا عام سی بات تھی اور وہ سکندر شاہ کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

بولو منال کیا سمجھانا چاہتی ہو کیا ہے ایسا جس کی وجہ سے میری جان مجھے زبردستی خود سے دور کر رہی ہے۔ سکندر شاہ کی محبت پر منال کا مر مٹنے کو دل کر رہا تھا مگر اس نے اپنے لب نہیں کھولے۔

سکندر جائیں تائی آپ کا انتظار کر رہی ہو گی۔۔ ایک بار پھر اپنے دل کو مضبوط کرتے ہوئے منال سکندر شاہ سے دور ہوئی۔۔۔۔

تمہیں میں کھلونا لگتا ہوں جب چاہو اپنے آنسوؤں سے میرے دل کے ساتھ کھیلنا شروع کر دو اور جب چاہو مجھ سے دور ہو کر سفاقی سے کہہ دو کہ

مجھے تانی کے پاس چلے جانا چاہیے سکندر شاہ نے اس کی قمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کھینچ کر اسے خود کے قریب کیا۔۔ریڈ کی ہڈی پر دباؤ اتنا سخت تھا کہ اسے کڑکڑا محسوس ہوئی تھی۔۔

جا رہا ہوں مگر اب میں تمہاری آنکھوں میں آنسوں نہ دیکھوں۔۔۔ جلدی میری تیاری کرواؤ۔۔آرڈر دے کر سکندر شاہ سخت سرد لہجے سے بولتا ہوا ڈریسنگ کے شیشے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔

منال جیسے روز سکندر شاہ کی تیاری کرواتی تھی اسے تیار کروانے لگی تھی آنکھوں میں آنسو بار بار آرہے تھے جس کو وہ بے دردی سے اپنے ہتھیلیوں سے صاف کر رہی تھی۔۔

کیونکہ سکندر شاہ کا یہی آرڈر تھا سکندر شاہ پتھر کا ہو کر کھڑا ہوا تھا۔۔منال اسے پرفیوم لگا رہی تھی۔۔سکندر شاہ مرر کے اندر دیکھ رہا تھا۔۔اس کی

آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو۔۔ مگر مقابل اس کے آنسوؤں کو اگنور کرنے کے لیے اپنی مٹھیوں کو سختی سے میچ کھڑا تھا۔۔

سکندر شاہ اپنا موبائل اٹھاتا ہوا روم کے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر باہر جانے ہی والا تھا کہ اس کے بالکل پیچھے آکر کھڑی منال کے لیے وہ ایک دم سے واپس پلٹا تھا اور اس کے بالوں پکڑ کر پیچھے کی طرف جھکا کر اس کی پنک پنکڑیوں پر جھکا اور انہیں پوری طرح سے قید میں لے گیا۔۔

۔

شدت اتنی زیادہ تھی کہ منال چند سیکنڈوں میں سانسوں کے لیے تڑپنے لگی تھی۔اس کی سانسوں کو خود میں قید کیے اسے جیسے سزا دے رہا تھا۔۔

گلے میں اٹکی ہوئی سانسوں کو باہر آنے کا موقع نہیں دے رہا تھا سانسوں کے گھٹنے پر پہلے سے ہی روتی ہوئی منال اور رونے لگی تھی۔

۔ مگر مقابل پر اس کے رونے کا کوئی اثر نہ تھا اپنی مرضی اپنی شدت اس کے لبوں پر اتارتا ہوا تشنگی سے نمی کو پینا برقرار رکھے ہوئے تھا۔۔

منال نے برداشت کرنے کی بہت کوشش کی۔۔ مگر سانس نہ آنے پر منال اس کے سینے پر دباؤ دیتی ہوئی زبردستی اسے پیچھے کرنے لگی تھی۔۔

بے جا کوشش کر کے منال تھک کر اس کی باہوں میں ڈال کی طرح لٹکی ہوئی تھی۔۔

مقابل پیچھے ہوا مگر اپنی مرضی سے۔۔ سکندر کیا آپ مجھے مارنا چاہتے ہیں سانسوں کے لیے تڑپتی ہوئی منال کو جیسے ہی آزادی ملی وہ روتی آنکھوں سے بولی تھی۔۔

کیوں جان لینے کا حق صرف تمہیں ہے۔ مقابل کے لہجے میں طنز اترا۔۔۔ یہ آخری اپنے لبوں کا لمس تمہارے لبوں پر چھوڑ کر جا رہا ہوں اس کے بعد یہ جھوٹا ہو جائے گا۔۔۔ یہ بولتے ہوئے سکندر شاہ کی آنکھوں میں کس قدر درد تھا یہ لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتا۔۔

میری آج کی قربت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔سکندر شاہ کی قربت میں آنے والی پہلی لڑکی تم تھی منال۔۔تم وہ پہلی لڑکی تھی جو سکندر شاہ کے اتنا نزدیک ہوئی۔۔

آج کے بعد سکندر شاہ کا وجود کسی اور کی قربت میں ہو کر تمہارے پاس جب آئے گا۔۔تمہیں شاید بہت خوشی محسوس ہو گی مگر سکندر شاہ کو قسم سے سوچ کر خود سے نفرت ہونے لگی ہے۔۔

وہ بولتے ہوئے سرد لہجے سے دروازہ کھول کر جا چکا تھا۔۔

سکندر تمہیں کیا پتا میں بھی مر رہی ہوں یہ سوچ کر کہ میرا اسکندر میرے سوا کسی اور کے پاس جائے گا۔۔کیا۔۔کروں۔۔میں کیا کر سکتی ہوں۔اللہ میاں اتنی ساری خوشیاں دے کر یہ کیسا امتحان لے لیا میرا۔۔

اے خدا مجھے صبر دے۔۔کیوں صبر نہیں آرہا مجھے۔۔سکندر شاہ کے جاتے ہی منال نے دروازہ بند کیا اور زور قطار وہیں فرش پر بیٹھے رونے لگی تھی۔۔

•••••••••

سکندر تم آ گئے تمہیں پتہ ہے میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی تم نے اپنے میں اتنی دیر کیوں لگا دی۔تانی سکندر شاہ کی جانب تیزی سے آئی تھی۔۔۔

۔سکندر شاہ بنا کوئی جب دیے دروازہ بند کر کے روم کے اندر آیا۔۔ایک نظر گھما کر روم کا جائزہ لیا۔۔۔یعنی کہ کے بکرے کو ذبح کرنے کا پورا انتظام کر رکھا ہے۔۔سکندر شاہ دل میں سوچ کر اشتیال بھری نظروں سے تانی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

سکندر میں کیسی لگ رہی ہوں تانی نے خود کو اس کے سامنے کرتے ہوئے متلاشی نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔

جیسی ہو ویسی لگ رہی ہو اور اتنا میک اپ بھی تمہاری مکاری کو چھپانے میں ناکام رہا ہے۔ سکندر شاہ کے لہجے میں برف جیسی ٹھنڈک اور نظروں میں تنزوں کا طوفان تھا۔۔

سکندر آج کی رات میں تم سے کوئی بھی لڑائی جھگڑا کرنے کے موڈ میں نہیں تم چاہے جتنے مرضی مجھ پر طنز کر لو میں نہیں لڑائی کروں گی۔ وہ مسکراتے ہوئے سکندر شاہ کے ہاتھ کو پکڑ کر بولی۔۔

کیوں آج کی رات میں ایسا کیا خاص ہے سکندر نے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا تھا مگر تانی تو اتنی بے قرار تھی کہ سکندر شاہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے بیڈ کی جانب لے آئی جہاں پھولوں سے سجی ہوئی سیج انتظار کر رہی تھی دونوں کا۔۔

سکندر اتنے معصوم اور بچے نہیں ہو تم کہ تمہیں اس رات کا پتہ نہیں۔۔

مگر جانتی ہوں میں تمہیں تم خود سے میری جانب قدم نہیں بڑھاؤ گے اس لیے مجھے ہی بے شرم بننا پڑے گا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

واہ ماشاءاللہ بے شرم بننا نہیں پڑے گا تانی تم الریڈی بے شرم ہو۔ تم تو اتنی بے باک ہو کے غیر مردوں سے کھلے عام ویڈیو چیٹ کالنگ اور میسج کرتی رہتی ہو۔۔۔

تو میرے سامنے پھر یہ شرم کا تماشہ مت کرو تم کتنی بے باک ہو یہ بات مجھ سے چھپی ہوئی نہیں۔۔

سکندر یہ دیکھو میں نے تمہارے لیے گفٹ خریدا ہے سائڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے چھوٹے سے ڈبی نما باکس کو اٹھاتے ہوئے تانی مسکرا کر بولی تھی۔۔

سکندر شاہ کی اتنی کڑوی باتیں سن کر بھی تانی کے چہرے پر کوئی شرم یا غصے کے تاثرات نہیں تھے کوئی لڑکی بھلا اتنی ڈھیٹ کیسے بن سکتی ہے۔۔ جو سب کچھ ایک لڑکا کرتا ہے تانی تو وہ سب کچھ خود کرنے پر تیار تھی۔۔۔

تانی تمہیں گولڈ میڈل دینے کو دل چاہتا ہے میرا۔۔۔ میں تمہیں اتنا کچھ سنا رہا ہوں مگر تمہارے چہرے پر کوئی تاثرات نہیں۔ میڈل کی تو تم حقدار ہو سکندر شاہ نے ایک پر پھر تز کیا تھا۔۔

ہاں میڈل دے دینا کس نے منع کیا ہے۔۔ میڈل دینا اپنے پیار کا تانی خوشی خوشی قبول کرے گی۔۔ وہ خود سے سکندر شاہ کے مظبوط سینے پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔۔۔

سکندر شاہ کے دل میں آگ لگ چکی تھی کیونکہ یہ سینہ صرف منال کے لیے تھا۔ وہ صرف منال کا سر اپنے سینے پر رکھنا چاہتا تھا۔۔
یہ اس کی منال کے سونے کی جگہ تھی یہاں پر اس کی منال کے وجود کی رانائیوں کو چھو کر وہ پر سکون ہوتا تھا۔

تانی کے ساتھ لکھتے ہی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ تانی کو اٹھا کر فرش پر پٹخ دے۔ مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہاں اس کی جان اس کی منال نے اپنے وعدے قسمیں دے کر اسے بھیجا تھا۔۔۔

باندھ دیا تھا اس نے سکندر شاہ کو اپنے وعدوں اور قسموں میں۔۔۔تانی نے ایک خوبصورت واچ نکال کر سکندر کے آگے کی۔۔۔

سکندر نے اسے دیکھنا تک گوارا نہیں کیا تھا۔ مگر تانی پر کسی چیز کا اثر نہیں ہوا ۔۔ سکندر بیڈ پر بیٹھنے کو تیار نہیں تھا۔۔

تانی اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی بیڈ پر بٹھا چکی تھی۔۔۔سکندر واچ کیسی لگی۔۔انتہائی فضول بالکل تمہارے جیسی جس کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔مقبل کا لہجہ سرد اور سپاٹ تھا۔۔

کوئی بات نہیں میں اپنی اور واچ کی جگہ تمہاری زندگی میں خود بنالوں گی۔۔

دودھ کا گلاس اس کے آگے کیا کرتے ہوئے۔۔

یہ کیا ہے؟؟

دودھ ہے سکندر۔۔۔کیا کروں اس کا۔۔

۔پی لو۔۔کہتے ہیں اس سے میاں بیوی کا پیار بڑھتا ہے۔۔۔اس سے میاں بیوی کا پیار نہیں بڑھتا بے غیرتی بڑھتی ہے جو تم نے یہ فلموں میں دیکھ دیکھ کر شروع کی ہے۔۔۔

تم پیو اس کی تمہیں ضرورت ہے آگ تمہیں لگی ہوئی ہے مجھے نہیں۔۔۔

۔ہاں تو تم آگ بجھا چکے ہو۔۔۔اپنی ساری شدتیں تو دو ٹکے کی لڑکی پر نچھاور کر کے اپنے جسم کی آگ کو تو ٹھنڈا کر چکے ہیں۔۔۔۔

تانی اپنی بکواس بند رکھنا میں تمہاری بکواس سننے نہیں ایا۔۔پر فیلے لہجے کے ساتھ سکندر شاہ کا غصہ مزید ہوا تھا۔۔تو کس لیے آئے ہو جب سے آئے ہو طعنے مارے جا رہے۔۔۔میں تو آیا ہی نہیں نا آنا چاہتا تھا۔۔۔

مجھے تو زبردستی بھیجا گیا ہے جس کو تم لوگوں نے پتہ نہیں کس طرح سے ایمو شنل بلیک میل کیا۔۔۔تم لوگ بہت سفاک اور چالاک لوگ ہو۔۔۔

تم لوگ اچھی طرح سے جانتے تھے کہ میں تم لوگوں کی باتوں میں نہیں آؤں گا اس لیے گھٹیا سوچ کے لوگوں نے اس معصوم کو ورغلا کر مجھے مجبور کروایا۔۔

۔کیا لگتا ہے تانی کہ تم مجھے حاصل کر لو گی۔ کبھی نہیں کبھی بھی نہیں سکندر شاہ کبھی اس چیز کو منہ نہیں لگاتا جو اس کی نظروں کو اچھی نہ لگے۔۔۔تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ تم سکندر شاہ کے وجود پر اپنی وحشت لٹا سکو گی۔۔۔
سکندر بیوی ہوں تمہاری میرا حق ہے تم پر اور میرے حق کو پورا کرنا تم پر فرض ہے۔۔۔ سبحان اللہ سوچو ہے کھا کر بلی حج کو چلی۔۔۔ جیسے کہ میں تو جانتا نہیں کہ تم اپنے فرض پورے کروانے کے لیے میری پابند نہیں۔۔۔اور حقوق کی بات مت کرو جن بیویوں کو حقوق چاہیے ہوتے

ہیں وہ غیر مردوں سے کھلے عام باتیں نہیں کرتی۔۔۔سکندر کب تک اس بات کو کھینچتے رہو گے۔۔۔

بس کردو چھوڑ دو اس کی جان تانی میں نہ کوئی شرم تھی نہ لحاظ۔۔۔چھوڑ دوں۔اس کے لیے یہ ایک عام سی بات تھی جس کو چھوڑا جا سکتا تھا۔۔

چھوڑ دوں اس بات کو۔۔سکندر شاہ نے حیران کن نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔مطلب کہ تانی تمہارے لیے یہ معمولی سی بات ہے کہ مجھے اس بات کو چھوڑ دینا چاہیے۔۔۔۔میں نہیں چھوڑ سکتا میری غیرت گوارا نہیں کرتی کہ میری بیوی کسی غیر مرد سے باتیں کرتی رہی ہو۔۔۔

تو سکندر کیا چاہتے ہو۔۔۔۔اس بار تانی کا لہجہ بھی سخت ہوا تھا۔۔

طلاق دینا چاہتا ہوں۔۔۔سکندر تمہیں قسم ہے اگر تم نے اپنے منہ سے کوئی غلط الفاظ نکالا تو۔۔۔

اگر نہیں چاہتی کہ میں اپنے منہ سے اس طرح کا کوئی الفاظ نکالوں تو تانی مجھے مجبور مت کرنا کہ میں تمہارے قریب آؤں۔۔

نہیں کروں گی مگر مجھے اپنے نکاح سے مت نکالنا۔۔تانی ڈر گئی تھی۔

اس کے بعد پوری رات گزرتی گئی۔تانی بیڈ کی ایک سائیڈ پر لیٹ گئی تھی۔

جبکہ اتنے بڑے بیڈ کی دوسری جانب بھی سکندر شاہ نے سونا گوارا نہیں کیا تھا وہ روم میں رکھے ہوئے صوفے پر ساری رات سینے پر ہاتھ باندھے ہوئے سوتا رہا۔۔۔

مگر پوری رات اس نے آنکھوں میں گزارتے ہوئے صوفے کا انتخاب کیا تھا جبکہ تانی اپنی بربادی کا سوگ اپنے بیڈ پر منا رہی تھی۔

۔•••••••••••

رات اتنی طویل بھی ہو سکتی ہے یہ تو سکندر شاہ کو آج پتہ چلا تھا کتنی پر سکون تھی وہ راتیں جو وہ منال کے پہلو میں گزارتا تھا۔۔۔

منال کی قربت میں فجر کیسے ہو جاتی تھی سکندر شاہ کو پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔ مگر آج فجر کی اذانیں ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی سکندر شاہ جو ایک ایک سیکنڈ ایک ایک گھڑی اس روم میں بامشکل گزار رہا تھا۔۔

پوری رات اس نے ایک سیکنڈ کے لیے نیند کی آغوش میں جا کر نہیں دیکھا تھا اس کی بے قراری کو دیکھ دیکھ کر تانی کو اور بھی تیش آ رہا تھا۔۔

وہ جانتی تھی یہ شخص اس لڑکی کے لیے بے قرار ہے۔تانی کی ہزار سازشیں اپنے باپ کو بھڑ کانا منال کو انڈر پریشر کر کے سکندر کو اپنے روم میں بلوانا سب کچھ دھرا کا دھرا رہ گیا تھا۔۔۔

وہ سکندر شاہ تھا۔۔جو اس کے قریب ہو کر بھی قریب نہیں آیا تھا۔

وہ اپنی ضد کا پکا تھا اس نے صحیح کہا تھا جو چیز اس کی آنکھوں کو نہیں بھاتی اسے وہ اپنے منہ کو کبھی نہیں لگاتا۔

تانی اس کی آنکھوں کو نہیں بھاتی تھی سکندر شاہ نے اسے اپنے قریب آنے کی اجازت تک نہیں دی تھی۔تانی کی نفرت منال کے لیے شدت پکڑ چکی تھی۔۔

وہ اب بھی دلہن کے لباس میں لیٹی تھی اس آس پر کہ شاید سکندر شاہ اپنا فیصلہ بدل لے۔۔مگر وہ سکندر شاہ تھا جس کا فیصلہ کبھی نہیں بدل سکتا تھا۔وہ اپنے وعدے اپنے اصولوں کا پابند تھا وہ جو ٹھان لیتا وہ کر کے دکھاتا تھا۔۔

وہ اس کمرے میں صرف اپنی منال سے کیے ہوئے وعدے کو نبھانے کے لیے آیا تھا۔ کمرے سے نکلتے ہوئے اس نے دل میں یہ مضبوط عہد تھا کہ وہ تانی کے نزدیک نہیں جائے گا۔۔

کبھی وہ جگہ کسی اور کو نہیں دے گا جو منال کی ہے۔ سکندر منال کو وہ تکلیف محسوس کرانا چاہتا تھا جو اسے خود سے دور کر کے وہ دے رہی تھی۔۔

سکندر شاہ فجر کی پہلی اذان کا انتظار کر رہا تھا تا کہ وہ اس کمرے سے اس گھٹن سے آزاد ہو کر اپنی منال کے پاس جا سکے۔۔

اسے صبح کی پہلی کرن کا انتظار تھا۔۔

تا کہ ثابت کر سکے کہ وہ رات منال کے کہنے پر تانی کے ساتھ گزار کر آیا ہے۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔ مگر آج کی رات اتنی بے رحم بنی ہوئی تھی کہ کہ سکندر کے لیے ہزاروں سال سے زیادہ طویل ہو چکی تھی۔۔۔

ختم ہونے کا نام ہی نہیں رہی تھی۔ سکندر شاہ نے آج سے پہلے اپنی زندگی میں کبھی ایسی گھٹن زیادہ تویل رات کا سامنا نہیں کیا تھا۔۔۔
مگر رات جتنی بھی طویل اور کالی ہو آخر اس کی صبح ضرور ہوتی ہے سکندر شاہ بھی اس امید پر زندہ تھا۔۔۔

•••••••••

ادھر منال کا حال بھی سکندر شاہ سے مختلف نہیں تھا اس نے بھی ساری رات اپنی آنکھوں میں گزاری تھی۔۔۔

فرق اتنا تھا کہ سکندر شاہ مضبوط مرد تھا جس نے اپنی تکلیف کو انسوؤں کی صورت میں رواں نہیں کیا۔ جبکہ منال ایک کمزور لڑکی تھی جو زندگی میں ہر

چھوٹی چھوٹی خوشی کے لیے ترسی تھی اور سکندر اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اس کی دولت اس کی سلطنت تھا۔۔

۔جس کو اس نے خود اپنے ہاتھوں سے تانی کے پاس بھیجا تھا وہ اس تکلیف کی شدت کو برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

جب سے سکندر شاہ گیا تھا وہ وہیں ٹھنڈے فرش پر بیٹھی ہوئی روئے جا رہی تھی۔ کبھی سسکیاں رک جاتی تھیں تو کبھی جاری ہو جاتی۔۔

سردی کی شدت سے وہ برف بنی ہوئی تھی۔ مگر اسے نہ خود کا ہوش تھا نہ وقت کا پتہ اس کی آنکھیں تو اپنے سکندر کو دیکھنا چاہتی تھی۔ کچھ گھنٹے پہلے سکندر شاہ کی قربت میں وہ خود کو کتنا پر سکون محسوس کر رہی تھی۔۔

مگر اب ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے صدیاں گزر چکی ہیں اس نے سکندر شاہ کو دیکھا نہیں وہ اپنے سکندر کو دیکھنا چاہتی تھی۔اس کے سینے سے لگ کر اپنے جسم میں اٹھتی جدائی کی ٹیسوں پر سکندر کی محبت کا مرہم لگانا چاہتی تھی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اس کا پورا وجود کانپ رہا تھا سر میں درد کی شدید لہریں دوڑ رہی تھی مگر وہ پتھر کا مجسمہ بنی ہوئی اپنی جگہ پر بیٹھی تھی۔۔

رو رو کر آنکھوں کے کنارے سوجھ چکے تھے پنکھڑیاں ٹھنڈی اور سوکھی ہوئی تھی جس پر جھریاں نمودار ہونے لگی تھی۔

ٹھنڈ کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ لوگوں نے کمروں میں ہیٹر جلا رکھے تھے مگر یہاں منال تھی جو شاید خود کو سزا دینے کے لیے ہیٹر بھی بند کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔
فجر کی اذانیں ہو رہی تھی جب اس کے روم کا دروازہ کھلا اور سکندر شاہ نے اپنا قدم اندر رکھا تھا۔منال کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی وہ بنا دیکھے سمجھ گئی کہ اس کا سکندر آیا ہے۔۔

اس کے جسم سے اڑتی ہوئی خوشبو کو وہ ہزاروں کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی۔

سکندر شاہ جو اس کے چہرے پر خود سے دور ہونے کے درد زدہ رنگ دیکھنا چاہتا تھا مگر یہاں تو معاملہ ہی الگ تھا

۔۔منال کی حالت دیکھ کر سکندر شاہ کی روح کانپ گئی تھی۔وہ بنا دوپٹے کے بکھرے ہوئے بال لیے فرش پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔اس کا پورا وجود نیلا پڑنے لگا تھا۔روم ٹھنڈا برف تھا۔۔

سکندر شاہ دروازہ بند کرتے ہوئے تیزی سے قدم اس طرف بڑھا کر آیا

۔۔نیچے بیٹھتے ہوئے منال کے گال پر ہاتھ رکھ کر اس کا ٹمپریچر چیک کیا تھا

۔۔وہ ٹھنڈی برف کی مانند ہو رہی تھی۔

Zubi Novels Zone

وہ ہونکوں کی طرح ہنستے ہوئے سکندر شاہ کی جانب دیکھ کر مسکرائے جارہی تھی جیسے کوئی پاگل ہو پاگل ہی تو ہوگئی تھی وہ اپنے سکندر کو خود دور بھیج کر سکندر نے اسے اپنی باہوں کے حصار میں لے کر سینے سے لگالیا تھا۔۔

وہ ایڑیوں کے بل بیٹھا ہوا ہے تھا۔ منال اب کیوں خود کو اذیت دے رہی ہو۔ لگتا ہے کہ تم پوری رات یہاں بیٹھی رہی ہو،۔۔

پاگل لڑکی اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو سکندر کیا کرتا۔ تم کیوں نہیں سمجھتی کہ تم میرے لیے میری زندگی ہو سکندر شاہ نے اسے اپنی مضبوط باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لا یا تھا۔۔۔

وہ ٹھنڈ سے کانپ رہی تھی۔۔ سکندر آپ میرے ہیں صرف میرے۔ آپ مجھے کبھی خود سے دور نہیں کر سکتے۔۔۔

وہ درد کی شدت میں پتہ نہیں کیا کیا بولے جارہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مجھ سے دور مت جائیں گا۔ سکندر شاہ جو اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے کمبل سے کور کر کے پیچھے ہوا تھا۔

۔منال کے لیے کچھ گرم منگوانا چاہتا تھا جس کے لیے وہ انٹر قوم کی طرف بڑھنے لگا۔۔

مگر منال نے جھپٹ کر سکندر شاہ کی قمیض کو سینے سے جکڑتے ہوا اپنی جانب کھینچا تو سکندر شاہ جس پوزیشن میں تھا وہ توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے منال کے اوپر آن گرا تھا۔۔۔

میری جان میں کہیں نہیں جا رہا۔۔ تمہارے لیے چائے منگواتا ہوں تاکہ تم پی کر بیٹر فیل کرو۔۔۔

سکندر شاہ نے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے بڑی نرمی سے کہا تھا۔ منال کی حالت کافی خراب لگ رہی تھی۔۔

اور اسے دیکھ کر سکندر کی حالت اس سے زیادہ خراب ہو چکی تھی۔۔

مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ میرے پاس رہیں میں ٹھیک ہو جاؤں گی۔۔وہ سکندر شاہ کے گلے میں اپنے بازو ڈالے ہوئے گرفت بنائے ہوئے تھی ۔۔سکندر شاہ کی ایک رات کی دوری سے منال ٹوٹ چکی تھی۔۔

سکندر کی جان سکندر کب تم سے دور جانا چاہتا تھا۔سکندر کو تم نے زبردستی دور بھیجا ہے۔۔بالوں کی لٹوں کو اس کے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بے تاب نظروں سے مقابل دیکھ رہا تھا۔۔۔مگر۔۔

Zubi Novels Zone

شششششش۔۔۔ابھی کے لیے خاموش ہو جاؤ۔جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی اس کے بعد بات ہو گی فی الحال تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔سکندر نے اس کی پنکھڑیوں پر انگلی رکھتے ہوئے آنکھوں گھور کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔

میں آرام کروں گی مگر آپ مجھ سے دور نہیں جائیں گے آپ مجھ سے وعدہ کریں۔۔

ابھی کے لیے میں تمہارے پاس ہوں جب تم ٹھیک ہو جاؤ گی اس کے بعد بات کریں گے۔۔

پھر وعدہ کروں گا پہلے تمہیں بھی مجھ سے کچھ وعدے نبھانے ہوں گے ۔منال کی اتنی تڑپ دیکھ کر سکندر شاہ کے دماغ میں پلتے ہوئے سوال کو جواب مل چکا تھا۔۔

وہ سمجھ گیا کہ منال سے یہ فیصلہ زبردستی پریشرائز کروا کے لیا گیا ہے منال نے اپنی خوشی سے سکندر کو خود سے دور نہیں بھیجا۔۔یہی تو کسک تھی سکندر شاہ کے اندر کہ منال کیسے اس کی اتنی بے پناہ محبت کو نظرانداز کر کے اسے کسی اور کے حوالے کر سکتی ہے۔۔

سو جاؤ منال۔۔۔منال کے اندر سکندر کو کھو دینے کا ڈر اتنی شدت پکڑ چکا تھا کہ اتنی خراب حالت میں بھی وہ آنکھیں بند کرنے کو تیار نہیں تھی۔۔

اس کی بے چینی کو دیکھتے ہوئے سکندر نے اپنے جوتے اتارتے ہوئے اس کے ساتھ ہی کمبل کی ایک سائیڈ اٹھا کر لیٹ گیا۔۔۔

اپنا بازو سیدھا کرتے ہوئے سکندر نے منال کو اپنے بازو پر لٹا کر دوسرا بازو اس کے اوپر سے گزارتے ہوا اپنی باہوں کی حراست میں لے کر اس کے کانپتے وجود کو گرمی بخشی تھی۔۔۔

وہ اس کے مظبوط سینے میں چھوٹے بچوں کی طرح چھپ گئی تھی۔ سکندر نے اپنا چہرہ اوپر اٹھا کر اس کی آنکھوں پر لب رکھ کر چوم لیا تھا۔۔۔

منال کی پلکوں کا اوپر کا کنارہ رو رو کر سوجھ چکا تھا۔۔

منال میری جان سو جاؤ۔ سکندر تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہا۔۔۔اسے بے سکون ہو کر بار بار سکندر کی جانب دیکھتے ہوئے دیکھ سکندر نے اسے اپنی محبت کا یقین دلایا تھا۔۔

منال نے آنکھیں بند کر لی تھی۔ وہ اس کے سینے میں سر چھپائے اپنا بازو اس کے اوپر سے گزار کر اسے کس کے جکڑے ہوئے تھی۔۔۔

سکندر نے کمبل اپنے اوپر اڑتے ہوئے منال کو حدت دینے کے لیے اپنی سانسیں کمبل کے اندر ہی چھوڑنا شروع کی۔۔لبوں کے لمس منال کے خوبصورت چہرے پر چھوڑتے ہوئے گردن تک لے آیا تھا۔۔۔

ٹھنڈے وجود کو گرمائش ملنے سے منال کو سکون ہو کر نیند کی گہرائیوں میں جانے لگی تھی۔۔۔

جبکہ سکندر ہمیشہ کی طرح منال کے قریب ہو کر بے قابو ہونے لگا تھا۔۔۔منال کی حالت کو دیکھتے ہوئے سکندر شاہ نے سر کو جھٹکتے ہوئے خود پر باندھ لگا لئے۔۔۔

منال تو سکندر کی باہوں کی تپش میں پر سکون سو گئی تھی اس کی کپکپاہٹ بھی ختم ہو چکی تھی۔۔مگر سکندر شاہ جو ساری رات کا جاگا تھا اس کی آنکھوں میں اب بھی نیند نہیں تھی۔۔

۔وہ سب کڑیوں کو آپس میں ملا کر دیکھنا چاہتا تھا کہ آخر اس کی منال کو اس قدر مجبور کس نے کیا۔۔

●●●●●●●●●●●●

آپ لوگ کیسے ماں باپ ہو میری خوشی کے لیے کچھ کر بھی سکتے ہو یا نہیں۔۔تانی میری بچی تو بیٹھ میں تیرے لیے ٹھنڈا دودھ منگواتی ہوں۔۔

۔تانی رات والی سکندر سے ہوئی توہین کو اپنے ماں باپ کے سامنے چلا کر نکال رہی تھی۔۔۔

تانی کی ماں اس کی کے چلانے پر اسے تحمل سے بیٹھا رہی تھی۔۔اس نے نوکرانی سے کہا کہ جلدی سے تانی کے لیے ٹھنڈا دودھ لے کے آؤ۔۔سچ میں اس وقت تانی کو ٹھنڈے دودھ کی ہی ضرورت تھی کیونکہ جتنی توہین رات کو سکندر نے اس کی کی تھی اگر تانی میں غیرت ہوتی تو اسے تو مر جانا چاہیے تھا۔۔۔

مگر تانی ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنی جان نہیں لے سکتی تھی بہت سخت جان تھی تانی کی۔اور ویسے بھی تانی کو اپنی جان بہت عزیز تھی۔۔

پتر تو چپ کر میں اس لڑکی کا بندوبست کرتا ہوں۔کیونکہ تمہارا گھر بسانے کے لیے اب مجھے اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا سکندر شاہ پاگل ہو چکا ہے اس لڑکی کے پیار میں۔اب گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلنے والا مجھے انگلی ٹیڑھی کرنی پڑے گی تانی کا باپ غصے سے لال پیلا ہوتا ہوا بولا۔۔

سچ میں اگر دیکھا جائے تو غیرت مند تو تانی کا باپ بھی نہیں تھا بیٹی کی ساری کرتوتیں سامنے آنے کے باوجود بھی بیٹی کی سائیڈ لے کر سکندر شاہ کے خلاف جا رہا۔

انگلی ٹیڑھی کرنے سے پہلے سوچ لینا بلال شاہ سکندر شاہ وہ گھی ہے جو تمہاری ٹیڑھی انگلی کو جلا کر اس پر پھپھولے بھی بنا سکتا ہے۔۔

سکندر شاہ کا دادا جو روم سے آتی ہوئی آوازوں سے متوجہ ہو کر کمرے کے اندر داخل ہوا تھا۔۔

وہ اپنے بیٹے سے مخاطب تھا۔چہرے پر غصہ اور رعب دار پر سنلٹی لیے ہوئے کھڑا تھا۔۔

تو پھر کیا کروں ابا جی اپنی بیٹی کو روز روز ایسے روتے ہوئے میں نہیں دیکھ سکتا میرے پاس اور ہے کیا میری ساری دولت میری یہ اکلوتی بیٹی ہے۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے۔ تم سکندر کی محبت پر ہاتھ ڈال کر اس لڑکی کے ساتھ کچھ غلط کرو گے تو سکندر تمہاری بیٹی کو خوشی خوشی اپنا لے گا۔۔اور بدلے میں کچھ بھی نہیں کرے گا اگر تمہیں ایسا لگتا ہے تو دنیا کے سب سے بڑے بے وقوف انسان تم ہو۔۔

وہ سکندر شاہ ہے یہ بات مت بھولو شریف جب اپنی شرافت چھوڑتا ہے تو وہ انتہائی خطرناک ہو جاتا ہے سکندر شاہ بے شک ہم سب کی نسبت شانت رہتا ہے مگر یہ بات مجھے بتانے کی ضرورت نہیں کہ وہ نہ ڈر ہم سب سے زیادہ ہے۔

اس کی رگوں میں بھی اسی خاندان کا خون دوڑتا ہے اگر سکندر شاہ سفا کی پر اترا تو۔۔بلال شاہ ہم سے سنبھالا نہیں جائے گا۔۔اس لیے کچھ بھی نہیں حرکت کرنے سے پہلے سوچ لینا اس لڑکی کو نقصان پہنچانے کا مطلب بربادی ہی بربادی ہے۔۔۔

ایک ایسی بربادی جس میں خون کی ندیاں بہیں گی۔۔سکندر شاہ کا دادا سخت لہجے سے اگاہی یقینی بنا رہا تھا۔۔

تو کیا ابا جی ہم اپنی بیٹی کو اسی طرح روتے ہوئے دیکھتے رہیں ہماری بیٹی کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔۔

بہو پہلے اپنی بیٹی کو کچھ اچھے اصول سکھاؤ پھر یہ سوال کرتی تم اچھی لگتی ہو۔ شاید اس دن تم نے کان کھول کر سنا نہیں تھا جب سکندر نے اس کے بارے میں ہمیں ثبوت دکھائے تھے تو ہمارے پاس بولنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔۔

سکندر شاہ کے دادے کی بات پر دونوں میاں بیوی خاموشی اختیار کر گئے تھے سچ میں اس وقت ان کے پاس اس سچی باتوں کا کوئی جواب تو موجود نہیں تھا۔۔

دادا جی سکندر مجھ پر الزام لگا رہا ہے ایسا کچھ بھی نہیں۔ایسی ویڈیوز فیک ہوتی ہیں اور ہزاروں لوگ ایسی ویڈیو بآسانی بنا سکتے ہیں۔تانی نے ایک آخری حربہ آزماتے ہوئے جھوٹ بولا تھا۔تاکہ وہ اپنے آلودہ چہرے کو چھپا سکے۔۔۔

تانی تم اگر اس گھر کی پوتی نہ ہوتی تو اس وقت تمہیں گولی میں اپنے ہاتھوں سے مارتا۔تانی کے دادے کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا۔۔لفظوں کو سختی سے پیستے ہوئے بولا۔
میں سکندر شاہ کی رگ رگ سے واقف ہوں سکندر شاہ نہ تو جھوٹ بولتا ہے اور نہ کسی پر تہمت لگاتا ہے۔۔

اگر اس نے تمہارے بارے میں یہ بات بنا ثبوت کے اپنے منہ سے بھی کی ہوتی تو میں بنا سوچے سمجھے مان جاتا۔۔

اور اب تو اس نے سب کے سامنے ثبوت پیش کیے ہیں۔ تو میں کیسے مان لوں کہ وہ تم پر تہمت لگا رہا ہے۔۔ تم پر یہ مثال فٹ بیٹھتی ہے ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری۔۔

ابا جی آپ میری بیٹی کو گولی مارنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔ میری بیٹی پر تانے کس رہے ہیں۔۔۔

اگر آپ کی ہمت ہے تو آپ اس لڑکی کو کیوں نہیں جان سے مارتے، جو اس سارے فساد کی جڑ ہے جس نے میری بیٹی کے حق پر ڈاکہ ڈالا ہے تانی کی ماں اپنی بیٹی کی طرف داری میں بولی۔۔

میں اس لڑکی کو کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ میں تم لوگوں کی طرح بے وقوف نہیں ہوں مجھے میرا پوتا بہت عزیز ہے اور وہ لڑکی سکندر شاہ کی کمزوری ہے

اگراس پر ہاتھ ڈالا گیا تو سکندر چپ نہیں بیٹھے گا اور میں سوئے ہوئے ناک کو جگا کر اپنے گھر کو جنگ کا میدان نہیں بنا سکتا۔۔

بہتر ہے کہ تم لوگ بھی اس بات کو تسلیم کر لو کہ وہ سکندر شاہ کی بیوی ہے اور اپنے خاص رشتوں کو حق دلانا سکندر کو بخوبی آتا ہے۔۔

میں اس لڑکی کو دادا جی اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتی سمجھ گئی ہوں کہ آپ لوگ میرے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے۔۔

اب جو کرنا ہے اپنا گھر بچانے کے لیے مجھے خود کرنا ہے اور میں کرلوں گی تانی ہمیشہ کی طرح بدتمیز تھی بدتمیز ہے اور اس نے بدتمیز ہی رہنا تھا۔۔۔

وہ پاؤں پٹختے ہوئے روم سے جا چکی تھی یہ تربیت کی ہے تم لوگوں نے اپنی بیٹی کی اور اس لڑکی کے لیے ہم لوگ یہ سوچتے ہیں کسی کے سکندر اپنی محبت کو چھوڑ دے گا۔۔۔

مجھے تو افسوس ہوتا ہے کہ ہمیشہ میں نے اپنی اس پوتی کے لیے بحث کی جس کو میرا ہی لحاظ نہیں ہے تانی کی بد تمیز اس کے دادا جان کو انتہائی بری لگی تھی۔۔

دادا جان چند ایک نصیحتیں اور کر کے روم سے جا چکے تھے تانی کی ماں اور باپ دونوں پریشانی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آگے کیا ہو گا۔۔

....

روبی۔۔۔جی سلطان۔۔ سلطان کی جان ذرا ٹاول پکڑانا۔۔۔جی دیتی ہوں۔۔۔۔آہ اا۔۔سلطان کیا کر رہے ہیں۔سلطان نے ٹاول والے ہاتھ سے روبی کو اندر کھینچ لیا تھا۔۔روبی سلطان شاہ کے مضبوط سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔۔پیار کر رہا ہوں روبی چار دن کے بعد آج گھر آیا ہوں بہت شدت سے تمہاری ضرورت ہے مجھے۔۔روبی کے کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سلطان شاہ کے ہاتھ کی انگلیاں سرکتے ہوئے من مانیاں دکھا رہی تھی۔۔

ہاں تو سلطان میں نے کب کہا کہ آپ مجھ پر اپنی محبت مت دکھائیں مگر محبت دکھانے کے لیے ہمارا کمرہ ہے نا۔۔فریش ہو کر کمرے میں آئے اور جتنی دل چاہے محبت دکھالیجئے گا روبی مسکراتے ہوئے اپنی کمر سے ہاتھ ہٹا کر دور ہوئی تھی۔

سلطان شاہ اسے واپس اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے اس کا ارادہ ناکام بنا چکا تھا۔۔

ارادہ تو یہی تھا مگر اپنی بے چینیوں کو روک نہیں سکا تو میں نے تمہارا یہاں آنے کا انتظام کر لیا۔۔

سلطان اپنی حرکت پر مسکرایا تھا۔۔۔سلطان تھوڑا خود پر کنڑول رکھا کریں کہیں پر بھی شروع ہو جاتے ہو۔آج بہت جو آپ نے کچن میں آ کر حرکت کی پتہ سارا دن نہ نوکرانی اپنے منہ میں مسکراتی پھر رہی تھی۔۔

۔روبی مسکرائی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

تو مسکرا نے دو سلطان شاہ کیا کسی سے ڈرتا ہے۔جب اپنی پراپرٹی ہو تو پھر خود پر کنٹرول رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔سلطان شاہ اس کی پنکھڑیوں پر جھکا اور اپنی من مانیاں اتارنے لگا تھا۔۔روبی ہمیشہ کی طرح سلطان کے ہاتھ میں مچلتے ہوئے خود کو اس کو کے حوالے کر چکی تھی۔۔

سلطان اپنی لبوں کی جنبش اس کے لبوں پر چھوڑتے ہوئے من مانیاں کرتے چلا گیا۔۔

....

سکندر شاہ پوری رات سویا نہیں تھا تو پتہ نہیں کب اس کی آنکھ لگ گئی۔۔اس کی آنکھ تو اپنے لبوں پر ایک نازک سے لمس کو محسوس کر کے کھلی تھی۔۔۔

مگر سکندر شاہ اس جانے پہچانے لمس کو محسوس کرنے کے لیے خود پر جبر کیے ہوئے تھا۔جانتا تھا اگر اس نے ذرا بھی ری ایکٹ کیا تو یہ لمس اس کے لبوں

سے دور ہو جائے گا اور اس کی منال شرم وحیا سے اس کے سینے میں سر چھپا جائے گی۔۔۔۔

جبکہ سکندر شاہ اس لمس کو دل بھر کے محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔وہ دل دیوانہ تھا اس کی خوبصورت پنکھڑیوں کا۔۔

جب سے اس نے منال سے نکاح کیا تھا اس لمس کو اس نے کئی بار محسوس کیا مگر فرق یہ تھا ہر بار اس لمس کو محسوس کرنے کے لیے پنکھڑیوں کے قریب اس کے لب خود جاتے تھے۔۔۔

مگر آج پہلی بار اس کی نیند کا فائدہ اٹھایا جا رہا تھا اس کی بیوی ایک رات کی دوری کو کچھ زیادہ ہی دل پر لے گئی تھی۔۔

۔جو آنکھ کھلنے پر سکندر شاہ جیسے ایکٹو بندے کو گہری نیند میں سمجھ کر اس کے لبوں پر اپنی نازک سی پنکھڑیاں رکھ کر چوم لیا رہی تھی۔۔۔

ایک بار نہیں اس حرکت کو کئی بار دہرایا گیا تھا۔منال کا دیوانہ سکندر اس سے زیادہ خود پر جبر کر نہیں سکتا تھا منال کے طوطے تو تب اڑے۔جب سکندر نے ایک دم سے آنکھیں کھولی اور مسکراتے لبوں سے کروٹ لیتا ہوا اس کے اوپر آیا تھا۔۔۔۔

شرم وحیات سے منال سرخ پڑ گئی تھی اسے کیا اندازہ تھا کہ یہ بندہ گہری نیند میں بھی سب کچھ محسوس کر کر لے گا۔۔

اسے تو اپنا سکندر سوتے ہوئے اتنا خوبصورت لگ رہا تھا اتنا پیار آیا کہ وہ خود کو روک نہیں سکی تھی۔۔

سکندر ایسے مت دیکھیں مجھے شرم آ رہی ہے۔۔اس نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔۔جب کہ سکندر شاہ کے انابی لب گنی مونچھوں تلے مسکرائے تھے۔۔۔

اچھا جی اب شرم آ رہی ہے۔شرم تو مجھے آنی چاہیے مجھے شرمانا چاہیے کیونکہ عزت پر ہاتھ تو میرے ڈالا جا رہا تھا وہ قابل شرارتی انداز میں ہنسا تھا۔۔۔ تمہیں شرمانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سکندر شاہ کو اپنی بیوی کا انداز محبت بہت اچھا لگا۔۔۔نوازش ہے آپ کی کہ آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا۔۔

جتا دیا کیجئے اس طرح سے !!
اپنی محبت کو صنم
ہر بار پہل کرنا

ہم پر لازم تو نہیں!!

اس کے کان میں سرگوشی اتارتے ہوئے سکندر شاہ نے کانوں کی لو پر لب رکھ کر چومتے ہوئے سرگوشی کی تو منال کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔

وہ دونوں پوری رات سوئے نہیں تھے تو تقریباً دن کے چار بجنے والے تھے جب ان کی آنکھ کھلی۔۔

ایک بار اور پلیز سکندر شاہ نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑے پیار سے گزارش کی تھی۔۔

نہیں اب آپ اٹھ گئے ہیں مجھے شرم آرہی ہے۔۔میں نہیں کروں گی منال کی طرف سے صاف ستھرا جواب آیا تھا۔۔۔

منال بہت ظالم ہوں یار تم۔

سوتا ہوں تو چین سے سونے نہیں دیتی جب اٹھ جاتا ہوں تو تمہیں شرم آتی ہے کیوں میری جان مجھے چین سے رہنے نہیں دیتی۔۔۔

اپنے ہاتھوں سے اپنے شوہر کو کسی اور کے حوالے کر دیتی ہو لگتا ہے۔

کیا منال تم مجھ سے پیار نہیں کرتی۔۔

اس کے چہرے پر پیار سے نرم گرم لمس چھوڑتے ہوئے سکندر شاہ اپنے دل کی بات اس تک پہنچاتے جا رہا تھا۔۔

سکندر شاہ بہت سمجھداری کے ساتھ منال کے منہ سے سننا چاہتا تھا معاملے کی تہ تک جانا چاہتا تھا کہ آخر اسے کب اور کس طرح کس نے دھمکایا ہے۔۔

سکندر ایسا مت بولیں میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں آپ میرے لیے کیا ہیں۔یہ منال کبھی آپ کو بتا نہیں سکتے سکندر آپ اتنے پیارے اور اتنے اچھے ہیں کہ ہر لڑکی کے خوابوں کے شہزادے ہو سکتے ہیں۔۔۔

اور مجھے تو خدا نے آپ کی صورت میں انمول تحفہ دیا ہے میں بد قسمت ہی ہوں گی۔جو آپ سے محبت نہ کروں۔۔

مذاق کر رہا تھا۔۔۔منال کو اداس اور سیریس ہوتے دیکھ سکندر شاہ نے جھک کر کی پنکھڑیوں کو اپنی قید میں لے کر اس پر اپنی قربت کے رنگ چھوڑے تھے۔۔

منال آنکھیں بند کیے اس لمس کو گہرائی سے محسوس کر رہی تھی۔آج پہلی بار منال کو یہ لمس ضرورت سے کچھ زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔۔

وہ محسوس کرنا چاہتی تھی سکندر شاہ کی اس دیوانگی کو جس دیوانگی سے وہ تانی کے روم میں جاتے ہوئے اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

اس میں ہمت نہیں تھی سوال کرنے کی مگر وہ سکندر سے پوچھنا چاہتی تھی کیا وہ اس کے نام کی محبت اس کے نام کی قربت تانی کے پاس بھی چھوڑ کر آیا ہے۔۔۔

حالانکہ جانتی تھی یہ سوال پوچھنے کا اسے کوئی حق نہیں ہے۔۔اور یہ حق اس نے خود کھویا تھا۔۔۔

مگر وہ عورت تھی جس کو مجبور کر کے اس سے یہ فیصلہ کروایا گیا تھا۔ایک عورت کے لیے اپنے شوہر کو کسی کے ساتھ بانٹنا موت سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔۔

اور دنیا میں ہر چیز بانٹ سکتی ہے مگر اپنے شوہر کو نہیں۔۔شوہر کی محبت ایک ایسی محبت ہے جس میں عورت کبھی کسی کی شرکت برداشت نہیں کرتی

۔۔۔

وہی عالم اس وقت منال کا تھا سکندر شاہ نے اپنی دیوانگی اتارتے ہوئے اس کی سانسیں تنگ کر رکھی تھی۔۔ مگر منال پر سکون سکندر شاہ کے سر کے پیچھے ہاتھ رکھے ہوئے اس کے نیچے لیٹی تھی۔۔۔

سکندر شاہ کی چھٹی حس بہت تیز تھی سکندر شاہ منال کی سانسوں سے دل کی بات سمجھنے کا حزر کھتا تھا۔۔ سکندر شاہ اپنی دیوانگی کو اتارتے ہوئے پیچھے ہوا اور ایک گہری نظر منال کے لال ہوتے چہرے پر ڈالی تھی۔۔۔

سکندر شاہ نے اتنی شدت سے تشنگی دکھائی کہ منال کی آنکھوں سے پانی نکل آیا تھا۔۔
سانسوں کی روانی نہ ہونے پر منال کی خوبصورت آنکھوں سے پلکوں کی باڑ توڑتے ہوئے کچھ موتی نکل کر پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ آئے تھے۔۔

مگر اس نے ایک بار بھی مزاحمت نہیں کی یہ بات سکندر شاہ کو کھلی تھی
۔کیونکہ آج سے پہلے جب بھی اس کی سانسیں تنگ ہونے لگتی تو وہ مزاحمت
کرتی۔آج نہیں کی وہ سمجھ چکا تھا کہ اس کے دل میں کیا ہے۔۔

مگر اس وقت سکندر اس کے ذہن میں پلتے ہوئے شک کو دور نہیں کرنا چاہتا
تھا وہ خود سے بھی یہی چاہتا تھا کہ منال اس تکلیف کو محسوس کرے جس کو
کل رات سے وہ محسوس کر رہا ہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

تاکہ زندگی میں کبھی منال اس طرح کی حرکت دوبارہ نہ کرے کہ کسی کے
پریشر میں آکر اپنے شوہر کو کسی دوسری عورت کے پاس بھیجے کی حکامت نہ
کرے۔۔۔

سکندر شاہ نے اس کی گھنی مڑی ہوئی پلکوں سے موتیوں کو لبوں سے چنتے ہوئے سوچتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

منال کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں۔

۔کچھ نہیں۔۔۔۔

سکندر شاہ بچہ نہیں ہے اور لوگوں کی سوچ کو پڑھنے والا حز بہت اچھی طرح سے آتا ہے مجھے اور تم تو میری بیوی ہو میری محبت ہو تو کیسے سوچ سکتی ہو کہ میں تمہارے دل کی بات نہیں سمجھ سکتا۔۔بتاؤ کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں۔۔۔

سکندر میں یہ سوچ رہی تھی۔۔۔کیا۔۔۔آپ۔۔

ہوں ں ں۔۔۔میں کیا۔۔۔منال کی خاموشی پر سکندر نے پھر سے سوال دہرایا یا۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ سکندر کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ منال کیا پوچھنا چاہتی ہے مگر وہ منال کے لبوں سے سننا چاہتا۔۔۔

کیا آپ نے۔۔۔رات کو تانی کو بھی اسی طرح سے پیار۔۔کیا تھا۔۔پلکوں کو جھکائے منال کی زبان پر وہ لفظ آ ہی گیا تھا جس کو سکندر اس کی دھڑکنوں میں محسوس کر رہا تھا۔۔۔

سکندر شاہ کے لب مسکرائے تھے مگر اس نے اپنی ہونہاری سے روک رکھا تھا۔

۔ظاہر سی بات ہے جب اس کمرے میں تم نے مجھے بھیجا ہی اسی کام سے تھا تو پھر مجھے تو وعدے کے مطابق یہ سب کرنا تھا نا۔۔۔

مقابل نے بہت سنجیدگی کے ساتھ جھوٹ بولا تھا۔۔تو کیا آپ دونوں کے بیچ میں وہ کہتے ہوئے خاموش ہو گئی، نظریں دیوار پر مرکوز کیے ہوئے آنسوؤں نے روانی پکڑی تھی۔۔پنکھڑیاں کپکپائی تھی۔

یہ سوچ کر کہ اس کا سکندر خود کو تانی کی قربت میں چوڑ آیا ہے۔۔

ہاں ہم دونوں کے بیچ میں سب ہو گیا ہے جو ہونا چاہیے تھا۔تم کیوں اداس ہو منال تم یہی تو چاہتی تھی۔۔۔

تم ہی تو چاہتی تھی کہ میں تانی کو اس کے سارے حق دوں تو میں نے تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ ہی تو نبھایا ہے۔تو اب میری جان کے چہرے پر اداسی کیوں ہے۔۔مقابل اس کے صبر کو آزما کر اسی کے منہ سے سب سننا چاہتا تھا کہ حقیقت کیا ہے۔۔

کس نے کہا میں یہ چاہتی تھی آپ کو میرے دل کی ہر بات سمجھ میں آتی ہے

دل کی دھڑکنوں کو پڑھ لیتے ہیں تو کیوں نہیں سمجھ آیا کہ میں آپ کو وہاں

نہیں بھیجنا چاہتی تھی۔۔۔

مجبور تھی میں، زبردستی مجھ سے یہ بات منوائی گئی تھی۔۔ بڑے آئے آپ

محبت کے دعوے کرنے والے۔۔ بہت دعوے کرتے ہیں آپ مجھ سے

محبت کے۔ سب جھوٹ ہیں نہیں کرتے آپ مجھ سے محبت۔ اگر کرتے

ہوتے تو آپ کو پتہ ہونا چاہیے تھا کہ منال کیا چاہتی ہے۔۔۔

Zubi Novels Zone

کوئی اپنی خوشیاں اٹھا کر کیسے کسی کی جھولی میں ڈال سکتا ہے۔۔

میں تو آپ کے پاس سے گزرنے والی ہوا بھی نہیں برداشت کر سکتی تو کیسے

میں آپ کو اس تانی کے حوالے کر سکتی تھی آپ میرے تھے۔۔

اور یہی میرا مان تھا توڑ دیا آپ نے میرا مان۔۔کچھ نہیں سمجھا میرے حصے کی محبت تانی پر نچھاور کر کے آئے ہیں اور اس کے اتنے قریب تھے جتنے اس وقت میرے۔

ہٹیں دور ہو جائیں مجھ سے جب سب کچھ اس کے حوالے کر آئے ہیں تو یہ خالی سکندر مجھے نہیں چاہیے۔۔درد کی شدت منال کے چہرے پر نظر آ رہی تھی وہ کتنی اذیت میں تھی یہ سوچ کر کہ اس کا سکندر اپنی شدتیں اپنی محبتیں اپنی قربت کسی اور کے نام کر آیا ہے۔۔

منال ایک بعد ایک بات اپنے منہ سے بولتی چلی گئی۔۔یہی تو سکندر چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ منال کی لمٹ بہت زیادہ نہیں ہے۔۔

وہ اپنے منہ سے سب کچھ بولے گی جو وہ سننا چاہتا ہے جو وہ اس سے اگلوانا چاہتا تھا۔ مگر وہ بہت جدوجہد کے بعد بھی اگلوا نہیں پایا تھا۔۔

تم سے دور تو میں کسی صورت نہیں ہٹوں گا۔۔وہ میری بیوی ہے اگر میں اس کے پاس چلا گیا تو کیا غلط کیا۔۔جس طرح تم میری بیوی ہو۔تمہارا مجھ پر حق ہے اسی طرح سے اس کا بھی حق ہے مجھے تو خود یہ احساس تمہاری باتوں نے کروایا ہے۔تو پھر یہ تڑپ یہ کسک کیسی۔۔۔

آپ مجھ سے دور ہٹیں منال سکندر شاہ کے سینے پر دباؤ بڑھاتے ہوئے اسے دور کر تیزی سے بڑ سے اتری تھی۔۔۔
آنسوں کی روانی کے ساتھ سسکیوں میں بھی شدت آئی تھی۔۔

ارادہ شاید باتھ روم میں جا کر بند ہونے کا تھا۔کیونکہ رونے کی اس سے اچھی جگہ ہو نہیں سکتی تھی۔۔

اس کا دل اس وقت رونا چاہتا تھا وہ تو یہ سوچ کر ہی آگ بگولا ہو گئی کہ رات سکندر اور تانی نے ایک دوسرے کی قربت میں گزاری ہیں۔۔

کہاں جا رہی ہو۔۔۔اور یہ جلن یہ آنسوں یہ تڑپ کس چیز کی ہے۔تم نے خود بھیجا تھا نا مجھے۔۔اب کیا مسئلہ ہے سکندر تیزی سے اس کے پیچھے آیا تھا ۔۔

اور دو ہی قدموں میں فاصلہ طے کرتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ مضبوطی سے ایک ہاتھ سے پکڑ کر اس کی کمر پر پن کیے ہوئے تھا۔۔جب کہ دوسرا ہاتھ اس کے سر کے پیچھے رکھ کر اس کا چہرہ اپنے مقابل کر رکھا تھا۔۔

ہاں بھیجا تھا مگر وہ میری مجبوری تھی وہ آپ کو نظر نہیں آئی۔۔۔تو مجبوری بتانی چاہیے نا کتنی بار پوچھا تم سے اب بھی موقع ہے بتاؤ کیا مجبوری ہے۔۔۔

سکندر شاہ کے ہوتے ہوئے تم کبھی مجبور نہیں ہو کوئی تمہاری ایسی پریشانی نہیں جس کا حل میں نہ نکال سکوں۔۔بتاؤ مجھے کیوں ہوئی تم مجبور۔۔

کوئی مجبوری نہیں چھوڑے مجھے آپ۔۔جب آپ خود کو اس کے حوالے کر آئے ہیں تو اب مجھے مت ہاتھ مت لگائیں اب آپ کا مجھ پر کوئی حق نہیں۔۔۔

منال خود کو چھڑانے کے لیے بے جاں کوشش کر رہی تھی۔۔جبکہ مقابل اتنا سخت جان تھا کہ اسے خود سے ایک انچ کی دوری بھی بنانے نہیں دے رہا تھا۔۔

لاکھ جدوجہد کے باوجود تانی اپنی کالائیوں کو چھڑوانے میں نکام رہی تھی۔۔

تم پر تو میرا حق مرتے دم تک رہے گا تمہاری جرئت کیسی ہوئی یہ لفظ منہ سے نکالنے کی۔ کہ میرا تم پر حق نہیں ہے۔ مقابل کا لہجہ سخت اور آنکھوں میں غصے کی لالگی اتری تھی۔۔

سکندر شاہ کا تمہارے بال بال پر حق ہے تم سکندر شاہ کی ہو۔۔ ہمیشہ رہو گی اور رہی بات کہ میں سارے حق تانی کو دے آیا ہوں تو اپنی بکوس بند کرو۔۔

نہ میں نے اسے کوئی حق دیا ہے اور نہ کبھی دوں گا۔۔ تم سکندر شاہ کو معمولی چیز سمجھتی ہو۔۔
جو ہر کسی کو جا کے یوں ہی منہ لگا لیتا ہے۔ سکندر شاہ نے اپنی قربت کی اپنے وجود کی اس طرح سے حفاظت کی ہے جیسے ایک پاک دامن عورت کرتی ہے۔۔

Zubi Novels Zone

غیر مسلم کنٹریز میں رہ کر بھی سکندر شاہ نے کبھی اپنے کریکٹر کو خراب نہیں ہونے دیا۔۔

تم پہلی عورت ہو اور شاید آخری بھی۔شاید نہیں یقیناً آخری جس کے پاس سکندر شاہ نے اپنی محبت سے اپنے جسم کو سونپا ہے۔تانی کی قسمت میں سکندر شاہ نہ کل تھا نہ آنے والے کل ہوگا۔۔۔۔

تمہارے پاس ہے تو تم اس کی قدر نہیں کر رہی۔۔مجھے بتادو کہ تم پر دباؤ ڈالنے والا کون ہے۔۔مت کسی کے لیے ہمارے رشتے کو خراب کرو۔۔سکندر شاہ کے لہجے میں سختی آئی تھی۔۔

سکندر کیا کر رہے ہیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔ہونے دو میں بھی تو کل پوری رات درد میں گزار کر آیا ہوں۔۔خود اتنے سے درد سے تم تڑپ رہی ہو اور

جس درد کو ساری رات میں نے محسوس کیا اس لڑکی کے پاس گزارتے ہوئے جس کو میں اتنے سالوں سے دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا۔۔

اتنے سالوں میں اتنی گھڑیاں میں نے اس کے پاس نہیں گزاری تھی جتنی گھڑیاں ایک ہی رات میں تم نے گزارنے پر مجھے مجبور کیا۔۔ سکندر شاہ اس کی کلائیوں کو سختی سے پکڑے ہوئے تھا جس کی درد سے منال کراہ رہی تھی

۔۔

مگر اب منال کے دل کو صبر آ چکا تھا جو چیز اسے تڑپا رہی تھی وہ سکندر شاہ اپنے منہ سے قبول کر چکا تھا کہ وہ تانی کے قریب نہیں گیا۔۔

مجھے معاف کر دے سکندر میں آئندہ آپ کو کبھی مجبور نہیں کروں گی۔۔

یہ میری بات کا جواب نہیں مجھے بتاؤ تم نے یہ سب کیوں کیا۔۔

نہیں بتا سکتی۔۔جان لے لوں گا منال تمہاری مجھے مجبور مت کرو کہ میں صفا کی پر اتروں۔۔اس کے جبڑے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے سکندر شاہ نے غضب بھری آنکھوں سے دیکھا تھا۔۔

دکھالیں سکندر جتنی سفا کی دکھا سکتے ہیں غصہ کریں مار لیں جان لے لے میری مگر میں پھر بھی آپ کو نہیں بتاؤں گی کوئی بھی چیز آپ کی جان سے بڑھ کر نہیں ہے۔منال نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا۔۔
مطلب میری جان کی دھمکی دی گئی تھی وہ بھی سکندر شاہ تھا جو باتوں میں اپنے مطلب کی بات کو باآسانی نکال لیتا۔۔
سمجھ گیا اس سے آگے میں کڑیاں خود ملا کر اس شخص تک پہنچ جاؤں گا۔۔

اور رہی بات تمہاری جان لینے کی تو تمہاری جان تو میں ضرور لوں گا مگر اپنے انداز سے۔۔کیونکہ سزا کے مستحق تم ہو منال تم نے میری محبت پر یقین نہ کر کے مجھے نہ بتا کر گستاخی تو کی ہے۔۔

سکندر شاہ اس کی خوبصورت مخملی گردن پر جھکا تھا۔۔آہ۔۔ ششششش ۔۔مجھے آواز نہیں آنی چاہیے۔۔سکندر شاہ کا پیار بھرا جنون تم نے بہت دیکھا ہے غصے سے بھرا جنون بھی برداشت کرو۔۔دانتوں کی چبن سے منال کے منہ سے جو ہلکی سی چیخ نکلی تھی اسے لبوں پر انگلی رکھ کر سکندر شاہ۔نے گھور کر چپ کروایا تھا۔۔

تو کیا آپ آج مجھے یوں سزا دیں گے منال کے چہرے پر درد سے شکن تک نہیں تھی وہ تیار تھی سکندر شاہ کی اس پیار بھرے غصے کو برداشت کرنے کے لیے۔۔

ہاں یہی ہے انداز میرا تمہیں سزا دینے کا کیونکہ تم میری کمزوری ہو منال تمہیں اس سے زیادہ سزا میں دے نہیں سکتا۔۔

اس پر جھکتا چلا گیا تھا۔۔

اسے اٹھا کر بیڈ پر پٹختے ہوئے اس کے دونوں بازو تکیے پر پن کیے ہوئے لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے اسے سسکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔۔

وہ سسک رہی تھی۔وہ بہک رہا تھا وہ تڑپ رہی تھی۔وہ سکون پا رہا تھا۔اس کی سانسیں تیز تھی۔۔۔تو سکندر کی سانسوں میں طوفان تھا۔۔وہ اس کی خوبصورت رانائیوں پر پیار کی شدتوں سے غصہ اتار رہا تھا۔۔

سکندر اپنا غصہ اپنی دیوانگی بنا کر اس کی ہر خوبصورت رعنائی پر اتارتے ہوئے عشق میں فنا ہو رہا تھا۔۔

!! عشق ایک آگ ہے !!

!! جہاں محبوب کا پیار بھی فنا کرتا ہے

!! اور محبوب کا غصہ بھی تباہ کرتا ہے

!! جس عشق میں آتش نہ ہو

!! وہ عشق کسی کام کا نہیں۔

....

! رشید کیا بکواس کر رہی ہو

سائیں میں سچ کہہ رہا ہوں مجھے نہیں پتا میں نے تورات کو اس چھوٹے بکری کے بچے کو سب جانوروں کے ساتھ باحفاظت باندھا تھا قسم سے مجھے نہیں پتہ کہ اس کو کیا ہوا میں نے تو صبح اٹھ کر دیکھا اس کا گلا کٹا ہوا تھا اور اس کو بے دردی سے مارا گیا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے تھے۔۔ کیا ہوا میری کیوٹی کو۔۔ منال جو سکندر شاہ کے ساتھ گہری نیند میں سو رہی تھی۔۔

رشید کے فون پر سکندر کی آنکھ کھلی تو رشید بہت ہڑ بڑایا ہوا تھا۔ اس نے سکندر شاہ کو باہر بلوایا تھا رشید جو سکندر کے دروازے کے باہر ایک کھڑا ہوا انتظار کر رہا تھا۔۔

رشید کافی ضعیف اور پرانا ملازم تھا یہاں تک کہ اس کی بہو بیٹیاں بھی گھر میں کام کرتی تھی تو اس لیے رشید گھر میں
آجایا کرتا تھا۔

۔ سکندر رشید کا نمبر دیکھ کر آہستہ سے بات کرتے ہوئے دروازہ کھول کر دروازے کے باہر ہی کھڑا تھا۔ جب رشید نے اسے یہ خبر سنائی کہ منال کی چھوٹی سی بکری کا بچہ جس کو بے دردی سے مار دیا گیا ہے۔۔۔

سکندر شاہ کی تھوڑی سی اونچی آواز کو نیند میں محسوس کرتے ہو منال جلدی سے اٹھی تھی۔۔

مگر جب رشید نے یہ کہا کہ اس بکری کے بچے کو بے دردی سے مار دیا گیا ہے منال کا دل بند ہونے لگا تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کی کیوٹی کو کچھ ہوا ہے۔۔

وہ دروازہ کھول کر سکندر کی بازو کو پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے۔

بتایئے نہ سکندر کیا ہوا ہے میری کیوٹی کو۔کچھ نہیں ہوا میری جان آپ اندر جاؤ۔نہیں میں نہیں جاؤں گی سکندر مجھے لے کر چلے کیوٹی کے پاس۔۔

نال میری جان سونا بند کرو نال کے گلے میں دوپٹہ لٹکا ہوا تھا اسے نہیں سوچا کس حالت میں درواز کمرے سے باہر اگئی ہے۔۔

سکندر نے رشید کو ہاتھ کے اشارے سے جانے کو کہا تھا جو کہ نظریں جھکائے ہوئے باادب کھڑا تھا۔۔

اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر منال کی جانب نہیں دیکھا تھا جانتا تھا کہ سکندر شاہ اپنی عزت کے معاملے میں بہت سینسٹو ہے۔۔

منال میری جان ایسے کیوں باہر آگئی ہو۔

سے پیار سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ہتھیلی سے اس کے آنسوؤں صاف کیے اور اسے روم میں لے کر آیا تھا۔۔

سکندر مجھے معاف کر دیں مجھے نہیں پتہ چلا میں کیسے باہر آگئی۔۔ سکندر مجھے میری کیوٹی کے پاس لے چلیں سکندر پلیز وہ سکندر کے آگے ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔

منال کیوں خود کو تکلیف دینا چاہتی ہو جس نے بھی تمہاری کیوٹی کا یہ حشر کیا ہے میں اس کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔

مگر پلیز یوں مت روؤ تمہارے آنسوں س کندر شاہ کے دل پر گرتے ہیں ۔بہت تکلیف دیتے ہیں مجھے۔ میں دنیا میں ہر دکھ برداشت کرتا ہوں۔ تمہارے آنسوں نہیں۔۔۔

سکندر اگر میری کیوٹی کو کچھ ہوا تو میں بھی مر جاؤں گی۔آپ کو نہیں پتا وہ بہت چھوٹی سی تھی۔جب میں نے اس کو بہت پیار سے پالا ہے تھا۔

سکندر وہ مجھے بہت پیاری لگتی تھی وہ بچوں کی طرح سے سسک سسک کر رو رہی تھی۔اس کے آنسوؤں اس کے دل کا حال بتا رہے تھے۔۔

میری جان میں تمہاری تکلیف سمجھتا ہوں مگر یہ الفاظ منہ سے مت نکالو کے تم مر جاؤ گی۔۔

تم مر گئی تو سکندر شاہ بھی مر جائے گا تم میرے بارے میں نہیں سوچ رہی۔

مانتا ہوں تم اپنی کیوٹی سے بہت پیار کرتی تھی۔۔

مگر کیا وہ پیار سکندر شاہ کی محبت پر بھاری ہے۔کیا تم کیوٹی کی محبت کے لیے سکندر شاہ سے دور چلی جاؤ گی منال کے گرد اپنی باہوں کا ہے حفاظتی دائرہ بناتے ہوئے۔۔۔

سکندر شاہ نے جب پیار سے کہا تو منال اور بھی پھوٹ پھوٹ کر اس کے سینے میں سر جھکائے رونے لگی تھی۔۔۔

ہچکیوں اور سسکیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا تھا۔۔ سکندر شاہ نے اس کو چپ نہیں کروایا تھا۔۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ ایک بار اپنا دل ہلکا کر لے۔۔۔

جب آنسوؤں میں تھوڑی کمی آئی تو منال نے یہ کہا تھا کہ اسے آخر بار کیوٹی سے ملوا دو۔۔۔

مگر سکندر شاہ نے اسے بڑے پیار سے لے جانے سے منع کر دیا تھا۔۔

کیونکہ جو حالت رشید اسے بتا کر گیا تھا۔ سکندر شاہ جانتا تھا کہ منال وہاں جا کر اور بھی زیادہ دل برداشتہ ہو جائے گی۔۔

اس سے بہتر تھا کہ وہ منال کو یہیں پر روک لے اور اسے اس اذیت سے نہ گزرنے دے جو وہ کیوٹی کو دیکھ کر گزرتی۔۔

منال پتہ نہیں کتنی دیر سسکیوں سے سکندر شاہ کے سینے سے لگے روتی رہی تھی۔۔

یہاں تک کہ سکندر نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے اسے نیند کی دوائی کھلا کر سلادیا تھا۔۔

جب منال گہری نیند میں گئی تو سکندر اس کے ماتھے پر اپنے لبوں کا بوسہ دیتے ہوئے بڑی نرمی سے اس کے پاس سے اٹھا گیا۔۔

آخر اسے بھی اس حقیقت سے تو پردہ اٹھانا تھا کہ منال کی بکری کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی ہے۔۔

اندازہ تو اسے تھا کہ یہ حرکت تانی کے کہنے پر اس کے باپ کی ہے کیونکہ اس طرح سے اور کسی کی جرات نہیں تھی کہ وہ سکندر شاہ کی کسی چیز کو ہاتھ لگاتا

۔۔

رات کو تانی کو جس طرح سے وہ تڑپتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا سکندر کو پورا یقین تھا کہ یہ حرکت تانی نے کروائی ہے۔۔

••••••••••

سکندر شاہ نے موقع اے واردات کو دیکھا بکری کو بہت بے دردی سے مارا گیا۔ کس قدر گھٹیا اور سفاک لوگ تھے ایک بے جان جانور کو بے رحمی سے مار کر یہ کیسا بدلہ تھا جو انہوں نے منال سے لینے کی کوشش کی تھی۔۔

اس کو لے جا کر زمین میں دفنادو۔۔

سکندر رشید سے کہہ کر گھر کے اندر واپس آیا۔اس کا رخ سیدھا تانی کے روم کی جانب تھا۔۔

تمھیں کیا حاصل ہوا ہے اس بے زبان کی جان لے کر میری سوچ تمہارے بارے میں بالکل صحیح تھی۔۔

تم ایک گھٹیا ذہن کی سفاک لڑکی ہو اور ہمیشہ رہو گی سکندر شاہ دروازے کے اندر قدم رکھتے ہی چیخا تھا۔۔

تانی نیم دررازلباس پہنے ہوئے سامنے ہی صوفے پر بیٹھی ناخن تراش رہی تھی۔۔

اندر آجاؤ سکندر اس طرح چلانے کی ضرورت نہیں اور مجھے نہیں پتہ تم کس بارے میں بات کر رہے ہو۔چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے وہ اپنے جرم سے انکار کر رہی تھی۔۔

اتنی معصوم نہیں ہو تم جتنی بن رہی ہو سکندر شاہ نے اس کی گردن دباتے ہوئے کہا۔۔

سکندر شاہ کا ہاتھ گلے سے ہٹاتے ہوئے۔تانی نے مسکرا کر سکندر شاہ کی جانب دیکھا۔۔حالانکہ اس کی آنکھوں سے گلے پر سکندر شاہ کی سختی سے پانی نکل آیا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

اتنی تکلیف ہو رہی ہے تمہیں اس بکری کے بچے کے مرنے کی اور جو ذلالت تم رات کو مجھے دے کر گئے ہو اس کا کیا سکندر شاہ۔۔

او تو تم نے اس کا بدلہ لیا ہے بے رحم لڑکی بدلہ لینا تھا تو مجھ سے لیتی اس بے زبان نے تمہارا کیا بگاڑا تھا سکندر شاہ کے سفید رنگ میں سرخی اور کھلی تھی غصے سے۔۔

تم سے ہی تو بدلہ لیا ہے۔اور آگے بھی تم سے ہی لینے کا ارادہ رکھتی ہوں اگر تم سیدھی طرح سے میرے نہ ہوسکے سکندر شاہ تو جو حشر اس بکری کے بچے کا ہوا ہے وہی حشر میں منال کا کرتا ہوں گی۔۔

اپنی بکواس بند کرو تم منال کی طرف نظر تو اٹھا کر دیکھو اگر تمہاری آنکھیں نکال کر دفنا نہ دوں تو سکندر شاہ میرا نام نہیں۔۔۔

اس نے جھپٹ کر اس کے گلے کو دباتے ہوئے دھکا دیا تھا۔۔۔

میں کروں گی میں منال کا یہی حشر کروں گی جان لے لوں گی اس کے ٹکڑے کر دوں گی۔۔۔وہ پاگلوں طرح چلا رہے تھی۔۔

تم تو جو کرو گی بعد میں کرو گی منال کی طرف تو اٹھنے والی ہر آنکھ کو میں نور سے خالی نہ کر دوں تو سکندر شاہ میرا نام نہیں۔۔۔
مگر جو لفظ تم نے میری جان کے لیے نکالے ہیں اس کا جواب تو میں تمہیں ابھی اسی وقت دے کر جاؤں گا۔ سکندر شاہ اپنے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا ہے طلاق دیتا ہے طلاق دیتا ہے۔۔۔

۔اس نے جذباتی پن میں اتنی جلدی یہ کہا تھا کہ تانی کو موقع تک نہیں ملا تھا سنبھلنے کا وہ تو بول کر جا بھی چکا تھا۔۔

جبکہ تانی پتھر کی مورت بنی وہیں پر کھڑی تھی وہ تو سوچ نہیں سکتی تھی کہ اس کے ایکشن کا ایساری ایکشن بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

....

منال ہمارے باہر جانے کے تمام کاغذات مکمل ہو چکے ہیں بس ضروری ڈاکومنٹس پر مجھے جا کر سائن کرنا ہے تاکہ کل تک میں وہ کاغذات مکمل ہو کر مل سکیں!!!

اور ہم لوگ یہاں سے دور چلے جائیں جہاں ہماری پیار بھری دنیا ہو گی اور یہ سب حاسد لوگ یہی رہ جائیں گے سکندر منال کو بتاتے ہوئے تیار ہو رہا تھا۔۔

۔کیوٹی کی ٹینشن کی وجہ سے منال کی طبیعت کافی خراب تھی اس کے سر میں رو رو کر شدید درد اور ساتھ میں ہلکا ہلکا فیور بھی ہو رہا تھا۔۔۔

سکندر شاہ کو اس حالت میں منال کو ٹریول کروا کر سرکاری افس میں لے جانا مناسب نہیں لگا۔اس ڈر سے کہ منال کی طبیعت اور خراب نہ ہو جائے اس لیے منال کو دوا دے کر اس نے روم میں ہی سونے کو کہا تھا۔۔۔۔

وہ جانے کے لیے ریڈی کھڑا تھا۔بیڈ پر لیٹی ہوئی اداس منال پر سکندر شانی پیار بھری نظریں ڈالتے ہوئے اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

جھک کر اس کے پیارے معصوم سے چہرے پر اپنے لبوں کے لمس چھوڑتے ہوئے انداز محبت سے پیچھے ہوا۔۔

منال تم اندر سے روم کا دروازہ بند کر لو اور جب تک میں نہ آؤں تم روم کا دروازہ نہیں کھولوں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔اس کی مخملی گال پر اپنا بھاری مردانہ مضبوط ہاتھ رکھتے ہوئے تاکید کی۔۔۔

سکندر جلدی آجایئے گا مجھے آپ کے بغیر بہت ڈر لگتا ہے۔۔جی سکندر کی جان بس میں یوں گیا اور یوں آیا بس تھوڑا سا کام ہے ایک ضروری سائن ہے جس کو وہی جا کر کرنا ہے۔۔۔

بس تم کچھ دیر آرام کرو میں فورا آجاؤں گا اور پلیز منال روم کا دروازہ مت کھولنا میں کسی پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔

۔سکندر کا دل بالکل نہیں کر رہا تھا منال کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر جانے کو سکندر جانتا تھا کہ اس نے تانی کو طلاق دے کر گھر میں ہر طرف پھیلے ہوئے دشمنوں کو خود پر ٹوٹ پڑنے کی دعوت دے دی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کا تو چاہ کر بھی کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا مگر منال اس کی کمزوری تھی وہ لوگ اس پر وار کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔۔۔۔۔۔

اسی ڈر سے اس نے روم کے باہر اپنے خاص بندے کو بھی الرٹ کر کے کھڑا کر دیا تھا اور منال کو بھی تاکید کر دی تھی۔۔۔۔۔۔

وہ ہر طرح سے منال کی سکیورٹی کو یقینی بنا کر جا رہا تھا منال کو تو خبر بھی نہیں تھی کہ سکندر ثانی کو طلاق دے چکا ہے۔۔۔۔

اب ذرا مسکرا کر دکھاؤ تمہارا یہ اداس چہرہ دیکھ کر سکندر سے جایا نہیں جائے گا۔۔شاباش۔۔۔۔تھینک یو سوچ منال کے ذرا سے مسکرانے پر سکندر کا دل باغ باغ ہو گیا تھا۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنے لبوں کا خوبصورت نرم گرم سا لمس چھوڑ کر اللہ حافظ بولتا ہوا روم سے نکل گیا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

منال کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ آنکھیں بند کرتے ہی گہری نیند میں چلی گئی۔۔۔

••••••••••••

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں اس لڑکی کو آج زندہ نہیں چھوڑوں گا جس کی وجہ سے میری بیٹی کی زندگی تباہ ہو گئی۔۔۔۔

تانی کا باپ غصے اور تپش کی آگ میں جلتا ہوا اپنا پسٹل اٹھا کر منال کے روم کی جانب بڑھ رہا تھا۔تانی نے رو رو کر گھر سر پر اٹھا رکھا تھا۔۔گھر میں کہرام مچ گیا تھا یہ خبر پھیلتے ہی کہ تانی کو سکندر شاہ طلاق دے چکا ہے۔۔۔

سائیں مجھے معاف کر دیں چھوٹے سائیں کی اجازت نہیں ہے میں آپ کو روم کے اندر نہیں جانے دے سکتا۔۔۔۔

تو مجھے روکے گا گھٹیا انسان دو ٹکے کی اوقات ہے تمہاری اور تو بلال شاہ کو روکے گا۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کے خاص آدمی جو کہ منال کے روم کے باہر سکیورٹی کے لیے کھڑا تھا اسے گھوسوں سے مارتے ہوئے تانی کا باپ آپے سے باہر ہو رہا تھا اس غریب انسان کو اتنا مارا کہ وہ خون میں لتپت ہو کر بے ہوش ہو گیا۔۔۔۔۔

حویلی کے لوگ ایسے ہی تھے بے حس بے رحم سفاک۔۔۔رحم نام کی ان لوگوں میں کوئی چیز نہیں تھی پتہ نہیں سکندر شاہ ان صفاک لوگوں میں کیسے آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تانی گہری نیند سے شور کی وجہ سے اٹھ چکی تھی اس کا دل ڈر کے مارے دھک دھک کرتے ہوئے سینے سے باہر آنے کو تیار تھا۔۔۔

وہ بیٹھ کر کانپتے وجود کو لیے گھٹنوں میں سر دیے ہوئے رو رہی تھی۔۔۔سکندر کہاں ہے آپ سکندر جلدی آجائیں۔۔۔وہ دل میں سکندر شاہ کو پکار رہی تھی۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولو لڑکی غصے سے بھری ہوئی بھاری مردانہ آواز منال کی سماعت سے ٹکرائی تو وہ ڈر سے دو بک کر پیچھے کو ہوتی ہوئی بیڈ کراؤن سے جا لگی تھی۔سکندر آپ کہاں ہیں بچالیں مجھے یہ لوگ مجھے مار دیں گے۔وہ آنسوں کے ساتھ سسکیوں میں سکندر کو یاد کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لڑکی دروازہ کھولو ورنہ بہت پچھتاؤ گی آج تم بچ نہیں سکتی۔۔دروازے کے باہر سے دھمکیوں پہ دھمکیاں آرہی تھی۔منال میں تو ہلنے کی ساکت بھی ختم ہورہی تھی وہ کانپتے ہوئے وجود کو لیے شدت سے سکندر کو یاد کرتے ہوئے روئے

جارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رہنے دو ابا لگتا ہے اس نے آخری بار اپنے شوہر کا دیدار کرنا ہی نہیں بڑی ہی بدقسمت لڑکی ہے شوہر دنیا سے چلا گیا اور یہ دروازہ بند کیے ہوئے ڈر کر بیٹھی ہے۔۔۔۔۔۔۔

تائی کی آواز پر منال نے گھٹنوں سے سر اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو الفاظ تائی نے بولے تھے وہ سن کر منال زندہ ہی مر گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ بھاگتی ہوئی بغیر دوپٹے کے دروازہ کھول چکی تھی معصوم منال نہیں سمجھ پائی دشمنوں کی چال کو۔وہ سکندر شاہ کی بات کو بھول کر ان دشمنوں کے بیچ میں تنہا آن کھڑی تھی۔۔۔۔۔

جو چاروں طرف سے گھیرا تنگ کیے ہوئے کھڑے تھے، سلطان شاہ تانی کا باپ سکندر کا باپ سکندر کی ماں تانے کی ماں سب وہاں پر موجود تھے۔

سوائے سکندر کے دادا کے۔۔۔۔

۔اس کے روم سے باہر نکلتے ہی سب تنزیہ مسکراہٹ مسکرائے تھے پاس ہی سکندر کا ہائر کیا ہوا سیکیورٹی گارڈز مین پر خون میں لت پت پڑا تھا۔منال سمجھ گئی تھی کہ اس سے جال میں پھنسایا گیا ہے۔

وہ لوگ جانتے تھے کہ منال کبھی دروازہ نہیں کھولے گی۔سکندر اس وقت گھر نہیں جس کا وہ پورا فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ویسے تو منال دروازہ نہیں کھولے گی مگر سکندر شاہ کی موت کا سن کر ہر صورت کھولے گی۔اور منال ان کی امیدوں پر پوری اتری تھی

منال موقع کی نزاکت کو سمجھتے پیچھے کو قدم لیجاتے ہوئے خود کو سیف کرنے کی آخری کوشش میں دروازہ بند کرنے لگی تھی کہ تانی نے جھپٹ کر دروازے کو دھکا دیا۔منال پیچھے کو لڑکھڑاتی ہوئی زمین پر جا گری تھی۔-------

کتیا اب تم خود کو چھپا رہی ہو بچ جاؤ گی مجھ سے کیا سوچا تھا تم نے۔ایک نہ ایک دن تو کتے کی موت آتی ہی ہے۔بہت جی لیا تم نے کتیا تانی کے بالوں کو بے دردی سے کھینچتے ہوئے گھسیٹ کر اس کے پیٹ میں بے دردی سے پاؤں مار رہی تھی۔-------------

نازک سی کمسن منال درد سے چیخیں مار رہی تھی مگر یہاں کوئی نہیں تھا جو اس کی چیخیں سنتا۔----------

جو سن سکتا تھا وہ اس وقت گھر پر موجود نہیں تھا اگر گھر پر ہوتا تو یہاں پر اس وقت خون کی ندیاں بہتی۔۔۔۔۔۔۔

تانی نے سب کے سامنے منال کے چہرے پر بے تحاشہ تھپڑ مارے بال نوچے اتنی سفاک اور گھٹیا عورت تھی کہ اس کے خوبصورت چہرے کو ناخنوں سے نوچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ چہرہ دکھا کر تم نے میرے سکندر کو مجھ سے چھینا ہے نا۔ یہ چہرہ ہی تباہ کر دیتی ہوں نہ یہ چہرہ ہو گا اور نہ تم آج کے بعد کسی اور مرد کو رجھاؤ گی۔ گھٹیا عورت۔۔۔۔۔۔۔۔

منال کے خوبصورت معصوم سے چہرہ جس پر سکندر شاہ مرتا اس کو تانی نے سب کے سامنے اپنے ناخنوں سے لہولہان کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں پر کھڑے ہوئے کسی شخص کو اس معصوم سی لڑکی پر ترس نہیں آ رہا تھا سب اس کی ذلت کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اب دیکھتی ہوں کیسے سکندر تمہارے چہرے سے پیار کرتا ہے سکندر کو یہی شکل پسند آئی تھی نا۔اب تو میں نے اس کو اتنا بھیانک بنا دیا ہے سمندر کو خوف آئے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تانی بڑے فخر سے ہانپتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

ہٹ جاؤ تانی بیٹا اس کا کام تمام کرنے دو۔تانی کے باپ نے اپنا پسٹل کا ٹریکر دباتے ہوئے تانی کو ہٹنے کو کہا تھا منال کو اپنی موت بالکل سامنے نظر آ رہی تھی اس کی آنکھیں آخری بار اپنے سکندر کو دیکھنا چاہتی تھی۔جسم سے اٹھتی ہوئی درد کی ٹیسیں چہرے پر زخموں سے جلن اور درد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل میں اس شخص کا خیال جو اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھا مرنے سے پہلے منال کی آنکھیں اسے دیکھنا چاہتی تھی مگر اب یہ ممکن نہیں تھا۔اس کی موت کے پروانے کو ہاتھ میں لیے تانی کا باپ کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

••••••••••••••

سکندر شاہ کا راستہ کیسے کٹا تھا یہ تو اس کا دل جانتا تھا۔وہ گاڑی کو ہوا میں اڑاتا ! ہوا گھر تک پہنچا۔اس کے خاص بندوں نے یہ خبر پہنچادی تھی کہ گھر کے اندر منال کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

غصے سے سکندر شاہ کی رگیں تنی ہوئی چہرے اور گردن پر ابھری ہوئی نظر آ رہی تھی۔اس کا دل بند ہو رہا تھا سکندر شاہ بار بار اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر مسل رہا تھا۔دل میں درد کی شدید ٹیس اٹھ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ اللہ کر کے راستہ کٹا تو سکندر شاہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے سو کی سپیڈ سے گاڑی سے اترا۔۔۔گیٹ سکندر شاہ کے آنے سے پہلے ہی ملازمین کھول چکے تھے۔کیونکہ وہ مسلسل حویلی کے ملازمین کے ساتھ رابطے میں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی اس سے اپنا دادا نظر آیا تھا۔ سکندر شاہ کو جیسے ہی اس کے خاص بندوں نے بتایا کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے سکندر شاہ نے فوراً اپنے دادا کو فون ملایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے اگاہ کر دیا تھا کہ اگر اس کی بیوی کی جان کو خطرہ ہوا تو وہ نہیں دیکھے گا کہ سامنے اس کی ماں باپ بھائی ہے یا تانی کے ماں باپ ہیں۔ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرے گا۔۔۔۔۔۔

منال کہاں ہے۔

سکندر وہ ٹھیک ہے تم پریشان نہیں ہو میں ٹائم پر پہنچ گیا۔۔۔

دادا جی میں نے پوچھا منال کہاں ہے سکندر لفظوں کو چباتے ہوئے چیخا۔

سکندر تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے جب میں کہہ رہا ہوں کہ وہ ٹھیک ہے تو وہ ٹھیک ہے۔ بیٹھو آرام سے میرے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر کا دادا سکندر شاہ کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے پاس بٹھانا چاہتا تھا۔ کیونکہ تانی نے جو حشر منال کا کیا تھا اگر وہ حشر سکندر دیکھ لیتا تو وہ کیا کرے گا اس کا اندازہ اور کسی کو ہو نہ ہو اس کے دادے کو بخوبی تھا۔۔۔۔۔ اس لیے وہ سکندر شاہ کو کچھ دیر اپنے پاس بٹھا کر اس کے غصے کو ٹھنڈا کرنا چاہتا تھا۔۔۔

سکندر شاہ کا غصہ کیسے ٹھنڈا ہو سکتا تھا اس کے دل میں تو آگ لگی ہوئی تھی اس کا دل رک رہا تھا یہ سوچ سوچ کر کہ اس کی منال کو تکلیف پہنچی ہے وہ تو ایک ایک لمحے میں سو سو موت مر کر گھر تک پہنچا تھا۔ تو کیسے وہ سکون سے بیٹھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادا جی۔۔۔۔۔ مجھے منال کا بتا دے منال کہاں ہے میں اپنے سینسز میں نہیں ہوں میں اس وقت کچھ بھی کر سکتا ہوں مجھ سے آپ کسی بھی طرح کی توقع کر لیجئے سکندر شاہ کی گرج دار دھاڑ پوری حویلی کی دیواروں کو ہلا گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پاس پڑے ہوئے شیشے کی ٹیبل پر اس نے اپنا بھاری مضبوط ہاتھ ہوا میں لہراتے ہوئے اتنی زور سے مارا تھا کہ شیشے کا مضبوط ٹیبل چکنا چور ہو کر زمین بوس ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کے ہاتھ سے خون کے فوارے پھوٹتے ہوئے زمین پر گر رہے تھے فرش تیزی سے لال ہونے لگا تھا۔اس کا دادا تڑپ گیا تھا اپنے پوتے کا اتنا خون دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کی ماں اور باپ سکندر شاہ کی آواز سن کر بھاگتے ہوئے اپنے کمرے سے باہر نکل کر آئے۔جب اپنے بیٹے کے ہاتھ سے نکلتا ہوا خون دیکھا تو تڑپ کر بیٹے کے پاس آئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

دور رہیے گا مجھ سے اگر کوئی میرے قریب آیا تو خدا کی قسم آج میں وہ کر جاؤں گا جو زندگی میں نہ میں نے کیا ہے۔۔نہ کرنے کا سوچ سکتا ہوں۔۔۔

آپ کے سامنے میں خود کو شوٹ کر دوں گا۔آپ اگر میرے ماں باپ نا ہوتے تو میں آپ کو ایسی سزا دیتا کہ آپ کی روح کانپ جاتی۔۔۔۔۔۔

مگر میرے اندر خوف خدا ہے کہ آپ میرے ماں باپ ہو۔مجھے پیدا کر کے جو احسان آپ نے مجھ پر کیا ہے اسی کے صدقے آج آپ کی زندگی بخش رہا ہوں۔۔۔۔۔۔

سکندر بیٹا تمہارے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے اس کی ماں قریب آنا چاہتی تھی
سکندر نے ہاتھ اٹھا کر دور رہنے کا اشارہ دیا۔۔۔
آپ جیسے ظالم اور سفاک لوگوں کو کب سے کسی کا درد محسوس ہونے لگا۔
اگر میرا درد آپ لوگ محسوس کر سکتے تو اس لڑکی کو تکلیف نہ دیتے جو میرے دل کی اتنا نزدیک تھی۔۔۔۔۔۔
اس کو تکلیف پہنچا کر آپ لوگوں نے میرے دل پر وار کیا ہے اور اب یہ ہمدردی کا ڈرامہ مت کرے کوئی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور میں آخری بار پوچھ رہا ہوں منال کہاں ہے ورنہ اس کے بعد میں جو کچھ بھی کروں اس کے ذمہ دار آپ لوگ ہوں گے۔۔۔۔۔

زبان میں سردی اس قدر گھل چکی تھی کہ کھڑے ہوئے لوگوں کے دلوں میں سے سکندر شاہ کا ڈر اجاگر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔

بیٹا اس کی۔۔۔ طبیعت۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ نہیں۔۔۔ تھی۔۔۔ تو اسے۔۔ گیسٹ روم میں دوا دے۔۔ کر۔۔۔ سلا دیا گیا ہے۔۔۔۔ دادے نے ٹوٹتے پھوٹتے لفظوں سے بامشکل کہا تھا۔۔۔۔

سب لوگ میرا انتظار کرو صرف ایک بار مجھے اس سے مل لینے دو اس کے بعد آ کر سارا حساب کتاب پورا کروں گا۔ آج کوئی بھی حساب باقی نہیں چھوڑوں گا یہ وعدہ سکندر شاہ کا وہ تیزی سے گیسٹ روم کی جانب جاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔۔۔

•••••••••••••••

تانی چپ کر جاؤ اس طرح چیخنے سے کیا فائدہ تانی کے مسلسل چیخنے سے جھنجھلا کر بولی تھی۔۔۔ چیخوں نہیں تو کیا کروں اگر اس کو مار دیتے تو میرے دل کو سکون پہنچ جاتا اس کے بعد چاہے جو بھی ہوتا۔۔۔۔۔۔

اس لڑکی کی خاطر سکندر نے مجھے طلاق دے دی مجھے ذلیل کیا اور دادا جی نے اس لڑکی کو آ کر بچا لیا۔۔۔۔۔

اب بھی کہہ رہے ہیں میں چیخوں نہیں۔تانے پاگل ہو چکی تھی منال کے زندہ رہ جانے پر۔۔۔۔۔۔

عین اس وقت جب تانی کا باپ منال کو گولی مارنے لگا تھا سکندر کا دادا وہاں پہنچ چکا تھا۔کیونکہ اس کو غصے سے بھرا ہوا سکندر کا فون آیا ایا تھا۔۔۔

سکندر کو جب اس کے خاص بندوں نے بتایا کہ منال کے ساتھ بدسلوکی کی جا رہی ہے۔تو سکندر نے فوراً سے فون اپنے دادے کو ملایا اور اس سے کہا تھا کہ جا کر منال کو بچا لے ورنہ وہ گھر میں قیامت برپا کر دے گا۔۔۔۔۔۔

دادا جو گھر کے ساتھ بنے ہوئے ڈیرے نے بیٹھا تھا اسے گھر میں آتے ہوئے صرف پانچ منٹ لگے تھے بس اگر ایک منٹ کی دیر ہو جاتی تو شاید وہ منال کی جان نہ بچا پاتا۔۔۔۔۔۔۔

مگر وہ بروقت پہنچ گیا تھا اس نے بڑی مشکل سے سب کو سمجھاتے ہوئے اس لڑکی کی جان تو بچا لی تھی مگر اس کے آنے سے پہلے وہ منال کی حالت کافی خراب کر چکے تھے۔۔۔۔۔

اور اس کے بعد سے تانی پاگل ہوئی پھر رہی تھی۔ کیونکہ منال کے کمرے کو تالا لگا کر نگرانی اس کا دادا خود کر رہا تھا۔ جانتا تھا کہ اگر منال کو کچھ ہوا تو سکندر ایک ایسی قیامت بن کر حویلی پر ٹوٹے گا کہ لوگ اس حادثے کو یاد کرتے ہوئے بھی سالوں کانپیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

تانی جیسی لڑکیاں دنیا میں صرف ذلیل ہونے اور لوگوں کا سکھ برباد کرنے کے لیے آتی ہیں۔ تانی بچپن سے لے کر یہ بات جانتی تھی کہ سکندر اس کو پسند نہیں کرتا اس نے بچپن سے جوانی تک سکندر کا پیچھا کیا۔۔۔

عزت عورت کے خود کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔عورت کبھی مرد کا دل زبردستی نہیں جیت سکتی۔مرد کیسی چٹان ہے وہ اپنی مرضی سے چاہے جس عورت پر دل ہار جائے۔وہ اسی عورت پر اپنا عشق ظاہر کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اگر عورت مرد کے دل کو نہ پائے تو چاہے وہ جتنی مرضی خوبصورت ہو وہ مرد کے دل میں کبھی عشق کا مقام حاصل نہیں کر سکتی۔جیسے تانی نہیں کر پائی۔۔۔۔۔۔

تانی نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی سکندر شاہ کو پانے کی مگر آج بھی وہ خالی ہاتھ تھی۔۔۔۔اور منال کو ایک نظر دیکھتے ہی سکندر شانے کے دل نے اس پر اپنے عشق کی مہر لگادی تھی۔۔۔۔۔۔

مرد اگر پسند کرنے پر آئے تو سات کپڑوں میں لپٹی ہوئی عورت کے سراپائے حسن کو پہچان کر عشق کر لیتا ہے۔۔۔۔

اگر مرد کا دل کسی عورت پر نہ آئے تو پھر چاہے وہ سات کپڑے اتار کر بے لباس ہو کر بھی خود کو مرد کے سامنے پیش کرے مرد تب بھی اس پر نظر نہیں ڈالتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ بات اگر عورت کی سمجھ میں آجائے تو عورت یوں خود کو ذلیل و رسوا نہ کرے تانی کی کہانی کو ہر لڑکی کو یاد رکھنا چاہیے کہ عورت اپنی عزت خود کرے تب ہی کوئی مرد بھی اس کی عزت کرتا ہے۔۔۔۔

خود کو کبھی مرد کے سامنے اس طرح پیش مت کرو جو تم سے محبت کرتا ہے وہ تمہیں سات پردوں میں بھی پسند کرلے گا۔۔۔۔ جس کو خدا نے تمہارے نصیب میں لکھا ہے وہ سکندر شاہ کی طرح تمہیں خود سامنے سے آکر مل جائے گا۔۔۔۔۔۔

جب خدا مہربان ہوتا ہے تو سکندر شاہ جیسے خوبصورت مرد بن مانگے آپ کی نسبت سے جوڑ دیے جاتے ہیں۔۔۔۔

"اے ابن ہوا خود کو مت رسوا کر"

"پردہ تجھ پر فرض ہے

"صنف نازک تو پردہ کر

"خود کو یوں نہ رسوا کر

" جس محبت کو تو غیر محرم میں تلاش کرے

" وہ محبت جب خدا مہربان ہو

"تو تجھے سامنے سے آن ملے

" جب تو نے خود کو غیر مردوں کی نظروں میں رسوا کر لیا

تو اپنے دل سے پوچھ کر بتا اپنے رب کو" کہ تو نے اپنے محرم کے لیے تحفے میں

"کیا رکھ لیا

چاہے تیرا محرم تیری حقیقت جانے یا نہ جانے" مگر تیری پاک دامنی کا گواہ

"تیرا خدا لازم ہو گا

"اے ابن ہوا خود کو مت رسوا کر

"تو خود کو مت رسوا کر

•••••••••••••

منال کو ڈاکٹر دوا دے کر گیا تھا اس کے زخموں کو صاف کرتے ہوئے جتنی تکلیف منال نے محسوس کی وہ کسی کو بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

چہرے پر اس قدر جلن تھی کہ اس کا چہرہ جل رہا تھا ڈاکٹر نے اسے ڈرپ لگائی تھی جواب بھی تھوڑی سی باقی تھی وہ خالی نظروں سے چھت کو دیکھ رہی تھی وہ بچ گئی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

روم کا دروازہ کھلا تھا روم سے آتی سکندر شاہ کی تیز پرفیوم کی خوشبو منال کے ناک سے ٹکرائی۔ منال کے دل نے ایک پیاری سی پیٹ میں اس کی تھی

۔۔۔

مگر فوراً ہی اپنا رخ دیوار کی جانب موڑ لیا وہ اپنا بدصورت چہرہ سکندر کو نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

جو حشر اس کے چہرے کا تانی کر کے گئی تھی منال کو اپنے چہرے سے نفرت ہونے لگی تھی۔زخم اتنے گہرے تھے کہ شاید ان کے نشان کبھی بھی نہ جاتے وہ تو پہلے ہی خود کو سکندر شاہ کے مقابل نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔

وہ اتنا خوبصورت تھا کہ منال جب بھی اسے دیکھتی رشک کرتی تھی تو آج اس بدصورت چہرے کو لے کر وہ اس کے سامنے کیسے جاتی ہے۔۔۔۔

میری جان سکندر کو دیکھ کر تم نے اپنا رخ کیوں بدل لیا۔۔۔سکندر اس کے قریب جا کر بیٹھ گیا تھا۔منال نے چادر کھینچ کر اپنے منہ پر کر لی تھی۔۔۔

منال آئی ایم سوری مجھے معاف کر دو میری جان۔میری غلطی ہے کہ میں تمہاری حفاظت نہیں کر سکا۔پلیز ایک بار چادر ہٹاؤ تو سہی۔۔۔۔۔۔

تمہارا یہ پیارا چہرہ دیکھ کر سکندر شاہ سانسیں لیتا ہے۔۔اور تم نے مجھے دیکھ کر چہرہ کیوں چھپالیا۔ سکندر کا دل اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ کچھ بہت غلط ہوا ہے مگر وہ اپنے اندیشے کو خود ہی جھٹک کر جھوٹا ثابت کرنا چاہتا تھا

۔۔۔۔

نرمی سے چادر کو پکڑ کر چہرے سے اتارنا چاہا۔ مگر منال نے سختی سے اسے اپنے چہرے پر کررکھا تھا۔۔ سکندر آپ یہاں سے چلے جائیں۔اب منال آپ کے قابل نہیں ہے اس کی آنسوؤں سے بھری ہوئی آواز سکندر سن کر تڑپ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا شک یقین میں بدلا تو اس نے ایک ہی جھٹکے میں منال کے چہرے سے چادر کھینچ کر دور کیا۔ سامنے جب منال کے چہرے پر نظریں پڑی تو سکندر تڑپ گیا تھا۔اس کی خوبصورت چہرے پر بے تحاشا گہری خراشیں تھی جن پر دوا لگائی گئی تھی مگر اب بھی خراشیں واضح نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اور اس سے رستا ہوئی خون کی چھوٹی چھوٹی بوندیں بھی نظر آ رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیا ہوا ہے سکندر نے تڑپ کر اس کی گال پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا مگر چہرے پر اتنی خراشیں تھی وہ ہاتھ رکھتا بھی تو کہا سکندر شاہ نے غصے کی شدت سے بند کرتے ہوئے، لمبی لمبی دو سانسیں لی تھی۔

اس کا دل رک رہا تھا۔ سانسیں بند ہو رہی تھی اپنی منال کا حل دیکھ کر صبح وہ اس سے بالکل ٹھیک تو چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا کہ اس کی منال کی یہ حالت کر دی تھی۔ جب وہ گیا تھا اس وقت اسے فیور تھا یعنی کہ ظالموں نے اسے بخار کی حالت میں اتنی اذیت دی۔۔۔۔۔ منال۔۔۔۔۔ سکندر شاہ نے منال کا نام درد سے کھینچتے ہوئے لیا۔۔ بس منال یہ آخری دکھ تھا تمہاری قسمت کا آج کے بعد

وعدہ ہے سکندر شاہ کا تمہارے ساتھ کوئی غم تمہارے پاس سے بھی نہیں گزرے گا۔۔۔۔۔

اس کی ماتھے کے تھوڑا اوپر بالوں پر لب رکھ کر چوم لیا تھا کیونکہ پورے منہ پر خراشوں کے زخم تھے اگر وہ لب رکھتا تو منال کو بہت تکلیف ہوتی۔۔۔۔ سکندر اب میں آپ کے لائک نہیں ہوں جس چہرے سے آپ پیار کرتی تھی یہ چہرہ تو خراب ہو گیا ہے۔اب میں آپ کے ساتھ کہیں بھی چلنے کے لائق نہیں آپ مجھے میرے بابا کے پاس چھوڑ آئے۔۔۔۔۔۔۔

چہرہ اب بھی دوسری جانب موڑے ہوئے وہ درد سے روتے ہوئے سکندر شاہ سے بولی۔۔۔ ششششش۔۔۔۔دوبارہ یہ بات میں تمہاری زبان سے نہ سنو منال۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں صرف تمہارے چہرے سے پیار کرتا ہوں۔۔ میں تم سے پیار کرتا ہوں تمہارے دل سے پیار کرتا ہوں تمہاری معصومیت سے پیار کرتا ہوں اتنا پیار کہ جب تک سکندر شاہ زندہ ہے کبھی کم نہ ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاگل لڑکی کتنی آسانی سے تم نے کہہ دیا کہ میں تمہیں تمہارے بابا کے پاس چھوڑ دو۔میری جان نہ نکل جائے تمہیں خود سے دور کرتے ہوئے۔۔۔۔

خبردار کچھ بھی الٹا سیدھا سوچا تو۔۔باقی کی بات بعد میں کرتا ہوں پہلے جن لوگوں نے میری منال کو اذیت دی ہے۔ان سے حساب برابر کرلو مجھے بتاؤ کیا کیا ہوا تھا منال۔۔۔۔۔

تمہیں میرے سر کی قسم جھوٹ مت بولنا سکندر نے منال کا اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لیا اب تو منال کبھی بھی جھوٹ نہ بولے سکندر شاہ کی جان اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز تھی۔۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کی چند باتوں نے اس کے دل میں ڈر کے وجود کو ختم کر دیا تھا وہ تو یہی سوچ رہی تھی کہ سچ میں تانی کی کہی کی بات کے مطابق سکندر شاہ اس چہرے سے پیار کرتا تھا۔۔۔۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اب تو وہ بدصورت لگ رہی ہے تو سکندر شاہ کیوں پیار کرے گا اس سے یہ غم اسے اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا مگر سکندر شاہ نے آتے ہی اس کے غم کا مداوا دو سیکنڈ میں کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

منال نے شروع سے آخر تک ساری بات بتادی تھی سکندر شاہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے آنکھیں جھپک کر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔

۔اور کچھ ہی لمحوں میں تانی کو بازو سے گھسیٹتا ہوا روم کے اندر لایا تھا تانی کے پیچھے ایک شور کا طوفان تھا پورے گھر والے اس کے پیچھے شاید بھاگے بھاگے آرہے تھے سکندر کو روکنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر سکندر شاہ کا غصہ اتنی آسانی سے تو ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ کہتے ہیں ناجب شریف اپنی شرافت چھوڑ دے تو وہ بہت خطرناک ہو جاتا ہے اتنا ہی خطرناک آج سکندر شاہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دھاڑ کی آواز کے ساتھ دروازہ بند کر دیا۔۔ منال جو بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی وہ ڈر کر بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔۔۔

تم واپس لیٹ جاؤ۔ سکندر شاہ کی آواز پر منال جلدی سے واپس لیٹ گئی۔

سکندر شاہ کے چہرے کی رگ تنی ہوئی تھی۔ چہرہ سرخی مائل آنکھیں قہرالود تھی۔۔۔۔۔

۔دروازہ بند تھا باہر سے لوگ دروازہ پیٹ کر دروازہ کھولنے کو بول رہے تھے مگر سکندر شاہ نہ جانے کیا کرنے والا تھا منال پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ نے تانی کو بازو سے کھینچتے ہوئے سے زمین پر دھکا دیا اور اور الماری سے اپنا بیلٹ نکالا۔تانی تو کیا منال بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ سکندر ایسا بھی کچھ کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے تانی پر بیلٹوں سے جب وار کرنے شروع کیے تو تانی کی چیخیں پورے روم میں گونج رہی تھی۔ منال ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔ باہر سے لوگ دروازہ پیٹ رہے تھے ایک کربلا کے جیسا ماحول بن گیا تھا۔۔۔۔۔

تانی زمین پر درد سے لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔۔۔۔اسی طرح سے تم نے میری بیوی کو تڑپایا تھا نا۔۔۔کیسے جرات ہوئی تمہاری کہ تم نے میری بیوی کے ساتھ یہ سب کیا۔۔۔۔۔

جب میں نے تمہارے ساتھ سارے رشتے ختم کر دیے تھے۔تو تمہیں جلن کس بات کی ہیں۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کی مارتے ہوئے سانس پھول چکی تھی۔۔۔ مگر اس کے غصے کی شدت میں کمی نہیں ائی۔۔۔۔۔ نہ ہی مارتے ہوئے سکندر کے ہاتھ رک رہے تھے۔۔۔

۔منال بامشکل اپنا درد سے ٹوٹا ہوا وجود لے کر بیٹھتے اتری تھی اور ڈرتے ڈرتے سکندر شاہ کے پاس آئی۔۔۔

سکندر بس کر دیں۔۔

سکندر پلیز بس کر دیں مت ماریں سے۔۔ مگر سکندر تو تانی کو مارنے میں اس قدر مگن تھا کہ وہ کہاں سن رہا تھا منال کی آواز۔۔۔۔۔

منال نے زبردستی جب سکندر کے بازو کو پکڑا تو سکندر نے جب غصے سے بھری ہوئی نظریں اٹھا کر منال کی جانب دیکھا منال ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔۔۔۔

اس کو بچانا چاہتی ہو جس نے تمہارے ساتھ اتنا ظلم کیا یہ سفاک لوگ ہیں

منال ان کے ساتھ سفاکی سے ہی پیش آنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

معصوم لوگوں کو یہ لوگ بے وقوف اور پاؤں کی جوتی سمجھتے

ہیں۔۔۔ سکندر آپ اس کو چھوڑ دیں میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں

کانپتے وجود کے ساتھ منال ہاتھ جوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

جن پر تازہ زخموں کے نشان تھے جو زخم اسے تانی نے دیے تھے۔ ایڑی والی

جوتی پہنے ہوئے جب اس نے اس کو مارا تھا تو اس کے پیٹ ہاتھ ہر جگہ پر

زخموں کے نشان تھے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میری جان صرف تمہارے کہنے پر چھوڑ رہا ہوں ورنہ تو آج میں

اس کی جان لے کر چھوڑتا۔ اس نے بیلٹ دور پھینکتے ہوئے منال کو اپنے سینے

سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔

Zubi Novels Zone

جب کہ تانی کی حالت مجرموں سے بدتر تھی اتنا مارا تھا سکندر نے کہ تانی بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔ منال کو اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے بڑے پیار سے سکندر شاہ نے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔۔۔

مگر منال کو سکندر شاہ سے بہت خوف

آرہا تھا اس کے ماتھے کو ایک بار پھر سے لبوں سے چومتے ہوئے اس نے جا کر نہ ڈراندا ز سے دروازے کی کنڈی کھول دی۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ ایک دوسرے کے اوپر گرتے ہوئے روم کے اندر داخل ہوئے تھے سامنے ہی فرش پر تانی کا وجود بے ہوش پڑا تھا حالت بدترین ہو چکی تھی۔۔۔

تانی کا باپ اپنی بیٹی کی حالت دیکھتے ہی چیخ اٹھا تھا، اس نے پسٹل نکالی اور سکندر شاہ پر تان دی۔۔۔۔۔

توسامنے سے بھی سکندر شاہ تھا اسے کون سا کسی کا ڈر تھا بس اس کی رحم دلی کو یہ لوگ اس کی بزدلی سمجھنے لگے تھے شاید۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ نے بھی اپنی کمر سے پسٹل نکالتے ہوئے اس پر تان لیا تھا۔۔یہ کھلونوں کا ڈر کسی اور کو دکھانا میں نہیں ڈرتا ان کھلونا سے آج تک بہت لحاظ کر لیا آپ لوگوں کا۔۔۔۔۔

چلاؤ گولی۔۔۔ گولی کے بدلے گولی ملے گی۔بد تمیزی کے بدلے بد تمیزی عزت کے بدلے عزت۔۔۔اپنی بیٹی کی تکلیف ہوئی نہ جب میں نے تمہاری بیٹی کو تکلیف دی۔۔۔اب تو پورا خاندان تڑپتا ہوا آ گیا ہے۔۔

جب تم لوگوں نے میری بیوی کے ساتھ سلوک کیا تب تم لوگ کیا مر گئے تھے کیوں نہیں روکا تھا۔۔اپنی بیٹی کو اب اٹھا کر اپنی بیٹی کے وجود کو لے جاؤ ورنہ اس کو گولیوں سے چھلنی کا دوں گا۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کا دادا نزدیک آیا تھا اس نے زبردستی دونوں کو پسٹل نیچے کرنے کو کہا۔۔تانی کی ماں سکندر کو بددعائیں دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہ ڈرامہ روم سے باہر جا کر کریں میری بیوی کی طبیعت خراب ہے۔ سکندر شاہ ہاتھ ہوا میں لاہراتے ہوئے سب کو دفع ہونے کا کہا تھا۔۔۔۔۔

سب لوگ لعنت تلامت کرتے ہوئے روم سے جا چکے تھے منال یہ سارا منظر دیکھ کر سہمی ہوئی بیڈ پر لیٹی تھی۔۔۔

تم کیوں پریشان ہو سکندر شاہ نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ سکندر مجھے آپ سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔ مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے منال

۔۔۔۔۔۔

ان لوگوں کے ساتھ یہ سلوک کرنا ضروری تھا اگر نہ کرتا تو یہ کل کو اس سے بھی زیادہ غلط قدم اٹھاتے اور ویسے بھی اب ہم نے یہاں نہیں رہنا

کاغذات ریڈی ہیں ہم انشاءاللہ آج رات کی فلائٹ سے یہاں سے چلے جائیں گے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔

جہاں پر سکندر اور منال کی خوبصورت دنیا ہو گی اور ہمارے خوبصورت بچے ہوں گے سکندر نے پیار سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا تھا۔۔

●●●●●●●●●●●

2 سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔ سکندر سکندر۔۔۔۔ ہوں ں ں ں اٹھے نا پلیز مجھے آپ کو کچھ دکھانا ہے۔۔۔ سکندر گہری نیند میں سو رہا تھا اور منال اس کے پاس بیٹھی ہوئی اسے زبردستی اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

رات کو کچھ دکھاتی نہیں ہو رات کو لائٹیں تک بند کروا دیتی ہو جب سو جاتا ہوں تو پھر تمہیں دکھانے کا شوق چڑھ جاتا ہے منال کے ہاتھ کو کھینچ کر سکندر نے منال کو بیڈ پر کھینچ لیا۔ کروٹ لیتے ہوئے اس کے اوپر آگیا۔۔۔۔

آپ کو اس کے سوا کچھ نہیں سوچتا ہر وقت رومینس رومینس۔۔۔۔

منال نے پیار سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

پیرس میں ایک سال رہتے ہوئے ہو گئے تھے دونوں خوشحال زندگی گزار رہے تھے منال کو بیسک پڑھائی کے سٹریپ سکندر شاہ نے سکھا دیے تھے ۔اب منال بہت سارے انگلش کے ورڈز سمجھ بھی سکتی تھی اور بول بھی سکتی تھی۔۔۔۔۔

سکندر شاہ کی اپنی پڑھائی مکمل ہو گئی تھی سکندر شاہ نے بہت ہائی لیول پر پڑھائی کی تھی تو اس کی جاب بھی بہت زبردست ملی تھی۔۔۔۔۔

دن کیسے گزرتے جا رہے تھے دونوں کو پتہ ہی نہیں چلتا تھا سکندر شاہ نے منال کو اتنی محبت دی تھی کہ منال کی زندگی میں ہر دکھ کہیں پیچھے رہ گیا تھا منال تو وہ وقت یاد بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اور آج جو خوشخبری منال سکندر کو سنانے آئی تھی اس کے بعد تو اس کی زندگی مکمل ہو جانی تھی۔۔۔۔۔

منال سکندر کا ہاتھ زبردستی پکڑ کر واش روم میں لے کر گئی بیسن پر رکھی ہوئی پریگنسی سٹک کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔سکندر نے حیرانی سے سٹک کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہمارا بے بی ہے۔۔۔

۔سکندر شاہ کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔اس خوشی کا یہ عالم تھا کہ سکندر شاہ کے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔۔۔

سکندر کچھ تو بولیں کہ آپ خوش نہیں ہیں۔۔۔

خوش اتنا خوش ہوں کہ مجھ سے بولا نہیں جارہا اور تم کہہ رہی ہو میں خوش نہیں ہوں۔میں خوش ہوں بہت خوش ہوں منال کو اپنے بازوں میں اٹھا کر باہر لے آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس کا چہرہ دیوانوں کی طرح چوم رہا تھا تھینک یو تھینک یو سو مچ منال آج تم نے مجھے مکمل کر دیا۔۔

آج مجھے تم نے وہ خوشی دی ہے جس کا احسان میں ساری زندگی نہیں اتار سکتا آئی لو یو منال۔۔۔اس کو اپنی باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا۔۔

۔اس کو دیوانوں کی طرح چومتے ہوئے بے قراری سے اس کی شرٹ کو پیٹ سے ہٹاتے ہوئے وہاں پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے تو منال سبک گئی تھی۔۔۔

منال تمہارے چھوٹے سے پیٹ میں ہمارا بے بی کیسے رہے گا اسے تو سانس لینا بھی مشکل ہو جائے گا سکندر شاہ شرارتی انداز سے مسکرا رہا تھا اور منال شرما کر چہرہ گھوما گئی۔۔۔

اسی طرح ہنستے کھیلتے دن کیسے گزر گئے پتہ ہی نہیں چلا تھا اور آخر وہ دن آگیا جس دن منال نے ایک خوبصورت سے بیٹے کو جنم دیا۔۔۔۔

نارمل ڈلیوری تھی تو چند گھنٹوں کے بعد ان کو چھٹی مل سکندر شاہ منال اور اپنے بیٹے کو لے کر گھر آ گئے۔۔گھر خوشیوں سے بھر گیا تھا۔۔۔آج منال اور سکندر کی لفظ سٹوری مکمل ہو گئی تھی ان کے بیٹے کے آنے سے۔۔۔۔۔۔

سکندر شاہ نے اپنے گھر والوں سے ہمیشہ کے لیے رشتہ توڑ لیا تھا۔۔۔۔اس کی زندگی صرف منال اور اپنے بیٹے سے شروع ہوتی اور ان پر ہی ختم ہو جاتی تھی۔۔۔۔

سکندر شاہ نے منال اور اپنے بیٹے کو ایک خوبصورت اور آسائشوں بھری زندگی فراہم کی تھی۔۔۔

دونوں کی زندگی میں دور دور تک کوئی کم نہیں تھا۔۔۔آج بھی سکندر شاہ اپنے بیٹے کے سونے کا انتظار کرتا تھا۔آج بھی سکندر شاہ منال پر اسی طرح اپنی شدتیں دیوانگی کے ساتھ لوٹاتا تھا۔۔۔۔

آج بھی سکندر شاہ منال کا اتنا ہی دیوانہ تھا۔جتنا پہلے تھا۔۔۔۔۔

سکندر کا بیٹا ہو بہو اپنے باپ کے جیسا تھا چھوٹا سا شہزادہ سچ کہتے ہیں لوگ کہ اللہ تعالی جب آپ پر مہربان ہوتا ہے تو خوشیاں آپ کا مقدر بنا دیتا ہیں۔۔۔۔

منال جو سکندر کے سینے پر لیٹے ہوئے اپنے چھوٹے سے شہزادے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دونوں باپ بیٹا گہری نیند میں سوئے ہوئے کتنے خوبصورت لگ رہے تھے خدا کیسے مہربان ہو کر آپ کو سب کچھ عطا کرتا ہے یہ منال اور سکندر کی لفظ سٹوری دیکھ کر یقین آگیا۔۔۔۔۔

کوئی بھی دکھ ہمیشہ نہیں رہتا کوئی بھی پریشانی ہمیشہ آپ کی زندگی میں نہیں رہتی ہر کالی رات کے بعد سویرا ہوتا ہے۔۔ ہر پریشانی کے بعد سکھ آتا ہے یہی زندگی کی حقیقت ہے۔۔۔۔۔۔

۔منال نے سکندر شاہ کے پاس بیٹھتے ہوئے لب اس کی گال پر رکھ کر اپنی محبت کا لمس چھوڑا تھا۔۔ سکندر گہری نیند میں سو رہا تھا اور منال اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ بے اختیار سکندر کو دیکھتے ہوئے منال کے ذہن میں یہ بول آئے تھے۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اپنی نزدیکیوں سے دور مت کرنا مجھے میرے پاس جینے کی وجہ بہت کم !!
ہے!!

THE END

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

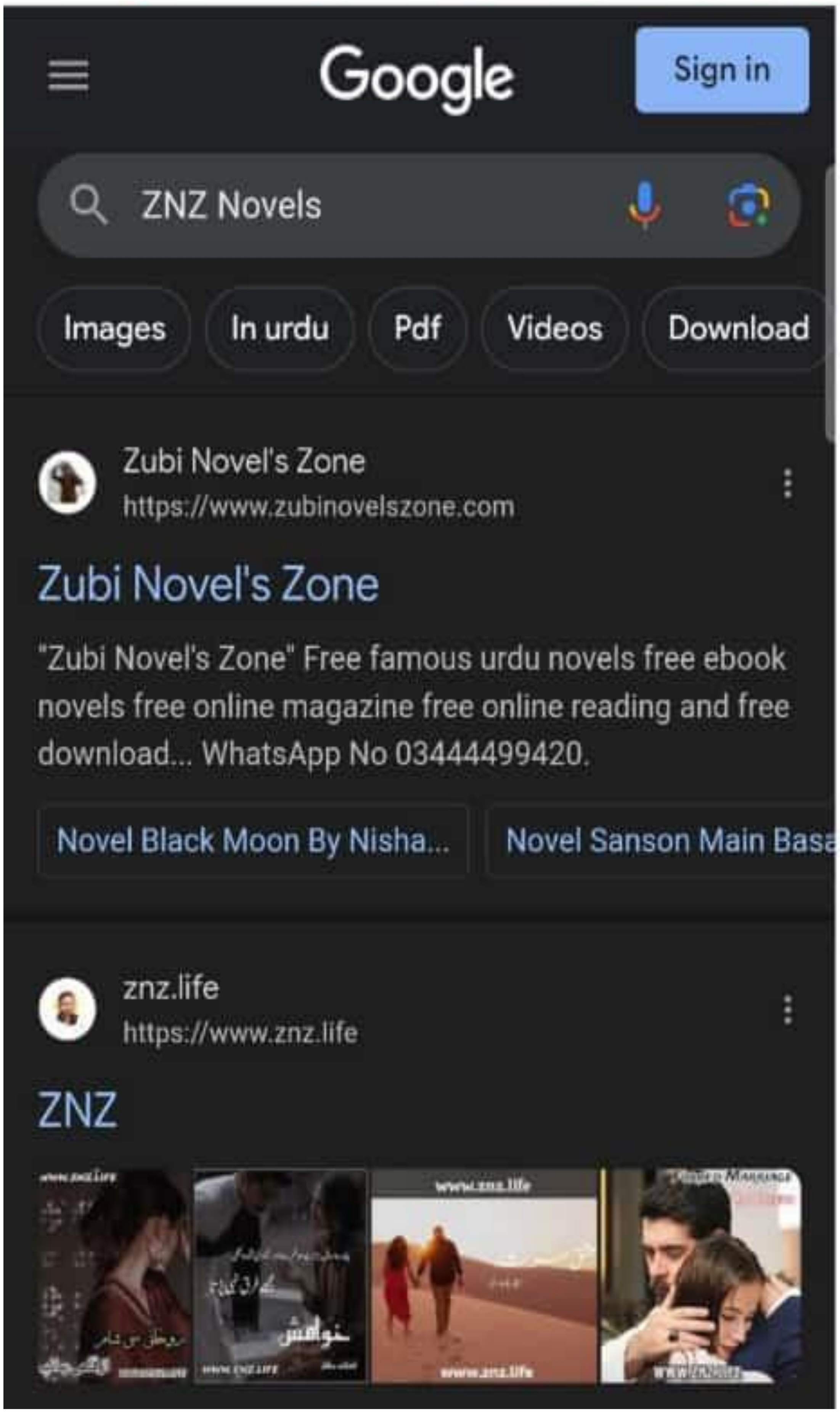

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کرکے
باآسانی ڈاؤنلوڈ کرکے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.zubinovelszone.in

https://www.znz.life

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now